

مکاتیب شریفہ

حضرت شاہ غلام علی دہلوی رح

طابع و ناشر

حکیم عبد المجید احمد سیفی

بیسڈن روڈ - لاہور

قیمت فی نسخہ کاغذ درجہ اول بلا جلد للعر مجلد ۵
" " " " درجہ دوم " " للعر

طابع و ناشر
حکیم عبد المجید احمد سیفی
بیڈن روڈ - لاہور

کلمہ تشکر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
 شکر بے حد آں واجب العطا یا را تعالیٰ شایہ کہ ایں فقیر بے بضاعت را تو فیق کرامت فرمود کہ مکاتیب شریفہ
 حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بطبع آورد۔
 الحق کتابے است کہ در تشریح و توضیح طریقہ علیہ نقشبندیہ مجددیہ ثانی ندارد عبارتش نہایت سادہ و عام فہم است
 ایں کتاب با و اقل در ۳۲۴۴ در مطبع عزیز می مدراس بطبع آمدہ بود۔ بمطابق آں نسخہ کہ مولانا محمد سعید خان صاحب
 مرحوم و مغفور مفتی عدالت عالیہ حیدر آباد دکن در حدود ۱۲۹۶ھ از نسخہ مخطوطہ بخط جامعہ مکاتیب حضرت شاہ دکن احمد
 مجددی رحمۃ اللہ علیہ از کتب خانہ مظہریہ بمدرستہ طیبہ علی ساکنہ الف الف تحیہ نقل برداشتہ بودند۔
 اما از عرصہ دراز آن مخطوطہ ناپدید و ایں مطبوعہ ہم نایاب گردیدہ بود۔

بوجہ تعدد قلم ناسخین نسخہ مطبوعہ مدراس از اغلاط کتابت پاک نبود۔ و دیگر نسخہ قلمی کہ از کتب خانہ مروی از شریف
 ہم رسید۔ آں ہم چنداں صحیح نبود۔ تا ہم غنیمت شمرده در تصحیح و کتابت ایں اشاعت ہر دو نسخہ را پیش نظر داشتہ
 مساعی ممکنہ در صحت آں بجا آورده شد و مکتوباتے چند کہ در سبہ شیارہ و کلمات طیبات و ہدایت الطالبین کندرج
 بودند۔ آنہا را ہم بصحت بکار آورده شد۔ تا ہم در بعض مواقع سهو و غلطی و فراموشی در کتابت و طباعت ہائی باشد
 براہ کرم درست کنند و ایں فقیر را معذور دانستہ معاف فرمایند و بدعلت خیر یاد دارند۔

قطبہ تارنجیہ و مدحیہ

(از مولانا محبوب الہی صاحب وفاتی سلمہ)

- | | | | |
|---|---------------------------|---|---------------------------|
| ۱ | شاہ عبد اللہ غلام با علی | ۱ | خاصہ خاصان مولائے کریم |
| ۲ | قطب عرفان، گوہر تلج و لا | ۲ | ہادی عالم براہ مستقیم |
| ۳ | بد مجتہد قرن ثالث و العشر | ۳ | حجۃ اللہ فی الدین القویۃ |
| ۴ | از مکاتیبش منور شرق و غرب | ۴ | از نخلی ہائے رحمان و رحیم |

- | | | | |
|----|-------------------------|----|----------------------------|
| ۵ | آں طریق خاص شاہ نقشبند | ۵ | اقرب و ہم مؤسل و ہم مستقیم |
| ۶ | تخم آزاد زمین ہند کاشت | ۶ | خواجہ مایاتی باللہ رحیم |
| ۷ | گشت صلش ثابت و فرس بعش | ۷ | از مجتہد الف ثانی و نجم |
| ۸ | شارح احیاء ختم المرسلین | ۸ | کاشف اسرار قرآن حکیم |
| ۹ | گفت دین چہ اتباع مہ طے | ۹ | زاں طریقت شد شراعت را |
| ۱۰ | دادہ آرایش با فرانش زحق | ۱۰ | آں ایام برحق دیار قسیم |

قاسم آمد گنج آمد شاہ ما ۱۱ بر ملا گویم ندارم بیج بیم

باز از دے دادہ تجدید جدید ۱۲ شیخ ماراداد ان ربّ علیم

بحر عرفان شیخ عبداللہ ما ۱۳ کین زمان گزیدہ فیضانِ عیم
نائب بوسعہ احمد آمدست ۱۴ کو بقیتوم زمان بودہ و سیم
اوست نورے از سراج دین حق ۱۵ داس عثمان کلشن عنبر شمیم
اوز شیخ تندہاری نائب ست ۱۶ دالین لیشہ احمد سعید آمد ضمیم
گر پیرسی نسبت آں پاک ذات ۱۷ او رشاہ بوسعید آمد مقیم
او خلیفہ شاہ را پس این چنین ۱۸ شیخ ماسد با شاہ مے گردندیم
فیض عبداللہ بوسعہ رسید ۱۹ شکر اللہ العلیّ والعظیم

شیخ ماچون این چمن را آب داد ۲۰ شد مشام طالبان پر از نسیم
ہم بصحت ہم بطبعش رنج برد ۲۱ تا بر آورد آب چوں در تینیم
چوں و فانی فکر سال طبع کرد ۲۲ گفت ہاتف این پادہ ہر فیم
عظمت و عرفان حق را منظر ست ۲۳ زان بیاد سال او شان عظیم
لَا تُؤَدُّ غَيْرَ وَجْهِكَ بِالْأَنْبِيَاءِ ۲۴ قَدْ عَلِمْنَا بَنَاتِ أَنْتَ الْعَلِيم

عہ دریں زمان حاصل این اسرار و معارف و صاحب رشد و ہدایت این طریقہ شریفہ سیدنا و مرشدنا حضرت لانا
محمّد عبداللہ صاحب مدظلّم العالی اند کہ محرک طباعت این رسالہ شریفہ شدند۔ ایشان خلیفہ اعظم و سجادہ نشین
حضرت قیوم زمان محبوب رب العالمین سیدنا مولانا ابوالسعد احمد قدس سرہ العزیزہ بانی خانقاہ سراجیہ
مجددیہ اند کہ نزد کئیال ضلع میانوالی بمقامہ سہ میل بجنوب مائل بہ شرق واقع است
دریں اشعار قطعاً مبالغہ نیست حضرت ممدوح دریں زمان پرفتن ہم طریقہ علیہ نقشبندیہ مجددیہ را محافظ
اند و ہم این راہ سلوک را ہادی و مرشد

ہنوز آں ایر رحمت در خردش است خم و خجاندہ و ساقی بچوش است

این حقیقت بر ارباب نظر و بصیرت مخفی نیست
این فقیر از عمدہ شکر پروردگار خود بر نیاید اگر ہم شکر مساعی و ذرہ نوازی شیخ خویش حضرت لانا محمد عبداللہ
صاحب مدظلّم العالی ممدوح الصدر بجا نیارد۔ مَنْ لَمْ يَشْكُرِ الْقَائِمَ لَمْ يَشْكُرِ اللَّهَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا
وَاسْرُفَنَا فِي آمُونَا وَثَبِّتْ أَقْلَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْكُفْرَانِ۔ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى
وَالسَّلَامُ مُتَابَعَةُ الْمُصْطَفَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ادارہ مندرجہ عاجز فقیہ عبد المجید احمد سیفی عفی عنہ

۲ شعبان ۱۳۷۱ھ

فہرست مکاتیب شریفہ مع حوالہ مضمون

صفحہ	مضمون
۱	ترجمہ حضرت مصطفیٰ
۲	صنعت غیر منقوطہ و توشیح
۴	مکتوب اول - در بیان تفصیل صحابہ براہ و اثبات تجدید حضرت امام ربانیؑ و مجدد الف ثانی
۷	مکتوب دوم - در بیان مشغولی بذکر باطائف سیدہ و مراقبہ احدیت و معیت
۸	مکتوب سوم - در بیان منع نمودن از تذکار توحید و جود
۹	مکتوب چهارم - در بیان حضور بے خبیثت و نسبت نقشبندیہ
۱۰	مکتوب پنجم - در بیان شمر از احوال لطائف عالم امر و عالم خلق
۱۱	مکتوب ششم - در بیان آثار صوفیہ کہ علوم نافع اند و ترک و تجرید و دفع شبهات معاندان ہر کلام حضرت امام ربانیؑ و مجدد الف ثانی
۱۲	مکتوب ہفتم - در نصح و استفسار احوال
۱۳	مکتوب ہشتم - در تاکید درستی اوقات بکثرت ذکر
۱۴	مکتوب نهم - در بیان معمورداشتن اوقات باذکار و مراقبات
۱۵	مکتوب دہم - در بیان بعضی مواضع غفلت زدا
۱۶	مکتوب یازدہم - در نصح و وصایا
۱۷	مکتوب دوازدهم - بہ شاہزادہ جہانگیر در تعبیر رویائے ایشان
۱۸	مکتوب سیزدہم - در ذکر اذکار و مراقبات طریقہ نقشبندیہ مجددیہ
۱۹	مکتوب چہار دہم - در بیان دوام حضور و آگاہی
۲۰	مکتوب پانزدہم - در تاکید معموری اوقات باذکار و اعمال
۲۱	مکتوب شانزدہم - در بیان شرائط مرشدان و مسترشدان و جواز تکرار بیعت
۲۲	مکتوب ہفزدہم - در بیان درویشی و نہج تسلیم حضرت امام ربانیؑ و مجدد الف ثانی
۲۳	مکتوب ہشزدہم - در بیان توحید و جود و شہودی و بعضی نصح
۲۴	مکتوب نوزدہم - در بیان طریق تسلیم طالبان و غیر آن
۲۵	مکتوب بیستم - در بیان آنکہ کار سلوک امر آسانی نیست و کسب مقامات مجدد سالک متوسط را در دہ سال میشود
۲۶	مکتوب بیست و یکم - در بیان آنکہ علوم صوفیہ وجدانی است و علم الہی با صاطہ ممکن ممکن نیست
۲۷	مکتوب بیست و دوم - در رد نیاز کے کہ نواب امیر خان برائے خراج خانقاہ مقرر کردہ بود
۲۸	مکتوب بیست و سوم - در بیان حب صرفہ
۲۹	مکتوب بیست و چہارم - در جواب تکرار بیعت و آنکہ درائے تجدید و جود و شہودی مقامات دیگر ہم پیش مے آیند
۳۰	مکتوب بیست و پنجم - در بیان جواز تکرار بیعت برائے اصلاح باطن نہ بجمہت فساد
۳۱	مکتوب بیست و ششم - در بیان آنکہ اعتقاد و توحید و جود از ایمانیات نیست
۳۲	مکتوب بیست و ہفتم - در استفسار حالات
۳۳	مکتوب بیست و ہشتم - در تقدیر فاتحہ بزرگان

۳۱	مکتوب بیست و نهم - در اشاره طریقہ گرفتن
"	مکتوب سی ام - در ترغیب استفادہ نمودن
"	مکتوب سی و یکم - در بیان خوشنودی
۳۲	مکتوب سی و دوم - در بیان احوال مولانا خالد رومی
۳۳	مکتوب سی و سیوم - در بیان عمل برائے دفع ویا
"	مکتوب سی و چهارم - در تاکید استخاره کردن
۳۴	مکتوب سی و پنجم - در بیان حل مشکلات خواستن بواسطہ شجرہ پیران کسار
"	مکتوب سی و ششم - در منع از صحبت اغنیا
۳۵	مکتوب سی و هفتم - در حالات متفرقہ عزیزان
"	مکتوب سی و هشتم - در نصیحت
"	مکتوب سی و نهم - در استفسار احوال مستفیدان
۳۶	مکتوب چهل و یکم - در تقید تعمیر اوقات با عمل و اذکار -
"	مکتوب چهل و یکم - در ممانعت مذکور ملفوظات خود بجهت انکسار
۳۷	مکتوب چهل و دوم -
"	مکتوب چهل و سوم - در تقید اذکار و اشغال
"	مکتوب چهل و چهارم - در تقید ذکر و دوام توجہ
۳۸	مکتوب چهل و پنجم - در تعمیر اوقات بواسطہ نفس
"	مکتوب چهل و ششم - در بیان کلمات بشارت افزا
"	مکتوب چهل و هفتم - در بیان تعمیر اوقات
۳۹	مکتوب چهل و هشتم -
"	مکتوب چهل و نهم - در بیان احتیاط نمودن در تعلیم و تلقین مراقبات
۴۰	مکتوب پنجاهم - در نصائح
"	مکتوب پنجاه و یکم - در استفسار احوال
"	مکتوب پنجاه و دوم - در بیان احوال مرض خود
۴۱	مکتوب پنجاه و سیوم - در کمال دید تصور خود
"	مکتوب پنجاه و چهارم - در استفسار احوال
"	مکتوب پنجاه و پنجم - در کمال دید تصور خود
۴۲	مکتوب پنجاه و ششم - در شکایت عنایت آمیز
۴۳	مکتوب پنجاه و هفتم -
"	مکتوب پنجاه و هشتم - در بیان لزوم اتباع مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم
"	مکتوب پنجاه و نهم - در نصائح و غیر آن
۴۴	مکتوب شصتم - بپادشاه ہند وستان محمد اکبر شاہ در بارہ منع نمودن از تصاویر تہاد و جامع مسجد
"	مکتوب شصت و یکم - در بیان علم الیقین و عین الیقین و وجہ انا الحق گفتن
۴۵	مکتوب شصت و دوم - در بیان نسبت این طریقہ شریفہ

۴۶	مکتوب شصت و سیوم - در بیان آنکه در حج نقل مرضی حضرت امام ربانی نیست
۴۷	مکتوب شصت و چهارم - در بیان مذهب ارباب توحید و جودی
۴۸	مکتوب شصت و پنجم - در بیان تاثیر از پیران کسار
۴۸	مکتوب شصت و ششم - در بیان تقیید گذاردن نماز در اول وقت یا جماعت و بعضی مسائل و درود و { استغفار و ذکر اسم ذات و نفی اثبات و محل طائف
۴۹	مکتوب شصت و هفتم - در دفع شبهات بعضی منکران که بر کلام امام ربانی نموده نموده اند
۵۱	مکتوب شصت و هشتم - در بیان مسئله وحدۃ الوجود
۵۳	مکتوب شصت و نهم - در بیان نسبت میان خالق و مخلوق و شمه از احوال حضرت مجدد در باره { توحید و جودی و توحید شهودی و نسبت بندگی
۵۴	مکتوب هفتاد و یکم - در بیان مقامات فوق توحید و جودی بکاشف امام ربانی و فرق در کشفات ابن العربی و حضرت مجدد
۵۵	مکتوب هفتاد و یکم - در احوال اولیاء اللہ در باره غم و شادی و بیان فرق میان نسبت چشتیه و قادریه و نقشبندیہ مجددیه
۵۸	مکتوب هفتاد و دوم - در مذمت طلب دنیا و قباح کثرت شغل طب و فلسفه و فوائد صحبت فقرا -
۵۹	مکتوب هفتاد و سیوم - در احوال والد ماجد خود و احوال استفاده خود بطریقه نقشبندیہ و جواب اعتراضات مولانا { عبدالحق دهلوی بر کلام امام ربانی
۶۱	مکتوب هفتاد و چهارم - در جواب بعضی طعنات برین طریقه شریفه مع احوال بیعت حضرت مجدد و حضرت میرزا حسن
۶۲	مکتوب هفتاد و پنجم - در بیان آنکه کمالات بهر خاندان رنگ یگر دارد لیکن معیار آنها شریعت است
۶۵	مکتوب هفتاد و ششم - در بیان نسبت نقشبندیہ و احمدیہ مجددیه
۶۶	مکتوب هفتاد و هفتم - در بیان آنکه مکشوفات اولیا حجت است برایشان نه بزرگی و بیان مقلات حضرت مجدد { مکتوب هفتاد و هشتم - در بیان جواز تکرار بیعت
۶۸	مکتوب هفتاد و نهم - در معنی قلندر و صوفی و معنی فقیر و در توحید خالی و منع از امور نامشروع
۷۰	مکتوب هشتاد و یکم - در بیان تفوق نسبت بے رنگی - بر نسبت ذوقیه -
۷۱	مکتوب هشتاد و یکم - در بیان افکار و مراقبات لطائف عالم امر و مطیفه نفس و عناصر ثلاثه
۷۳	مکتوب هشتاد و دوم - در تعبیر رویا و بعضی نصائح
۷۴	مکتوب هشتاد و سیوم - در تقیید توجهات نمودن و نصائح -
۷۵	مکتوب هشتاد و چهارم - در بیان شجره و ختم پیران خواندن
۷۷	مکتوب هشتاد و پنجم - (رساله اول) در اقسام بیعت و شرائط پیری و تکمیل اصحاب کرام و منع از تفقیل یکے از اولیاء { بر دیگرے و مذکور سماع و درویشی و اقسام توحید و اجازات خلافت دینی از بدعت رسوم کفار
۷۸	مکتوب هشتاد و ششم - (رساله دوم) در بیان طریقه نقشبندیہ چیزهای از احوال حضرت مجدد و دفع اعتراضات منکران
۷۹	مکتوب هشتاد و هفتم - (رساله سیوم) در احوال امام طریقه حضرت خواجه بهاء الدین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ
۸۳	مکتوب هشتاد و هشتم - (رساله ششم) در جواب اعتراضات مولانا عبدالحق دهلوی بر کلام حضرت مجدد { مکتوب هشتاد و نهم - در فوائد جلیله که دانستن آن بر نقشبندیہ مجددی را ضرور است -
۹۱	مکتوب نودم - (ایضاح الطریقه) در بیان احوال بیعت خود بخاندان قادریہ و کسب سلوک و نقشبندیہ و فوائد { ضروریات کلام حضرت نقشبندیہ و اکابر مجددیه و سلوک و تسلیک مجددیه مع فوائد دیگر
۱۱۰	مکتوب نود و یکم - در موانع از عبادت الاله

(در بیان پیران کسار)

۱۱۱	مکتوب نود و دوم - در بیان آنکه هر علوم و معارفی که در امت ظاهر شده پرتوے از کمال آنحضرت صلی الله علیه وسلم است که جامع جمیع کمالات الکیه اند
۱۱۵	مکتوب نود و سیوم - در بیان تطبیق حدیث شریف الفقر فخری و حدیث دیگر الفقر سواد الوجه فی الزمان
۱۱۶	مکتوب نود و چهارم - در بیان مراقبات و اذکار بطیف قلب و نفس و توحید و جودی و شهودی
۱۱۷	مکتوب نود و پنجم - در مراقبات تمام مجریدیه از ابتدای آن
۱۱۹	مکتوب نود و ششم - در بیان ادعیه مأثوره و نوافل شب و روز و عمل برائے برآوردن حاجات و آنکه اصل کار اتباع پیغمبر است صلی الله علیه وسلم و فواید دیگر و جواب اعتراضات بر کلام حضرت می
۱۲۲	مکتوب نود و هفتم - در بیان طریقه مجذوبان سالک و موصول بودن طریقه ذکر اسم ذات باشد یا نفی و اثبات
۱۲۳	مکتوب نود و هشتم - در معنی حدیث شریف <i>انہ یحان علی قلبی و انی لا استغفر الله کل یوم سبعین مره</i> در فی سوا اینتر جانت مره
۱۲۴	مکتوب نود و نهم - در بیان ترغیب طریقه نقشبندی و دیگر فوائد کثیره از اذکار و اشتغال و دیگر مقامات مجریدیه و دفع شبهات نافهمان که بر کلام حضرت مجرود نموده اند
۱۲۹	مکتوب صد و رساله پنجم - در بیان مقامات تمام طریقه مجریدیه از دائره امکان تا دائره التعلیق تمام مراقبات گناه
۱۳۲	مکتوب صد و یکم - در جواب اعتراضات اربعه بر سلوک مجرودیه
۱۳۴	مکتوب صد و دوم - در نصائح
۱۳۷	مکتوب صد و سیوم - در دعائے ترقیات ظاہری و باطنی بنواب شمشیر خان
۱۳۸	مکتوب صد و چهارم - در بیان احوال خانقاه شریف و طریقه توجیه نمودن و بیان مقام اجازت طالبان
۱۳۹	مکتوب صد و پنجم - در اظهار افتراے بعضی مردم که تکفیر قائلان توحید و جودی بجناب حضرت ایشان نسبت کرده اند
۱۴۰	مکتوب صد و ششم - در باره درخواست اجازت تعلیم طریقه مع بیان بعضی روش های طریقه
۱۵۰	مکتوب صد و هفتم - در بیان یعنی این دو شعر (۱) یا تبر بر گیرم وانه زن به تو علی دار این در خیبر کن (۲) یا چو صدیق و چو فاروق مین به در طریق دیگر آزا برگش
۱۵۱	مکتوب صد و هشتم - در بیان طریق ذکر اسم ذات و نفی و اثبات به و مراقبه احدیت و معیت
۱۵۳	مکتوب صد و نهم - در بیان احوال مولانا خالد رومی -
۱۵۵	مکتوب صد و دهم - بمولانا خالد رومی در جواب عریضه ایشان
۱۵۶	مکتوب صد و یازدهم - در رد بعضی طعنهای درین طریقه شریف و بجناب حضرت مجد و رضی الله تعالی عنه
۱۵۹	مکتوب صد و دوازدهم - در رد طعن و الفاظ نامناسب - ایشان بجناب حضرت مجرود
۱۶۰	مکتوب صد و سیزدهم - در بیان فقر و تنگدستی
۱۶۰	مکتوب صد و چهاردهم - در بیان اجتناب از صحبت صوفیان مبتدیین و ترغیب بالتزام صحبت مشایخ نقشبندی
۱۶۲	مکتوب صد و پانزدهم - در بیان ضرورت استخاره در هر امر (۱۶۱) مکتوب صد و شانزدهم - در تاکید ترویج طریقه
۱۶۲	مکتوب صد و هجدهم - در بیان تفرع و زاری بر بارگاه باری عز اسماء (۱۶۱) مکتوب صد و نهم - در بیان ضعف نفس غرض از
۱۶۴	مکتوب صد و بیست و یکم - در بیان توحید و جودی و شهودی (۱۶۵) مکتوب صد و بیست و دوم - در احوال مرض خود
۱۶۶	مکتوب صد و بیست و دوم - در احوال مرض خود (۱۶۶) مکتوب صد و بیست و چهارم - در احوال مرض خود
۱۶۸	مکتوب صد و بیست و پنجم - در حال مرض الموت و طلب آبرو شاه ابو سعید خدری جمیع مکاتیب

مکاتیب شریفه

قطب الارشاد سیدنا و مولینا حضرت شاه عبداللہ دہلوی

معروف بہ شاہ غلام علی دہلوی قدس سرہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي جعل لتصوف صفاء لقلوب الاصفیاء واعد للتعرف جلاء
لجنان العزفاء و الصلوة والسلام علی سیدنا امام الانبیاء و علی الہ و صحابہ لا یتقاء

ترجمہ حضرت مصنف قطب فک ارشاد غوث ابدال اوتاد قدوة الواصلین امام العارفین
زبدۃ الاولیاء اکامیلین نائب سید المرسلین حضرت شاہ عبداللہ دہلوی المشہور بہ شاہ غلام علی الدہلوی قدس سرہ
سرہ و فاضل علینا برہ ولادت در سنہ یکہزار و یک صد و پنجاہ و ہشت و در قصبہ بٹالہ پنجاب بطور
اندسب شریف حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ میرسد بعد تحصیل علوم دینیہ بعبادت و دوسالگی اخذ
طریقہ شریفہ از حضرت مرزا جاجانان خضر شہید قدس اللہ سرہ نمودند و کمال ریاضت و مجاہدات
شاقہ سرآمد و اتباع عارفین گشتند و فیض ارشاد و ہدایت برین مسکون را در گرفت ہزارین علماء و صلحا
از اقاہم بعیدہ بخند مت شریف شتافتند بعضی بحکم آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم تائبانہ علیا رسیدند
مثل مولانا خالد دوی شیخ احمد کرمی و سید اسمعیل ماسی و بعضی بدلائل بزرگان مبعیت نمودند و
برخیزات مقتدر را در خواب دیدہ مشرف شدند قبولیت تمام و مرجعیت خاص و عام پیدا شد
چون عمر شریف بہشت تازہ و در سید در عین مرض بواسیر و خارش حضرت شاہ ابوسعید قدس سرہ
ساکہ غلیظہ اقل ایشاں بودند بر ای جان شہینی خود بتا کہ تمام طلب فرمودند و روبروے خود قائم مقام
خویش ساختند و بتاریخ بست و دوم صفر سنہ یکہزار و دو صد و چہل و ہجری بعد از شراق در ہیبت
احتباد و کمال استغراق مشاہدہ حق ازین دایرہ بلال انتقال فرمودند غرض گفت

سال تولید و حیات و فوت آن سلطان پاک

منظہ جو و ابام و منظہ سیرین دایان پاک

و مرزا پرنوار و دہلی اندرون خانقاہ شریف واقع است نیز از پیشترک ضی اللہ عنہ و فاضل علینا
و برکاتہ -

صنعت غیر منقوطه و توشیح مورد اسرار علوم و حکم به حاکم کل عالم علم امام به مهر کرم ماه عطا
 قدس و داور عالم اهل و داد به صلی اللہ علیہ و علی آلہ و صحابہ وسلم ابالعد امیدوار مغفرت ایزدی
 رؤف احکام مجاور می عفی عنہ گذارش می نماید که بالقای غلبی بخاطر رحمت که مکتوبات متفرقات قدسی
 سمات حضرت پیر دستگیر من کاروان طریقت من سالکان حقیقت رب نخل عرفان بر مرتبه احسان
 بحر فیوض نبویه حامی طریقت مصطفویات استقامت و تمکین امام مکت و دین حاکم شریعت خیر البشر
 مجدد مائیه ثالثه العشر و افح ظلمات و لها والی ولایات اولیا بانی مبانی عرفان وارث کمالات مرسلان
 بشیر معارف و حقائق کتاب علوم و قایل رحمت دل و جان والی انس و جان نادوی سالکان لاهوتی مایه بیجا
 لاهوتی عالم علوم نبویه مالک شریعت مصطفویه رافت عالم و عالمیان عظمت آدم و ادیان ثقه گزیده اولیا
 مقبول جناب کبریا ادیب فاضلان هدایت نقیب لشکریان ولایت واقف یقین حامی دین بد اللہ
 لاخذ بیعت المیردین دلیل قدرت رب العالمین را زوار فانیات و لوفتم وجه اللہ واقف نشیب و فراز
 راه حاوی اسرار معیت و اقربیت سرور سریر محبت و محبوبیت نایب جناب مصطفی السیر فرمای عسر و حلا
 ناظم منازم ولایت واقف مواقت هدایت باعث تجدد دین تابع رضای سید المرسلین ولی خدا لعل تحلیف
 عالم امیر المومنین اسرار علمائے ائمتی کاتبیاء بنی اسرائیل خلیل رب جلیل وزیر سلطان لولاک شاه
 ایوان فلک الافلاک دادرس مظلومان آیت رحمان ربهم اعظم دفع ظلم رهنمائے انس و جان دارک و المرضیان
 و سبائہ مغفرت نیاز مندان عارف معارف لغت بندان آفتاب آسمان هدایت و یقین لعل کان ولایت
 و احسان مروج شریعت و طریقت واقف حقیقت و معرفت و حله سخا و عطا نادوی ماوشما عاشق خدا شیدا
 کبریا قیوم زبان خازن عرفان دالہ رسول الثقین و اور کوین مر بای الطاف رب العالمین راکب توسن
 تمکین افضل فضلا کل عرفان نافع امت مصطفویه مقبل ذات بزرگ ناصب لوائی رهنمونی کاسب ضیائی
 بیچونی شمس فلک احسان خضر زبیر و آسمان حافظ امانت قاف استقامت یار و ناصر اهل ایمان قانع
 بدعت و بطلان تو ضیح اشکالات و حدیث شارح متن احدیت ره نور و دشت تجرید عابد باد نشین
 تفرید بهر اعظم سرور اکرم وارث کمالات انبیاء لولو صدف ابتداء پیشوائے انس و ملک آبروی
 زمین و فلک کتاب اسرار اله شیخنا و امامنا و وسیلتنا الی اللہ تبارک تعالی ظلال رافتهم علی مفارق
 الطالبین الی یوم الدین آمین -

مثنوی مشتمل بر صنعتیکه از حروف مبرائے تمام مصابیح اولی و کذلک از سرے مصباح
 آخری سرود انعم مبارک آنجناب مشهور و غیره مشهور می برآید بهمین شیخ نام بنده
 لاشه از حروف پائے مائے مصابیح اظهار قوسوی خودی نماید و تا به شعر که طواریق صنعتش مثنوی

همذو بحرن است حامی دین مالک هر بحر و بر : حاکم کل نایب خیر البشر : ضابط سر مشد راه
 قدار : هاتمن نور از پهل و لا : حجت حق قاطع هر آرزو : رهبر دین دافع دلو عدو : تارک
 دنیا و دین راصدف : ترک ازو : یافته عز و شرف : غلبه حق و الهی بر دوسرا : غره پیشانی
 اهل صفا : لمع نور از پهل : ترویج روح : لجنه و در بحر فتوح : اکرم عالم مه عز و کرم : افضل آدم
 شته اهل حکم : مخزن اسرار و در بحر جود : معدن انوار و در بحر حمد : عالم علم که حل و خفی است : علامه
 اسرار نبی و ولی است : کوکب عمان : سخا و کرم : لمعه فیضان و جوب هضم : یار و مددگار محبان حق :
 یسر کن عسر یفیضان حق : عارف و عریف : عرفان ذات : عالم علمی که گذشت از صفات
 بانی الیوان صفا و صفا : باعث عنوان و نادر و نفا : دارنده استقامت جهان جهان : دافع آلام تن
 انس و جان : آئینه چهره مقصود خلق و آب ده مرزعه امید خلق : لمعه انوار کرم الرحیم : لجه اسرار
 علیم الحکیم : لیس کشته : زو جودش نشان : لامع و ساطع نمیدین و زمان : نایب : هدایت نشان
 است : هدایت حق است که رافت عیان است : معماء اسم مبارک مشهور : بختاب
 اکلیل غوثیت بستر آن ماه من پرده خسته : عین عنایت بهر من رافت ظهوری ساخته : ایضا
 منع نظاره را کن لطفت توانی قدر پس است : بنده چشم خویش خوان بهر من این نظر پس است :
 معماء اسم غیر مشهور زنگس تو بدست یافت جلائے عصا قیامتی : زمین و دلو گزین نیست کاش
 بچاه اوقم : بنده قامت و زلفین و دمان یارم : پیچ و سنبل و سر و نیست که در دل دارم :
 که هر یک مکتوبه از اینها مشتمل بر حقائق شریعت طریقت است و متضمن دقایق حقیقت و معرفت
 بل بر سطره ازان چون ملک آبی منوره صفا بخش و هدایت عارفان است و هر لفظه ازان برنگ
 در غر منشوره ضیا افزائت تیره باطلان نه هر حرف ملاحظت طرفش چشمه است برائت نظاره یار و بر
 نقطه فیض نقطه اش مرد که است زیب دیده اولی الابصار جمع نماید تا عالمی ازو متفتح گردد و جهان ازو متفتح
 شود مطالع اش طالبان را بره راست هدایت نماید و غوازش خوانندگان را بصراط مستقیم دلالت فرماید
 صفائے صوفیان افزاید که درات لایو فیان زواید میرداں را بمقام مرادان رساند و مرادان را واصل تر گرداند
 ابرار و ان مقام مقربان عطا فرماید و مقربان را بکمال محبوبان معزز نماید و مکنونی عاید انرا عاشقان حق کند :
 عاشقان را واصل مطلق کند : شوق افزاید مجربان ازو : کوریا بدیده جلینا ازو : سالکان را می برد از راه
 جذب و هر مردی را کند آگاه جذب : مع بذ اخوت پناه کمالات و دستگاه عالم علوم دینی عارف معارف
 یقینیة اخوی اعظمی که نام نایش ازین بیت بطر تصویر پیدا است معماء قدرت را بوسی معطر چو دید : کلاه
 سعادت پوشید عید : و در میان ایشان و این تراب الاقدام درویشان از آیام طفولیت تا الان است و
 بخت نیست که در بحر نبی آید و دوست بر مرتبه است که در سیر نبی بخند گویا یک جان و دو قالب ایم بل ازین هم

غالب بسلسله جبران این امر جلیل القدر گردیدند پس سینه سحری که اعادش ازین قطعه می برآیند با حسن الترتیب
شروع در جمع این مکاتیب فیوض اسالیب نمودم قطعه تاریخی جمع آن نامها که اینها هر حرف قلب فرح
ست هر نقطه ایست نکته اموقع غرایب و داده چو انتظامش را منت بگفت تا لغت و در باب سال حبش
از مظهر عجایب و والله الموفق لاتمام هذا الامر الصواب والیه المرجع والمآب -

مکتوب اول

در بیان عقیده و حق اصحاب کرام و تفضیل آنحضرت بر اولیاء امت و
تفضیل حضرات شیخین و محبت ختین علیهم الرضوان و فضل متقدمین مشایخ بر
متأخرین و اثبات تجدید حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی الله تعالی
عنه و شمه و رفع شبهات بعضی منکران که بر کلام آنجناب نموده اند و ماینها را

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله كما كثيرا طيبا مباركا فيه مباركاً عليه كما يحب ربنا ويرضى علينا نعمينا ومن قبلنا وفضل
شكر نعمتنا في مواضع منع بحق عم نواله قدر و بیان نیست که ما را از امت مرحومه محمد صلی الله علیه و آله و سلم
ساخت و ببقایه الی سنت و جماعت سرفراز گردانید و تفضیل شیخین بر سایر امت و محبت ختین علیهم
الرضوان و محبت و تعظیم الی بیت عظام و احترام و اکرام اصحاب کرام و این محبت و تعظیم و ذکر و ایمان و
نجات اند متماز فرمود رضی الله تعالی عنهم و تفضیل انبیاء علیهم السلام بر اولیاء رحمته الله علیهم عقیده که امت
فرمود و ذوق و شوق و اسرار و علوم هیچ ولی بطاقت نسبت به آن غالی هیچ نبی نمیرسد که آن از تجلی صفاتی صدور یافته
و این انجلیات فایده ناشی گردیده اولیاء را تابع خود نموده بلکه اصحاب کرام را رضی الله تعالی عنهم بر اولیاء فضل
ثابت است که بشرف صحبت مبارک خیر الانبیاء صلی الله علیه و آله و سلم عیون حکمت الهی و بیاریخ فیوض تاملش
گردیده بهدایت امت محمدیه پرداختند و بنظر عنایت آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم نیفتد و نور در دلها یافته
صبر و قناعت و توکل و رضا و تسلیم سرایه حیات خود نموده بهجد و لواقل عبادات بحیدر نسبی خود گردانیده اند

حاشیه متعلقه و یا چه را از اقل حروف سر برافزود انداز عبارات مدحیه که در وصف پیغمبر خود نوشته اند این عبارات می برآید یا رب بحق
احمد و بیکدم خورشان و حیدر و خنین و بول پاک خوش دار در دو عالم و در عشق خود مرا کن مشکشف حقیقت شرح محمل پاک
(۲) از قدامت تشبیه الله مراد داشته و چون بالواسطه شد الما و کلا و ساد است که مدین است چون عید را پوشانید شریف ابو سعید شریف

علیه محبت خدا و رسول حرب اقرار با فلاح و صلاح و ابرین خود دانسته بجهاد و جان فشانها راجع دین و
 اسلام فرمودند تا مردم مسلمان شدند پس هیچ و بی برتری او فی اصحابی نرسد رضی الله تعالی عنهم و شکر اینها بر همه
 مسلمانان لازم گشت جز اسم الله سبحانه خیر الخیر سبحان الله نهی تاثیر صحبت مبارک و مقدس آنحضرت صلی الله
 علیه و آله و سلم قدمائے مشایخ را افضل از مشایخ قماخرین است یقین می نمایم که بیمن تربیت و تلقین آن اکابر احوال
 و اسرار و معارف اینها حاصل شد پس یا حضرت مجدد فرموده اند که حضرت شیخ ابن عربی رحمه الله علیه امام
 و معتزلاست در معارف اسرار و ما واپس ماندگان از حان نعمت ایشان بهره یافته ایم بعضی جزئیات اسرار
 باقی مانده بود آنرا بیان کردیم چنانچه امام علم نجیبویه و آنحضرت و غیره هستند این حاجب رضی بعضی نحو ذائق و شرح
 نموده اند متاخران فقها جزئیات مسائل بسیار بیان کرده اند و همه از امام اعظم امام محمد رحمه الله علیه استفاد
 دارند علوم و معارف و اصطلاحات طریقه خود که حضرت مجدد بیان کرده اند همه بتربیت شیخ المشایخ حضرت
 خواجه محمد باقی ایشان از رحمه الله علیه حاصل شده ایشان بعد گرفتار طریقه حشمتیه و قادریه انوال را مجد خود
 خلیفه حضرت شیخ عبدالقدوس و شیخ رکن الدین خلیفه و فرزند شیخ عبدالقدوس رحمه الله علیه و انتساب
 بحضرات سهروردی و کیرودی رحمه الله علیه با امام و القای الهی آن مقامات دریافته علی را بآن درجات
 رسانیدند و در آن درجات مفسله ایشان اشتباه نیست که باقراد علماء و فضلاء ثابت شده و طریقه
 جدید ایشان متمثل برده لطیفه تجلیات و حالات و اسرار جدا جدا است و در آن سیر این ده بطریق
 دیگر ارشاد فرموده اند که خواجه در نیست فکره لطیف است و آیه شریفه و لا یحیطون به علماء به بنیانه این
 راه گواه است لیکن همه منتسبان طریقه ایشان بآن اصطلاحات رسیده اند لهذا اختلاف در حالات آنها ظاهر یافته و گمانگران
 آن مقامات انرا رسائی و جمل است جعل نیست مقصود از طریقه صوفیه عقیده سلف صالح است یاوت در آن و توفیق
 اعمال موافق حدیث و فقه و اخلاق و صبر و قناعت و توکل و مقامات سلوک آنچه میسر شود و در و احوال باطنی و در و امور
 و حضور که مرتبه احسان است باین کامل شود و اجتناب از بدعت و مناسی تا دین تیار نگردد الحمد لله که متوسلان طریقه
 ایشان که بنسبت باطنی ایشان رسیده اند بواسطه جناب مبارک ایشان این حالات نقد وقت دارند
 انکار و اعتراضات را مخلفه ان ایشان جوابها بطور علماء صوفیه نوشته اند محمد باشم کشمی که تالیف می به برتر احادیث
 (مجددیه) و ولایه الدین سهروردی و ساله موسوم بحضرات القدس در احوال شریفه و احوال فرزندان گرامی و خلفاء
 نامی ایشان نوشته اند و بفهم خود بیان علوم تازه و معارف جدید آنگناب نموده و دیگر عزیزان نیز این سعادت
 حاصل کرده اند جز اسم الله خیر الخیر ایشان مجدد الف ثانی اند و حقایق و ذائق و کثرت معارف الهیه و فیوض
 و برکات ایشان و افاضات کثیره که اصلاح و لها نموده و مقامات الهیه که در طریقه خود با الهامات حق مقرر
 فرموده اند و آن مقامات قرب الهی است سبحانه معلوم نیست که در کتب صوفیه این مقامات که ولایات ثلثه
 و کمالات ثلثه و حقایق سبزه و غیره بیان نموده تجدید علوم صوفیه علیه فرموده اند محرر شده باشد و لا تسکین

المصنوعین دلیلی است و فتح یحجد و بدون ایشان چنانچه حضرت خواجہ معروف کرخ و حضرت غوث الثقلین و حضرت خواجہ
 مدین الدین و حضرت خواجہ نقشبند و حضرت علاء الدولہ سمنانی و حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہم مجددان طریقہ صوفیہ
 بپودہ اند و الوار و علوم و معارف و فیوض اینہا دلیل تجدید ایشان است تشادات و ریاضات صوفیہ را
 توسط مقرر نمودن و اسرار توحید بے مجاہدات افاضہ نمودن و دوام حضور در ہر لطیفہ از لطایف عشرہ شستن
 و مدار ترقی بر اتباع سنن حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقرر ساختن از خصائص طریقہ نقشبندیہ
 مجذوبہ است کثر اللہ اہلہا رحمۃ اللہ علیہم رحمۃ واسعة و افاض علینا بر کما ہم فی الدنیا و الاخرۃ آمین آمین ایشان
 از عقیدہ خود بجناب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ نوشتہ اند کہ حضرت غوث الثقلین واسطہ
 فیض ولایت اند و این مرتبہ توسط اہل حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ تعلق داشت باز حضرت
 امیر اثنا عشر رضی اللہ تعالیٰ عنہم بترتیب قرار گرفتہ پس بحضرت غوث الثقلین منتقل شد و حضرت غوث
 الاعظم در عداد اصحاب عظام و اہل بیت کرام اند رضی اللہ عنہم و این ضعیف را حضرت غوث محی الدین
 توجہات نمود بہ ترقیات عالیہ بر ایند ایشان منیب و این فقیر نایب ایشان است و تحریر فرمودہ
 اند کہ عروج حضرت غوث الاعظم از اکثر اولیا بلند تر واقع شدہ و تا بمقام روح فرو آمدہ اند لیکن نسبت
 قصدر نزول بحضرت غوث الثقلین و کلام ایشان نیست کذب و افترا است بے تحقیق مروج ساختہ اند
 جزائے کذب و قرآن مجید است معاذ اللہ حضرت خواجہ قطب الدین مدوگار این فقیر کردیدہ افاضتہا
 فرمودہ اند و در باب حضرات مشایخ رحمۃ اللہ علیہم چنین تحریر کردہ اند این فقیر خوشہ چین و نلکہ بریدہ
 خوان نعمتہائے آن اکابر است کہ بالذات فیوض مرا تر بیت فرمودہ اند و از غلبہ دیدہ قصود کہ پر پرواز اہل
 بیخودی دفنا است فرمودہ اند کہ کاتب شمال خود را در کار می بینم و کاتب یمین را بیکار خود را اگر بدتر از
 کافر و فرنگ نہ بینم محبت خدا بر من حرام فکیف از بزرگان دین سبحان اللہ و بجزہ من تو اضع اللہ فی کل
 اللہ حدیث پیغمبر صادق و مصدوق است علیہ و علی آلہ و اصحابہ و اولیاء امتہ الف الف صلوٰۃ و سلام
 و جزا ہم اللہ خیر الجزا سے من آنخاکم کہ ابرو بہاری بکند از لطف بر من قطرہ باری بگرہ روید از تن
 صد زبا ہم بپوشوس شکر لطفش کہ تو انم رضی اللہ عنہم و عنابہم آمین آمین رو قیامت شوقیامت
 را بہ بین بیدین ہر چیز را شرط است این بوی محمد اللہ سبحانہ و تسلی و تسلمہ علی حبیب رب العالمین
 و علی آلہ و اصحابہ اجمعین یکے را بر دیگرے ترجیح نمودن بدون ثبوت از آیتہ شریفہ یا از حدیث یا از
 اجماع علما چگونه درست باشد نزد یک ارباب علم و معرفت عقیدہ تساوی و تفاضل یکدگر از کجا ثابت
 کردہ اند عقل و شرع دیگر است و راہ محبت و غلبہ آن دیگر اللہم انا الحق کما ہی الامین الامین

مکتوب دوم

در بیان مشغولی بذکر حق سبحانه با توجه بباطلف سبعه و مراقبه احدیت و معیت و مانیاسب ذلک

بسم الله الرحمن الرحيم

طریق مشغولی بذکر حق سبحانه با توجه بباطلف سبعه تا در آن حرکت ذکر پیدا شود اینست که اول است
و پنج بار استغفار بخواند باز بار دوح طیبه بزرگان علیهم الرحمة فاتحه بخواند و بواسطه آنها از جناب الهی
التجا و طلب فیض محبت و معرفت کند و صورت شخصی که از او تلقین یافته رو بروی دل حاضر نماید اول از
لطیفه قلب که زیر پستان چپ به فاصله دو انگشت بایل به پهلواست ذکر کنند مفهوم اسم مبارک الله
تعالی که ذاتی است بیچون سبحانه در لحاظ داشته و نگذاشت غواط گذشته و آینده توجه بقلب کرده
توجه دل بسمان مفهوم مقدس داشته بزبان خیال اسم مبارک الله الله بگوید هرگاه حرکت در دل پیدا شود باز
از لطیفه روح که محل آن زیر پستان راست بقاصله دو انگشت است متوجه شده بزبان خیال ذکر کنند
باز از لطیفه سر که محل آن برابر پستان چپ بطرف سینه بقاصله دو انگشت است باز از لطیفه خفی که
محل آن برابر پستان راست بقاصله دو انگشت است بطرف وسط سینه باز از لطیفه اخفی که محل آن در
عین وسط سینه است باز از لطیفه نفس که محل آن در پیشانی است ذکر نماید باز از لطیفه قالب توجه بطرف
تمام قالب نموده بزبان خیال الله الله بگوید تا که حرکت در لطیفه قالب ظاهر گردد و دوم ذکر نفی و اثبات
است بزبان بجام سپانیده بزبان خیال کلمه لا ازناف تا دایم کلمه لا تا بدوش راست آورده کلمه الا الله
بر دل ضرب نماید بطوریکه گذر این کلمه بر لطایف خمس افتد و معنی کلمه نیست هیچ مقصود و تجرذات پاک
در لحاظ دارد در ذکر نفی و اثبات اگر حصر نفس نماید مفید باشد در گفتن ذکر نفی و اثبات رعایت عدد
طاق کند و بعد چند مرتبه بگوید محمد رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم و نفس بسیار بند نکند تا خفقان نشود
بعد گفتن چند بار ذکر اسم ذات باشد یا نفی و اثبات در خیال خود بگوید یا نکسار تمام خداوند مقصود
من توئی و رضائے تو محبت و معرفت خود ده این هر دو ذکر خفیه معمول است سرگانه کیفیت و جمعیت پیدا
نمود آن کیفیت را نگاردار و اگر مستور شود باز ذکر کند تا که کیفیت ملکه شود گفته اند که طرق وصول
الی الله سبحانه سه است یکی ذکر بشر الطان دوم مراقبه و آن توجه بمبدء فیاض است و انتظار فیض و نگذاشت غواط
سیوم التزام صحبت شخصی که از صحبت او جمعیت و توجه درست دید جمعیت و کیفیت که از و رسید
است نگذاشته بر تصور او نگاه باید داشت و گفته اند که ذکر و توجه بمبدء فیاض و توجه بقلب

لطیفه

حق سبحانه

نیکداشت صورت آن بزرگ هر سه امر در هر وقت و لحظه باید نمود هرگاه جمعیت در بی خطرگی یا کم خطرگی تا یکبار گهری برسد مراقبه معیت بکند و هو محکم اینها گفتیم معیت اولی در لحاظ داشته فکر کرده باشد اسم ذات بجزیه اقرب است و نفی و اثبات برائے نفی خواطر و آرزو و امید و محض توجه بدل و حضرت حق سبحانه استغراق و یخودی و سکرمی آرد و در مراقبه معیت اسرار توحید و جودی بمعنی همه اوست و گرمی و ذوق و شوق و استغراق و یخودی و دیگر حالات پیدای شود انشاء الله تعالی و تلاوت قرآن مجید و درود و استغفار و کلمه تحمید و کلمه توحید و سبحان الله و بجمده و نماز تهجد و اشراق و چاشت و بعد از نماز مغرب نوافل و این اوراد و جمعیت و نسبت باطن می شود و آن توجه الی الله است یا بحسار تمام و صبر و قناعت و شکر و رضا و تسلیم و توفیق و عفو و صغیر و سکون و دوام ذکر و توجه از اسباب قرب الهی است بمصرعه تایید که خواهد و میلش بیکه باشد به حصول کیفیات نسبت قبلی مراقبه اقرینیت و محبت و مراقبه مسمی الباطنی و مراقبه ذات بحت معنی عن جمیع الاعتبارات و دیگر مراقبات اگر اراده الهی باشد سبحانه پیش خواهد آمد و طریق بزرگان احمدی و مجددی همین مراقبات است و السلام ۵

سکون

مکتوب سویم

بصاحبزاده عالی نسب والا حسب شاه ابوسعید صاحب سلمه الله تعالی
صدر یافته در بیان جواب کتابت ایشان متمم بعضی بشارات و منع نمودن از
تذکار حالات توحید و جودی و بیان مدح از گذشته از ان مقام نسبت نقشبندی
و یادداشت نهاییه که موافق سنت سنیه است علی مصداق الصلوات و التحیه
و ما نیاسب ذلک من الاحوال ۵

بسم الله الرحمن الرحیم

مسند افر و زهدایت و ارشاد اولیاء کرام سلامت بعد سلام نیاز و وضع می نماید عنایت نامه بورود
مسعود مستجاب شید و دعا در باره شما کرده شد آثار او عیب بالفعل هم ظاهر شده باشد امید است که
آثار این همه التجا با بجناب الهی تمام عمر شمارد و درین پیری و ضعف این ضعیف را بدوام توجه و
همت مشکلتابد و دعا فیت و حسن خاتمه یاد فرما باشند احسن الله جزاکم ع و لا تمض

من کاس الکراه نصیب بایان وقت شمار صحبت ارباب توحید که ظاهر و باطن این بزرگان محمود
 این دید است که ریاضات و مجاهدات پیدا کرده باشند و از قال بحال آمده بسیار است و شمار این
 ازین مشرب خطی حاصل شده و آنچه مختار جناب مبارک حضرت امام ربانی است رضی الله تعالی عنهم
 ازان خطی یاخته اند از ان معارف پیران همیشه محظوظ باشند و ولما را محظوظ بکنند و احمد سعید را نیز
 ایونیان که ترک ایون می نمایند باز به تدکار آن کیفیات ایونی می شوند معاذ الله من الحور بعد الکدر اللهم
 ثبنا و جمع اخواننا علی صراطک المستقیم و صلی الله علی سیدنا محمد و آله و اصحابه چه
 نفیست است هنی و چه دولتی است سنی ظاهر با تبار سنت آراسته که شارع را بران بجای حرف نباشد
 و دل از ما سوا پیراسته و جان نور یاد داشت حضرت خواجہ بزرگ و خلفائے ایشان استغفرلہ و مشاہد
 حضرت حق یافته نیست نسبت عزیز الوجود حضرات اصحاب کرام رضی الله تعالی عنهم اجمعین -

تایار کرا خواهد و میلش بکده باشد و آنچه ارباب ریاضات و مجاهدات و ترک و تجرید و خلوت و
 انزاد کثرت اذکار و اسرار توحید بحال خود دارند نه قال از غلبه سکر محبت معذور اند اهل علم و قال در اتباع
 آن معذوران طریقه خود مقرر کنند معلوم نیست که عند الشرع و عقل جایز است یا نه و معارف پیران ما و شما
 بوجدان صحیح تابعان ایشان می یابند و از تقلید تحقیق رسیده اند و الحمد لله علی ذلک بودن شما همان جا
 خوب است اگر آنجا مستغنیان آنجا بکثرت جمع شوند بهما بسیر برند و الا بعد استخاره در حضرت و علی حاضر
 شوند در این ضعف مضطر شمار بسیار بود کریم و دعایا هم کریم لیکن آنچه نزدیک خدا و رسول باشد بهتر همان است
 مکرری نویسم که هیچ کاریج استخاره و نیت و انشراح صدر بنیاید کرد و جواب خط صا حیزاده عالی نسبت حضرت
 احمد سعید اینست که طریقه بزرگان خود را تا نقطه آخر برسانند و تسلیم طالبان نمایند جواب خط حضرت
 فضل امام جویا نگه صحبت ابوسعید را لازم شناسند و در باطن ترقیات نمایند میر سید محمد هم استغفر
 صحبت مبارک شما لازم گیرند

مکتوب چهارم

باین بنده ایست عفی عنہ صدور یافته در جواب عرضی که متضمن بعضی از حال
 قلبی بود در بیان حضور بی غیبت میر از جهت فوق که نسبت نقشبندی
 عبارت ازان است و استهلاک توجه و مانیاسب ذلک

بسم الله الرحمن الرحیم

حضرت سلامت رفته شریعت رسیده بمضامین مندرجه اش سرور گردانید الله تعالی شمار اینها

و علوم و معارف آباء کرام رساند در قبلی تلویحات بسیار پیش می آید این همه از تلویحات است محی فرمانید
و بجناب الهی سبحانه التجا نمایند که احوال باطنی تمکین رسد و حضوری که حضرت حق سبحانه را بذات مبارک
است بر آن بر باطن شریف ظهور نماید حضور به غیبت مبر از جهت فوق که متوهم می شود دوام پذیر و شامل
جمعیهات رتبه گردان نسبت لغت بندگی حاصل شود و از کیفیات و حالات گذشته بغیر توجه تمام نقد
وقت بناتر بلکه آنهم مستهلاک گردد و این استهلاک علامت تمامی سیر لطیفه قلبی است و اسلام :

مکتوب پنجم

به بر خور دار احمد سعید طال عمره و رزقه الله سبحانه کمال آباءیه الکرام و سلمه
بعافیه صدر یافته در بیان نصایح و شمه از احوال لطایف عالم امر و عالم
خلق و حقایق در جواب عرضی ایشان

بسم الله الرحمن الرحیم

مقبول بارگاه الهی حافظ احمد سعید علیه السلام تعالی از جانب فقیر غلام علی عقی عنده بعد از سلام و دعا معلوم نمایند
کتابت شمار رسید مسرور ساخت تحلف در خطاب و القاب نباید کرد تعمیر اوقات بوظایف اعمال حسنه
و دوام پرداخت نسبت باطن و تحصیل علم و مطالعه مکتوبات شریفه بزرگان خود و مکتب قدس صوفیه عوارف
و تعرف و آداب المریدین و رضائیه الهی سبحانه فاشتیاق تا کسب نمایند و بدعا خیر مرا نیز یاد دارند الله
تعالی آن کمالات آباء کرام رحمة الله علیهم بهره وافر کرد است فرایده محبت شریف و الدعا بخود و سلمه الله تعالی
لازم شناسند و سیر لطایف عالم امر کیفیتها و مرام از ظاهر می شود و در سیر لطایف عالم خلق بی نیگه و لطافت
و بداهت آنچه نظری است دست دیدنی است انبیاء علیهم السلام و حالات محبت ذاتیه در آن حقایق
باید که ظهور کند و وسعت در انوار و علو پیدا شود و اسلام :

مکتوب ششم

بخواجه محمد حسن صاحب مودود کمهاری چشتی اصدور یافته در بیان آنکه
آثار صوفیه علیه که مقامات رسیده اند علوم نافع اند و ترک و تجرید و ریاضات
بموسبت الهی سبحانه و تعریف بر منکران حضرت مجدد الف ثانی رضی الله عنه
بتقریر و ارضاع و تمثیل لایح و درج بعضی شبهات معاندان که بر کلام انتخاب

نموده اند و این سبب ذلک

بسم الله الرحمن الرحيم

بجناب صاحبزاده عالی نسب والا سبب سلمه الله تعالى از فقیر غلام علی غفر عنه بعد از سلام
نیاز میرساند از تحریر حافظ الوسیع صاحب و ریافت باشد که ملفوظات شریفه برائے استفادہ مطالعہ
ایشان عنایت کرده بودند ایشان نوشته اند که تحریر اینجناب بسبب بجا و متضمن فواید الله تعالى طالب
را آن منتفع فرماید حضرت سلامت ارشاد فرمایند که آثار صوفیه عالیہ کہ بعنایت الهی بمقامات رسیدہ اند
چیست تا دلیل باشد بر کمال باطن ایشان و آن علوم نافع است و ترک و تجرید و ریاضات و ترک
مغروبات و مالوفات چنانچہ از بزرگان دین ہمین مروی است آری اگر موصوفت الهی و سستیگری
فرماید و کسب کمالات ریاضت را و غلبہ باشد مگر باز بر مجاہدہ باید آمد و دیگر ارشاد فرمایند و انشا
نمایند و اعتقاد در میان نباشد کہ الله تعالى بنی آخر الزمان را صلی الله علیه و آله کو علم ملکوت
حنیفہ عنایت فرموده و وحی نازل کرده و معجزات کرامت فرموده ہمہ عالم از علماء و عقلا بآن اقرار
کرده کہ در آن اشتباہے نمانده اگر چندے از معاندان انکار حقیقت آن نبی صادق مصدوق
نمایند اعتبارے ندارد پس الله تعالى شیخ المشائخ حضرت مجتهد الف ثانی را از مقامات عالیہ
تلقین کرد و فیوض و برکات تازه مرحمت فرمود و علماء و عقلا آن کمالات را حاصل کردند و اقرار
نمودند و در آن شبہے نمانده اگر بعضے از علماء ظاہر بتسلف و حسد انکار نمایند کہ ما چرا نمیشود
اعتبارے ندارد و سہ اعتراضے را جوابے معقول موافق علماء صوفیہ موجود است و رسایل و
اعتراضات متعدد شیوع یافته است انبیاء علیہم السلام را از اعمال اُمّتان ثواب حاصل
است الدال علی الخیر کفاعلم مطلب صلوة ابراہیمی برائے ہمین صد و بیافته کہ در آن مرتبہ
ترقیات حاصل شود پس جمیع اہمیت کہ مامور بطلب صلوة ابراہیمی اند درین درجہ حاصلہ فواید دست
دادہ والا مامور نمی شدند مگر از بعضے کم و از بعضے زیادہ و آثار باب ریاضت و مجاہدہ از کثرت
اذکار کہ سبب غلبہ محبت اسرار توجید ظہور یافتہ بسبب غلبہ مکر معذوراند و بزرگانے کہ ازین مرتبہ
ترقی کرده بمعارف حقہ شراعی اسلامی رسیدہ اند علوم ایشان موافق نصوص کلام الله و حدیث
است و میتوانند کہ بعضے از کمالات الهی در میان سیر و سلوک ظہور یافتہ بآن اسرار ممتاز فرمودہ
باشند و بعضے کمالات الهی در میان راه پیش آمدہ آنچہ مقتضای صحو و ہوشیاری است این اکابر اعطا فرمودہ بعضے آیات
آبی را تبادل کہ معنی دیگر دارد موافق سکریات خود فرود آورده دور از عقل و شرع است صلی الله علی محمد و آلہ وسلم خیر خواہی
انیمت کہ آنچہ در فہم نیاید از علمائے آن طریقہ تحقیق فرمایند کہ زبان طعن کشانید این نصیحتے است کہ الدین النبی صلی الله علیہ و آلہ وسلم
عزیزان بے تامل و بے تحقیق اعتراضات کرده اند و آن موارد اختلاف ہمہ بجا است ایشان می فرمایند کہ ہمہ

کلمات مرابو اسط حضرت خواجہ حاصل است و بجناب حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ
نوشته اند ایشان واسطه فیض ولایت اند نسبت نقص بجناب حضرت غوث الثقلین
مفتریات معترضان است و بجناب اولیا نوشته اند این کمبند نرہ بردار نعمتہائے ایشان است
اصحاب کرام را و اصول مقامات یافته اند و اولیا را در طلال آن و الامساوات لازم آید
و آیه شریفہ و مامن حسابک علیہم من شیء مشعر بر رفع توسط است و آیه شریفہ یددون
و جہد و یدہ اللہ فوق ایدہم میفرماید کہ ہمہ مریدان خدا اند و کمترین صحابی را از ہمہ
اولیا بہتری دانند فاعتبروا یا اولی الابصار کلمات اکتبیہ را منحصر و ذکر اللہ داشتن
خافل از آیت ولایہ یحیطون بہ علیما شدن است و السلام :

مکتوب ہفتم

باین کمیٹہ و رگاہ جامع مکاتیب شریفہ صلہ ریافتہ و رضایح و تفسار
احوال باطن بندہ و بیاران طریقہ و منع از مذکور ملفوظات جناب خود
بسمہت کمال کسمر نفسی و از غلبہ و بد تصور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت سلامت السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مدتی شدہ کہ بار سال رقیبہ مسرور
نفرمودند و جہش معلوم نیست و طریقہ کہ بشما تلقین کردہ شدہ بران لازم باشد و احوال باطن
خود و احوال یاران نوشتہ باشند و از و گزیدہ و بگوشہ خزیدہ بر طریقہ آباء کرام خود و رزق
نمایند ترک آرزو و ترک ماسوی و اگر استخارہ راہ و بد قصد اینجا برائے چندے بکنند و الا کف
کہ شماریدہ آگاہی است بران ثابت باشند معلوم شدہ است کہ مزخرفات لفظہ راجع کردہ اند بسیار بجا
کردہ اند و بجا تر آنکہ مذکور آئی میکنند آن شویند و بارہ بارہ بکنند لغات و رشحات و مکتوبات حضرت مجدد
رضی اللہ عنہ و کلام قدما و صوفیہ مثل عوارف و لغرف و احیاء و کیمیا برائے تہذیب و عبرت و عمل کافی اند و مذکور
حدیث و تفسیر کردن ضرورت و اگر بالفرض بیایند پیرزادگی را گزاشتہ بجا کساری و فروتنی و ترک میری و
تیری و فطرت کذا و افضل کذا و السلام :

ارضاء

مکتوب ہشتم

بیشخ قمر الدین مشہور سے مدوریافت و دستفسار احوال ایشان و کیفیات ذکر

و شغل و مراقبات و احوال یاران ایشان و تاکید درستی اوقات بکثرت ذکر و
 احوال بیماری که لاحق حضرت ایشان شده بود و احوال خلفائے مخصوص خود
 تاکید رجوع بجناب پیران کبار نقشبندی و قوادیک و واسطه شایخ از جناب الهی
 حل مشکلات نمودن

از نقشبندی و قوادیک

بسم الله الرحمن الرحيم بحضرت شریف صاحب معارج بلند مدارج ارجمند حضرت مسیحا
 قمر الدین صاحب سلمه الله قلل و وصله الی قایمہ مایتمناه السلام علیکم ورحمۃ الله وبرکاته مدت بسیار
 گذشته که یاخبار رسید خود در وطن شریف مسرور و فرموده اند دل نگران است امید که احوال تحت و سلامت
 ذات شریف و کیفیات ذکر و شغل و مراقبات که بحضرت شریف بیان کرده شد و در دو حالات هر مراقبه
 و کسب که برائے توجہ می آیند احوال اینها ترقیم نمایند که دل این فقیر منتظر و در دو در خلوت و تشریف و در هر دو
 همه کس تسبیح و اخلاص نسبت باطن خود و کمال حیدرین مراقبات اوقات بگذرانند گاهی اسم ذات گاهی ذکر
 تسبیح و تحمید و تعریف و تلاوت و کمال توجہ الی المقصود و گاهی در دو بالتجارب کتاب بغیر خدا صلی الله علیه و
 آله و سلم و گاهی کلمات طریقات این است اسباب تقرب آہنی و بندہ را نیز در دو و عاود و نظر حاضر و آرمند
 احوال خود و نوشته اند دل من بسیار تر و دار و دو نیم ماه بیمار بودم من مردم را سرباس بر نافر بود از دو و در دو
 تحقیق است مرض بواسیر بادی سخت شده بود الحمد لله که حالا افق است است ضعف قوی دریافت است
 از لکھنؤ حافظ ابوسعید صاحب الطلب و ششہ ام الله قلل انجمنی باید درین راه ایشان را کرامت کرده
 است و بگو میال مولوی بشارت الله صاحب و میال رؤف احمد صاحب و مولوی محمد عظیم و مولوی محمد جان
 صاحب و مولوی بشیر محمد صاحب از ایشان نیز بمرور و فایده میرسد شاید حضرت ابوسعید را امتیاز باشد
 و العلم عند الله سبحانه حضرت ابوسعید و مولوی بشارت الله انشاء الله نافع باشد هر که مرا خواہ ایشان را
 بیندیر محمد و گل محمد صحبت ایشان هم بسیار نافع است شمارا اگر میاد افقوری راه باید برو حانیت من توجہ
 نمایند یا بر مزار حضرت مرزا صاحب قبلہ بیانند از توجہ ایشان ترقیات می شود ایشان بہتر از ہزار زندہ اند
 گاہی بجناب حضرت غوث الثقلین مراقبہ نمایند و گاہی بجناب حضرت خواجہ نقشبند مراقبہ کرده
 باشند برائے حسن خاتمہ را یاد بکنند ویدن دیدار بر خود ارحم ابوسعید الدین را دل بسیار بخواند انشاء الله اگر
 حیات و فامی کند خواہم طلبید والا ایشان توجہ کرده باشند و ہمت با شاعت طریقہ و احیائے سنت مصطفی و ششہ
 باشند سعادت داین است شجرہ کلمے قادری و نقشبندی و ششی خوانندہ باشند و در ہر امور بحضرت خواجہ نقشبند
 و حضرت غوث الثقلین توجہ داشته باشند و بواسطہ ایشان حل مشکلات خواستہ باشند و السلام بہ جمیع دوستان

سلام خوانند:

مکتوب پنجم

در جواب عرضی ملا فقیر محمد کولابی صدر یافته در بیان معموداشتن اوقات
باز کار و مراقبات

حضرت سلامت دل ماه گزین می خواهد که کسی نور توبه و ذکر و حضور پیدا نموده از ما جدا شود ازین مردم را
شرف حاصل است چون گدازه آمده است و معمول است که هرگاه کیفیت و بلکه صبر و قناعت حاصل میشود
از صحبت مرشدان و در رفته مراقبات و از کار و اشتغال میکنند تا در آن کیفیت قوت پیدا شود و اگر معاذ الله
فقور راه یابد تدارک آن کرده آید اول اهم فایده های و اثبات بلحاظ مذکور باز محض و قوف قلبی و گاهی صورت
مرشد در نظر داشتن و در هر ذکر این صورت در نظر دارند مفید تر باشد و توجیه قلب گاهی مراقبه احدیست مراقبه
محبت گاهی بطبیقه قوتانی مراقبه اقریبیت و گاهی مراقبه محبت نیست طریقه این خاندان در دو دسته فقار و
تلاوت و کلمات طریقات و نوافل موجب ترقیات میشود:

مکتوب و پنجم

به شاه گل محمد غزنوی صدر یافته در بیان احوال مرض که لاحق حضرت
ایشان شده بود و بعضی مواضع غفلت و اوت قریات طلبا

بنحیث شریف مقبول بارگاه الهی فروغ دیده آگاهی طالع محمد سلمه الله تعالی و بارک فیما اعطاه الهام
علیکم و رحمة الله الحمد لله که اینجا خیریت است و خیریت شما در کار از سه ماه بیمار بودم الحمد لله که عیال و صحت
حاصل است الله تعالی بفضل خود عمری که باقیست و دیا و خود و اتباع پیغمبر خود صلی الله علیه و آله و سلم
بگذارد صحایف شریف متواتر میرسد و بدریافت احوال شما دل بسیار خوش میشود الله تعالی و قبارک
ترقیات کثیره و در محبت و معرفت و اتباع پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم در ظاهر و باطن نصیب فرماید و غافله
بخیر گردانند و بکار یک شماره گفته ایم سرگرم باشند از اینجا شریف اگر طلب مردم آنجا بیاید البته بروند یا آنکه دل
گواهی دهد و استخاره بکنند باز بروند حاصل اگر اشتیاق مردم آنجا معلوم نمایند بروند سلام من بر آن مردم
رسانند و جواب خطوط همه مردم نیست که با خدا باشند و بر ذکر و مراقبه مواظبت نمایند تا دل را حضور
پیدا شود کار نیست و بس ملائیکه قانعی و خجسته مغل آفریدها الله لما خلق له احوال ایشان معلوم نیست
خجسته نیست و ترقیات عالی رسیده است از عجایب نیست که حضرت سید احمد از اولاد حضرت

از آنکه کیفیت و بلکه صبر و قناعت

غوث الثقلین و حضرت سید اسماعیل مدنی از سادات مدینه منوره وصف ایشان مقدور بیان نیست محض
برائے کسب نسبت مجددیہ این ہر دو بزرگ قدرے استفادہ از مولانا خالد سلمہ اللہ تعالیٰ نمودہ اینجا
آمدہ اند و صف این سید مدنی بادراک من مقدور بیان نیست و العلم عند اللہ سبحانہ مردم زیادہ از حد
کس در کلیہ احزان من جمع آمدہ اند اللہ تعالیٰ ہمہ را کامیاب فرماید میان رؤف احمد صاحب ومیاں عبدالرحمن
صاحب ومیاں احمد سعید صاحب از صاحبزادہ ہائے نسبت عالیہ کسب کردہ اند بارے شما از یاران خود
بنویسند تا کجا رسیدہ اند

مکتوب یا زوہم

بہ صاحبزادہ عالی نسب شاہ ابوسعید سلمہ اللہ تعالیٰ در نصایح و وصایا و

شدت مرض صدور یافتہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت سلامت السلام علیکم ورحمۃ اللہ ایشب شب دوازدهم از مرض تبایخ نوزدہم ربیع الثانی در
مرض تخفیف حاصل است لیکن ناشستن و برخواستن و شمار است حق تعالیٰ عاقبت بخیر فرماید توجہ و انتہا
بجناب کبریا بواسطہ پیران کبار برحق من خاتمہ لازم شناسد و ختم کلام اللہ مجید و تہلیل مکرر بہ بخشند مردم
اینجا اشتیاق استفادہ فیوض و برکات شما دارم حق تعالیٰ شما را آفتاب افتادہ افوار طریقہ زیادہ تر کند
و احمد سعید را نیز بوزن شما ہمہ جا خوب است لیکن عیادت مریض اہم را دار و کثرت غریبان زیادہ از حد
جائے اقامت نگذاشتہ است الا ان یشاء اللہ سیحانہ احوال تقدیر معلوم نیست کہ در ارادہ الہی چیست
مردم اینجا نظر بظاہر شمار اقبال آن میگویند کہ شمار ابا شہید و طریقہ بزرگان را روان بدید امور دین و دنیا
و ظاہر و باطن بواسطہ پیران کبار بجناب الہی تفویض کردن و جاری احوال را از تقدیر کریم کار ساز و دیدن بردتعالی
لب چمن و چراغ کشودن و بامردم معارضہ کردن و از زلات اغراض نمودن و مساوی بر روی کسے نیامردن و آنچه
میسر شود بفقرا رسانیدن و حصہ عیال موافق معاش فقرا داشتن و از خود و از خلق و از ماسوا نامیابودن
و بوعدا ہائے حقہ الہی دل قوی داشتن و بوسوسہ از جان رفتن و صبر و قناعت و توکل در رضا و تسلیم و افتقار
و انکسار و خاکساری و تواضع طریقہ دوستان خدا است کتب صوفیہ و مکتوبات شریف و نظر داشتن
لازم است دین راہ خود را و شمار و ہمہ دوستان را بخدا میسپارم اللہ تعالیٰ بایں خاک ناچیز و شما غریبان
معاملہ تفضل فرماید حسبنا اللہ و نعم الوکیل یا من لا الدنیا و الاخرۃ ارحم من لمیس لہ الدنیا و لا الاخرۃ
بتوسل پیران کبار ماضی اللہ عنہم دوام ذکر و دعا توجہ الی اللہ بالنکسار تمام از اسباب قبول بجناب الہی است

درین تغافل زود و هر که تغافل کند از طریق می بر آید العیاذ باللہ والسلام :

مکتوب دوازدهم

به شاهزاده مزاجها نگیر صدر یافته و تعبیر ریاض الشال که معروض نمودند مع نصائح دیگر

بسم الله الرحمن الرحيم

تائیدات سبحانی و امادات ربانی شامل حال خجسته آل ثانیست و بهیم سلطنت و شهر یاری بوده همه جا
منظور و منظور و مقبول جناب خود دارد از جانب فقیر غلام علی عقی عنه بعد سلام سنت اسلام و دعای کما میبایی
مطالب ارجمند و تائب بلند گذارش می نماید شقه خاص الطاف مضمون متضمن استفسار تعبیر مناسی که
دید و اندر و در فرمود باین همه مکارم اخلاق سلامت باشند عالم خواب عجب عالم است که در آن دهم و خیال
را دخل بسیار است احوال گذشته و آینده نیز در آن دیده میشود گاهی احوال بیگانه می بیند و خیال میکند
که احوال من نیست این همه از دهم است گاهی محض القاد تصرف شیطان میشود چنانچه بیکه آمد و گفت یا
رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم خواب دیده ام که سر من بریده شد فرمودند شیطان با تو بازی کرده است
گاهی خواب متوحش برائے بیدار کردن برائے نماز و ذکر می آید چنانچه بر اعراب و عازب صحابی رضی الله تعالی عنه
در خواب دیده که گاوسه او را شاخهای زرد و تهجد و خواندن سوره بقره که معمول داشت ویر کرده بود بیدار
شد تهجد خواندن سوره بقره شروع کرد گاهی موافق غلبه اخلاط خوابها دیده میشود و غلبه صفرا ند و بیاد غلبه
دم خون و چیزهای سرخ بنظر می آید همچنین غذا سکه گرم و سرد تاثیر می کند خوابها سکه پریشان اضمحاث
اسلام است اعتبار سکه نادر و خود را و موتی محل دیده اند بسیار مبارک است خدای کریم قادر است و
مجیب الدعوات که بکامیابی و موتی محل در شاهجهان آباد بپار و تشریف با ظاهر نیست مقدمه دیگر آثار غذا
سکه گرم و غلبه بعضی اخلاط باشد حق نیست که این خواب متوحش برائے بیدار شدن برائے نماز است که از
غنایت الهی تنبیه و آگاهی برائے کار نیک میشود و خاطر عاظم جمع دارند و اندیشه نکنند صدقه از کاو و یا از کاویش
بدیند بدل خود باین نیت و انبی برب عالم سجان نمایند الهی موافق حدیث که صدقه بلا دفع مینماید این صدقه
قبول فرما و هر بلا را دفع کن بصدق حدیث پیغمبر که خدا صادق است و مصدوق صلی الله علیه و آله و سلم
موسم سرما است آنچه میسر شود در سکه کوبش بقرارداد نیت که بلا دفع شود عظم کلام الله سبحانه و سلم صبح و
شام وقت خواب آیت الکبری یکبار و هر شب قبل سه بار در درازند عفو و عفو از خود خواهند بود و السلام :

مکتوب سیزدهم

در بیان تعمیر اوقات جهان بازان راه محبت که اهل صحو و تمکین اند و اطوار

و اوضاع آنها و ذکر اذکار و مراقبات این طریقہ شریفہ و مانیہ مذکور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوة بدانند و در راه محبت الهی سبجاء غفلت و بیکاری منح است بزرگان
 دین و جانبازان را حق زندگی در محبت خدا صرف کرده اند بعضی هزار رکعت نماز و یک ختم
 قرآن مجید هر روز وظیفه داشتند کم خوردن و کم خفتن و کم در خلق بودن و کم گفتن و واجب می دانند
 مختار مانند که در هر امر و عادت خود توسط لازم گیر و اوقات بازگرمعمور دارند تا جمعیت
 و حضور و توجه صفت باطن گردد و باین حضور اعمال را قبول و کیفیت پیدا شود و ذوق شوق و شغاف
 محبت نقد وقت گردد و دوام فکر لازم گیرند توجه بدل داشتن و توجه دل بحق سبحان نمودن و خواطر
 گذشته و آینده از دل نگرداشته ذکر اسم ذات یا نفی و اثبات خفیه بزبان خیال هر وقت باید
 نمود و ذکر تهلیل زبانی نیز بتوجه بجناب الهی و توجه بدل بلحاظ معنی که نیست هیچ مقصود بجز ذات
 پاک نافع است ذکر گو ذکر تا ترا جان است پاک دل ز ذکر رحمان است یا نفی و اثبات
 بچشم و بچشم نیز فوایدی بخشد تلاوت قرآن مجید سیپاره دو سیپاره در روز هزار یا پانصد بار و وقت خفتن
 یا هر وقت میسر شود سبحان الله و بحمد الله سبحان الله العظیم و قیامت صبح و وقت شام و وقت
 خفتن صد بار سبحان الله و الحمد لله ولا اله الا الله و الله اکبر و لا حول و لا قوة الا بالله الهی
 العظیم در روز صد بار کلمه توحید لا اله الا الله و حده لا شریک له له الملك وله الحمد یحیی و
 یمیت و هو حی لا یموت بیدار و الخیر و هو علی اکل شئی قدر در روز صد بار استغفار صد بار رب
 اغفر لی و ارحم منی و عاف منی و تب علی انک انت الغفور الرحیم اللهم اغفر لی و لوالد ے و لمن
 توالد و لجمع المومنین و المومنات بلیت و پنج بار اللهم مغفر تک اوسع من ذنوبی و رحمتک
 ارحم من عندی من علی سه بار ازین استغفار گفتن مغفور شود سید الاستغفار در صبح و شام بلکه هر وقت
 خواب بخواند بالیقین بیکبار خواندن این استغفار شستی میشود اللهم انت ربی لا اله الا انت خلقتنی و
 انا عبدک ثم انا علی العهدک بما استطعت ابوء ذنوبک بنعمتک علی و ابوء بذنوبی فاغفر لی فانه
 لا یغفر الذنوب الا انت اعوذ بک من شر ما صنعت و نماز شصت رکعت معمول است باطمانینت
 و تعدیل ارکان و قومه و جلسه مفیده رکعت فرض و سه و تر و دوازده رکعت سنت و باقی نوافل تہجد و نماز
 رکعت یازده یا شصت یا شش رکعات پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خوانده اند اشراق چهار رکعت
 چهار شت چهار یا زیادہ بعد مغرب بست رکعت یا شش رکعت میخوانند بعد سنت عشا چهار نفل و بعد تر
 دو رکعت شصت بقراءة سوره اذ از لزمت و قل یا ایها الکافرون ثواب تہجد در بعد زوال آفتاب مذکور
 چهار رکعت نیز آمده است بیک سلام بعضی سوره اخلاص و نوافل و بعضی سوره یس میخوانند بعد تہجد

استغفار و دعا معمول است باز ذکر نمایند ازین اذکار و نمازها آنچه مقدور باشد بخوانند راه محبت
 با خدا بودن است یکسو نگرستین و یکسان زیستن نعمت های الهی در نظر داشته بزبان شکر بجا باید آورد
 و در حاجات رجوع بجنب الهی بواسطه پیران کبار خود باید نمود غیبت و سخن چینی و عیب بینی و دروغ
 و تحقیر مردم حرام است همه را به تعظیم پیش آمدن و خود را خاک ناچیز دیدن و حضرت حق را سبحانه حاضر
 داشتن و از عذاب خدا ترسیدن و گناهان خود را مانند کوه بر سر خود یافتن و ترسان و لرزان بودن
 که فردا چه پیش خواهد آمد و با خلق خدا ابتلاصاف و تعظیم پیش آمدن و حقوق خود بخشیدن و حقوق غیر ادا نمودن
 این است طریق دوستان خدا سبحانه یکدم غافل نبودن و با کسار و شکست و خاکساری و در دو عالم محبت
 زیستن صبر و قناعت و توکل و رضایت سیم دل مردان دین پرورد باید بود حضرت رنگ شان پر زرد
 باید بود ذکر جبرائیل گری دل و شنیدن اشعار محبت با و از خرمین بجهت غلبه شوق گاه و گاه و اشعار قرآن مجید
 بحسن صوت دل را برقت و گذار می آرد اللہ تعالیٰ این پیر ضعیف و همه عزیزان را برین نوشته عمل
 کر امت فرماید اول ذکر از دل باید نمود و محل لطیفه قلب زیر پستان چپ بفاصله دو انگشت مایل به پهلوی
 است هرگاه حرکت ذکر در دل معلوم شود باز ذکر از لطیفه روح که محل آن زیر پستان راست مقابل پستان چپ
 بفاصله دو انگشت است هرگاه حرکت ذکر دریافت شود باز از لطیفه سر که محل آن بر پستان چپ بفاصله دو
 انگشت بطرف وسط سینه است باز از لطیفه خفی که محلش بر پستان راست بفاصله دو انگشت بطرف وسط سینه است
 باز از لطیفه اخفی که محلش در عین وسط سینه است باز از لطیفه نفس که محلش وسط پیشانی است باز از لطیفه قلب
 که محل آن تمام بدن است و گری نمایند زبان بکام چسپانیده توجه بدل و توجه دل به حضرت حق سبحانه نموده و اندیشه های گذشته
 و آینده از دل بگذاشته بزبان خیال ذکر اسم ذات اللہ تعالیٰ کنند و بعد چند بار ذکر بخمال خود می گویند خداوند مقصود من تویی
 و رضای تو محبت خود و معرفت خود و هرگاه لطائف سبعة ذکر می شوند ذکر نفی و اثبات می نمایند طریقی است آنکه زبان را بکام چسپان
 و دم زیر ناف بند نموده کلمه لا از ناف تا بدماغ رسانیده کلمه اله بر دوش راست می آرند و کلمه الا اللہ بر دل
 بخمال ضرب می نمایند گذر الا اللہ بر طالیات خمسہ در سینه می افتد معنی نیست هیچ مقصود بجز ذات پاک
 و دیگر کم رعایت عدد طاق باید نمود سه بار یا پنج بار تا بلس و یکبار باید گفت چنداں که نفس تنگی نه نماید
 و ذکر بے جس بخمال و بزبان بتوجه دل و توجع دل حضرت حق سبحانه بمحافظ معنی نیز مفید است جس شرط
 نیست و قوف قلبی در ذکر رکن است طریق مشغولی آنست که اول استغفار صد بار بکنند باز فاتحه بزرگان
 بخوانند و صورت مرشد و بروئے دل داشته ذکر بکنند هرگاه کیفیتی و جمیعی پیدا آید آن را بنگارند و اگر
 مستور شود باز ذکر نماید گاهی اسم ذات و گاهی نفی و اثبات بعد چند بار محمد رسول اللہ گفته باشد هر
 گاه جمیعت و کم خطرگی تا چنانکه گری برسد مراقبه معیت و هو معکم اینها کنند بکنند اسرار تو حبیبت
 دوام حضور و فوق و شوق و بنیادی استغراق ظاهر خواهد شد انشاء اللہ تعالیٰ للمراقبه اقر بیت و مراقبه محبت

ن - بخمال خیال توجه بر دل و توجه دل بکعبه

ن - مشغولی بذكر

ن - بار بار

و مراقبہ مسمی الباطن و مراقبہ حضرت ذات بخت سبحانہ و دیگر مراقبات اللہ تعالیٰ ہر کہ را خواہد نصیب
فرماید و تیار کرنا خواہد و پیش بکہ باشد و السلام

مکتوب چہارم

بصاحبزادہ ہائے عالی نسب صدور یافتہ در بیان آنکہ ہر کہ ادوام حضور و آگاہی
نیست از طریقہ می بر آید

صاحبزادہ والا نسب ولایت حسب حضرت سیف الرحمن و حضرت عبدالرحمن در یاد خدا و معرض
انسانوائے باشند بعد از سلام نیاز گذارش می نماید مدتی است کہ از احوال شریف اطلاع نیست بتحریر آن
رفع انتظار زود تر فرمایند و میاں عبدالرحمن بجلدی بیاید ہر کہ ادوام حضور و آگاہی نیست از طریقہ می بر آید
پس ما را ترسان باید بود کہ طریقہ از دست نرود و السلام

مکتوب پانزدہم

باین کمیونہ در گاہ صدور یافتہ و جواب عرضیہ نقید نوشتن احوال باطن یاد
فرمودن در حضور بعد از استخارہ

بسم الله الرحمن الرحيم

بخدمت شریف صاحبزادہ عالی نسب حضرت رؤف احمد صاحب سلم اللہ تعالیٰ بعد سلام نیاز
میرساند رقمیہ کریمہ رسید و رفع انتظار فرمود از احوال باطن شریف پیچ نہ نوشتند باید نوشت و تاثیر
صحبت توجہ و مراقبہ چہ ظاہری شود ارادہ این طرف بعد استخارہ نیک است اوقات و انقاس
بوظایف اعمال و اذکار و توجہ عموم و اشتغال باید ساخت و السلام

مکتوب شانزدہم

بخواجہ حسن مودود کمہاری صدور یافتہ در بیان شرائط مرشدان و
مسترشدان و منع از توجہ قالی و جواز تکرار بیعت بر وی شیخ دیگر

بسم الله الرحمن الرحيم بحجاب مستطاب معالی القاب سلمهم الله تعالیٰ بعد سلام

نیاز گذارش می نماید الحمد للہ کہ صحت و شفا حاصل است و سلامت و بقا کے ذات والا صفات
 مستدعی صاحب آداب المریدین رحمۃ اللہ علیہم آچہ لا بد صوفیہ است بوجہ حسن بیان فرمود
 اللہ تعالیٰ این ضعیف را توفیق عمل عطا فرماید درین وقت کہ در ہم قصور راہ یافتہ و بدعت
 و خلاف شیوع پیدا نموده در پییر آچہ ضروریست علم عقاید و فقہ و علم اخلاق صوفیہ و اعمال
 بتعمیر اوقات و ترک و انزوا و تاثیر صحبت او اگر چشتی است بذوق و شوق و گرمی و حرارت
 و لہار اگر ہم نماید و قادی از نسبت محبوبیت پر توے تواند القا نمود اگر نقشبندی است بحضور و
 جمعیت و جذبات و واردات جاہل را مستنیر گرداند و مجددی بعد القائے نسبت قبلی تسلیم
 نسبت ہائے عالم امر و عالم خلق تواند کرد و لازم است و مرید را توفیقات می باید و ترک چون
 و چرا و دیگر چیز یا در کار است مرید را بعد علم ضروری ایمانیات و عملیات متابعت شیخ خود
 اگر علم و عمل ضروری و احوال و ترک دنیا دار و واجب است والا ہر کس سال شیخ است در امور
 طریقت و باطن و در اعمال ظاہر آچہ موافق شرع باشد اتباع فرض راہ است و کنارہ از اہل
 غفلت و تقسیم اوقات بروظایف اعمال نیک و دوام توجہ و ذکر و شب خیزی و سحر خیزی و از
 دیدہ محبت اشک ریزی می باید کم گفتن و کم خفتن و کم خوردن و در خلق کم بودن و صبر و قناعت
 و توکل و تسلیم و رضا لازم حال طالبان خدا است سبحانہ ظہور اسرار توحید از کثرت ذکر و
 لوافل موجب غلبہ محبت میشود و مشتاق بویہم و خیال راضی نیست وائے بر کسے کہ عمرش با آخر
 رسید و آن چہ می باید حاصل نکرد و فوا اسفاه روزگار بہ بطالت بسر کرد و فوا حسرتاہ ع
 وائے گر گر یہ نیاید بہر دگاری دل بہ رب انی مسنی القرا و انت الرحم الرحیمین -
 ع چہ تدبیر اے مسلمانان کہ من خود را نمیدانم ؛ غم ایمان اندوہ افزائے وقت ماست اندیش
 گناہان و شکست خاطر نقد حال ہمتے از بزرگان امید می دارو کہ بدعا و استغفار اللهم اغفر
 و ارحم آلایم را سرور و راحت فرماید جزا کہم اللہ خیر المجزاء و اگر چہ سخن بد را زی کشید
 لیک از تحریر و قطبیر چارہ نیست تکرار بیعت اصل کہ در آمدن در طرق صوفیہ است
 حاجت نیست اگر ضرور باشد برائے استفادہ در صحبت پیرے دیگر چرا جائز نبود مقصود
 حصول فیوض الہی فرمودہ اند نسبت باطن کہ سبب غلبہ محبت و معرفت و توحید است اگر
 از صحبتہائے متعددہ دست و بد چرا حاصل نکنند بخدمت حضرت صاحبزادہ سلمہم اللہ
 تعالیٰ بعض سلام اشتیاق و التماس تاکیدات برائے تحقیق علوم و تعمیر اوقات بوظایف
 عبادات و دوام ذکر متصدع میشود و السلام :

مکتوب مفہوم

در بیان درویشی و طریق درویشان و پنج تسلیک حضرت ایشان مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ و احوال و جمال بدایاں بخواجه حسن دودشتی صدر یافته

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 غلام اسلام نیاز و التماس دعا میرساند عنایت نامہ کرامت شمامہ درود مسعود امتیاز بخش فقیر حقیر گوید
 باین ہمہ الطاف عظیم سلامت باکرامت باشد کہ یاد فرمائی درویشان خاکی نشینان می فرمایند عنایت نامہ
 متضمن مطالب اربعہ بود بیان مشرب اہل توحید و طریق سلوک و اذکار و آداب و اوضاع سالکان را
 درویشی عبارت از دوام ذکر و وظائف عبادات است و آن علوم ثمرہ ریاضت اگر چه مواہب حضرت
 و باب است لیکن اکثر از معارف آن ناگزیر طالبان خدا را سبحانہ توفیق متابعت طریقہ اولیا مساعدا یاد
 باین طریقہ رفتن و باین علوم ممارست نمودن پس غنیمت است کہ در ضمن اذکار و مراقبات حاصل میشود
 اللہ تعالیٰ ترقیات عالیہ فایزہ فرماید در طریقہ صوفیہ کسے بذوق و شوق خرسند است و کسے دیدن منامات
 را کہ بسیر عالم مثال یافته مسرور و دیدن فرشتہ شاد و کہ بعالم ملکوت رسیدہ اما آنکہ تجلیات و تنویر با نور و
 روشنیا یافته مناسبست بعالم جبروت پیدا نمودہ ع
 ہینا الارباب النعیم نعیمھا این پس ماندہ
 طریق دوی دل بچہ مسرور نماید مگر بہمت بزرگان مدو فرماید بزرگان این طریقہ بتوجہ و بہمت القائے ذکر و وظائف
 می نمایند باز القائے جمعیت می کنند کہ سبب بجزدی و بیخیرگی یا کم خطرگی گردد باز بہمت فرمایند کہ از توجہ و گاہی
 کہ پیش از آمدن در قالب روح داشتہ و از آمیزش جسم گم ساختہ نقد و وقت شود باز انجمنی دوست و بد لطیف
 را پس واردات درود نماید و حضور حاصل آید پس بر اقبہ جمعیت اتصالے متخیل شود و متوجہ الیہ و مرایاے
 ممکنات جلوہ فرما شود و اسرار توحید انکشاف نماید و الا تو جہ بسیط جمعیت و بجزدی و کیفیات لازم باطن باشد
 و ذوق و شوق و استغراق و آواز و نالہ دل را گم و شورش انگیزد و رو پس در توجہ بہمت فوق کہ متخیل میشد ماند و حضور
 جہت گردد و انوار نسبت کہ عبارت از دوام آگاہی است بدن را احاطہ نماید نسبت لفظ بندگی عبارت
 ازین حضور است باز کار بطالیف دیگر و لطیف نفس اقتدار و حالات متنوعہ ظهور گیرد و وجود و توابع
 وجود خود را خل و وجود و توابع وجود حضرت سبحانہ یابد و عدمی ماند جامد افعال را در سیر قلب کہ از یک فاعل دید
 و درین سیر صفات را بر توصفات حق یافت و تسلیم و رضا و نماندن چون و چرا بر قضا و اسلام حقیقی دست داد
 و شرح صدر حاصل شد و اصلاحات این طریقہ کہ بسیار بیان کردہ اند مگر اللہ تعالیٰ خواهد بیان برساند
 ظاہر و باطن با تبتلع شرع و اخلاق نیک و نیات حسنہ آراستہ شد مقدمہ را بجمہ مذکور و جمال است در حدیث

است مذکور این صیاد آمد و صحابه کرام رضی الله عنهم سوگند خوروند که این صیاد دجال است و قصه تمیمی داری
در حدیث آمده است حضرت صلی الله علیه و آله وسلم این را شنیده اند و سکوت فرموده بلکه ارشاد کردند
که این چه من میگفتم در طایفه داخل نخواهد شد میتم داری شخصی بصفت دجال دیده او گفته است که من در طایفه
داخل نخواهم شد پس یکی از این سرودان صیاد و آنرا که تمیم داری دیده دجال باشد و دیگر معاوان او یا گوئیم
که صفت دجالی و اغوا و تلبیس بالفعل در و کس نمودار شد و در قرب قیامت در یک کس ظهور کرده سبب
فتنه گردد ۵

مکتوب ششم

نیز بنحواجه حسن مودود و صدور یافته در بیان توحید و جودی و شهودی و مسئله
تخیل اصلع ارجل و بعضی نصایح بفرزندان ایشان و مانیاسب ذلک

از جانب فقیر غلام علی عفی عنه بعد اهداء باریک سلام السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته گذارش
مینماید الحمد لله که بنده بخیر و عافیت است و سلامت و خیریت ذات و الا صفات مستدعی عنایت
نامه گرامی متضمن انواع کرم بود و مسعود مستر با کثرت بخشید به تکلف میگویم که دل ناتوان من به وصل
صحایف شریف بسیار خوش میشود چه از مجرد ورود و چه از مطالعه فیض مورد و چه از مضامین معرفت افزا
و چه از علوم مندرجه بدان وسیله الشرف به صورت بواسطه عنایتها نشا طها حاصل است و انبساطها
و اصل است جز آنکه الله سبحانه خیر الجزاء و سلمکم و القاکم ارشاد کرده اند که معرفت توحید و جودی متفق
علیهماست جمیع عارفان است شک نیست که طریقه صوفیه علمیه از کثرت نوافل و عبادات و اذکار و محو
غلبه محبت میشود و آن سبب اتحاد با محبوب میگردد و مجنون عامری در غلبه محبت مخلوقی ترک مالوفات
خود کرده مذکور تصور مقصودش پروا خسته و دعوی انالیلی اگر و صوفیه صافی را که ریاضات و مراقبات و توجه
تمام حضرت ذات پاک دارند اگر چه آنجناب قدسی قباب در غایت تنزیه از غلبه محبت متخیل یا متیقن میگردد
این همه دست غلبه محبت و دیدن کشف رای که گردانید اگر روح لطیف را با مرتبه مقدسه الهیه سبحانه
که معیت او از ایمانیات است متخیل با اتحاد گرداند و در نصیبت پیران عانید باین معرفت اقرار دارند
لیکن علاء الدوله سمنانی الیوالم کارم حضرت رکن الدین رحمه الله علیه و اتباع ایشان ازین معرفت تخاصا
دارند با حضرت عبدالرزاق کاشی رحمه الله علیه چه معارضه ما فرموده و آن رفو بدل در لغات حضرت
ملاحامی رحمه الله علیه مذکور است و بنه کان سهرندی بعد از ثبات این مسئله معارف دیگر بیان کرده اند
آری آیه شریف رب زدنی علما اشاره است بآنکه کمال انسانی منحصر در حصول یک نحو علم نیست

وہم غفر مقرر است بآنکہ صوفیہ کہ این دید را کمال دانستہ اند و بچہ پیش نیست علما و عقلا خلاف آن گفتہ
اند و آن موافق است بشرع شریف کہ مبنائے آن بر غیریت است کفر و اسلام را یکے اعتقاد کردن نہ
از عقل است غلبہ سکر است کہ باین اتحاد باعث شدہ و باین غلبہ معذور اند این عقیدہ را سبب حصول
وصول دانستن معلوم نیست کہ از کجا آورده شد از حصول وصول بعد رفع حجب ظلمانی کہ رؤایل نفسانی و
و سواس شیطانی است و تصور شدن انوار صفات از نظر است مرتبہ احسان و مستی دیدگان الامعی عین
و کائناتوای اللہ سبحانہ ہمنا از صحابہ کرام مروی است کہ مکمل عارفان اند رضی اللہ تعالیٰ عنہم و از امیہ
بدی کسی نسبت اتحاد و غنیبت ثابت نکرده و از جمیع ادلیا و علم و معرفت مرتبہ عالی دارند متاخران نقشبندیہ
از طرف شیخ المشایخ حضرت غلام محمد باقی رحمۃ اللہ علیہم لطیف بسیار دریافتہ و در سیر لطیفہ علوم
و معارف جدیدہ بیان کردہ اند و در سیر لطیفہ قلبیہ اسرار توحید و جود بی بیان نمودہ اند و در لطیفہ دیگر
معارف دیگر یافتہ اند و عالمی از اصحاب ایشان بآن اسرار اعتراف کردہ ہرگز متصور نمی شود کہ این قسم
جماعت مسلمانان بر ضلالت و باطل اجماع نمایند و ارباب وحدت و جود از لکھا گذشتہ اند معاذ اللہ
کہ بر باطلی جمع شوند باطل از سایہ ایشان گریزان است رحمۃ اللہ علیہم و معارف توحید و اتحاد و در کتب این
اکابر موجود است ازین علوم برتر رفتہ باشند اگرچہ در کتب یافتہ نمی شود و بجناب این کبری اعتقاد و دست
داریم پس مقتضای سیر لطیفہ قلبی است کہ از سکر و غلبہ محبت باین چنین اسرار حکم فرمودہ اند این فقیر تال
این اکابر احمدیہ مجددیہ است و قنای و وجدان و مقصود و مقصودین معرفت نیافتہ است و آن چہ بزرگان
احمدی مجددی گفتہ ہمہ را حق دیدہ است ہر مقام این عزیزان انوار و علوم علیحدہ دارد و مقامات علم
خلق ایشان چہ انوار و وسعت سمیت دارد چہ احوال ہائے لطیفہ بزرگ می بخش جزا ہم اللہ خیر الجزاء
تحریر این معافی اگر ذوق و وجدان نمی یافت ہرگز نمیکرد و خدائے تعالیٰ مرا بہ امر زور حدیث شریف
آمدہ کہ حاصل آن اینست کہ تا کہ مردم در نظر مومن کمتر از لشک نباشد مومن نمی شود یعنی در نفع و ضرر
النافع ہو اللہ سبحانہ و الضار ہو اللہ جل جلالہ موجودات اگر غیر حق نباشند پس رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم و کعبہ شریفہ و قرآن مجید و صلوٰۃ و صوم و امثال آن را چہ ظن توان کرد اشتغال باین باچگونہ
درست آید و وجودات متبرکہ کہ آن را چگونہ چتین باید دید کہ سلطان المشایخ رحمۃ اللہ علیہ فرمودہ اند سلطان
المشایخ قدس اللہ سرہ العزیز عدم تاثیر خلق را بیان فرمودہ اند نہ آن کہ رسول و کعبہ و قرآن مجید و صلوٰۃ و صوم
را علین حق گفتہ اند و در کلام قدمائے حضرات چشتیہ رحمۃ اللہ علیہم جز نہ بد و تعبد و ترک و انزوا و زوال
ذانیت از اسرار توحید سخن نکرده اند متاخران خصوصاً جناب مبارک ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ و ابن
باب بسیار غلو دارند حضرت شیخ ابن العربی ست متاخران و حجت متقدمان اند علم توحید را بتفصیل بیان
فرمودہ جزا ہم اللہ خیر الجزاء پیران مالہ کلام ایشان استفادہ دارند چنانچہ استفادہ ابن حاجب و ملا جامی

در بعضی در نحو از سیبویه ثابت است و جزئیات مسایل زیاد تر از سیبویه بیان کرده اند مسئله تحلیل اصابع ارجل را خوب نوشته اند و احادیث و اقوال و دلیل فقه تحریر فرموده اند از تحت القدم از خنصر قدم یعنی تحلیل اصابع تا تحت خنصر قدم سیری مسنون است چنانچه بیان کرده اند تحلیل اصابع دستها معمول نیست در حدیث که تحلیل اصابع دستها وارد شده گفتگو کرده اند حاجت تحلیل اصابع نیست مگر اصابع ارجل را تحلیل مگر است پنجاه سال در ادراک حالات باطن که چلیست و از آنجا است بسر برده ام خدا کند که لقاء معرفت افزا بکیفیات و انوار کتبیه و متواتره و موهوبه آنقدر دل را محظوظ سازد که این همه ادراکات در برابر آن مثل لاشیائی گردد که هست که اورا کشف غایت شود که است که اورا ادراک حالات مرحمت گردد و بنده بسبب تیرگی استعداد کشف ندارم و جلدان و شوق و ذوق کرامت کرده اند نعمتهائے متواتره و متکاثره منعم حقیقی از شکر و حمد و مدح و ثنا افزون است شکر نعمتهائے حق چندان که نعمتهائے حق امیدوار است که بدعائے دوام عافیت و حسن خاتمه مدد فرمایا شد صاحبزاده هائے عالی جناب سلمه الله تعالی و جعل الله سبحانه کل فرومهم قطبا و غوثا و اما بعد قبول سلام نیاز احوال شریفه در کسب علوم و تعمیر اوقات با ذکر بطریق انبیة آبا که ام خود خیم الله نگا بداند و بنده را بدعا و بیا و حق مسرور فرمایند و این عزیزان را تاکیدات بلیغ در کسب علوم و تعمیر اوقات بوظایف اعمال و اذکار نمایند اجمال درین باب تجویز ندارد قطب الاقطاب مودود رحمة الله علیه و عمر سعادت ساکنی قرآن مجید با ترجمه یا و کرده اند اتباع آبا عظام ضرور و فرض است و السلام ملفوظات بزرگان در زبده توکل و مقامات عشره و نوافل و عبادات معلوم نیست که ماخذ این قدر نماز را از کجا دارند و حکایات الصالحین و کلام ثنیه در توجیه و حضور و متابعت سنته سنیة شامل است معلوم نیست که ملفوظات آنجناب چه قسم است و ورق نمونه آن افادات می تواند شد چنانچه رساله برهان البعیت اکثر آن متضمن کلام حضرت ابن عربی است و مذاق ایشان را شامل باقیم اقتدایم اهتدیم -

مکتوب نوزدهم

باین بنده لاشیء جامع این مکاتیب عفی عنه صدر و ریافته در جواب عرضیه بیان خوشنودگشتن از مطالعه رساله مراتب الوصول که تصنیف کرده و ارسال حضور نموده بود با بعضی نصائح و طریق تسلیک طالبان و تقید بجا آوردن سجدات نیازمند بجناب این و سبحان و معین کردن حصه فقرا در

فتوحات مذکور حدیث تفسیر و مکتوبات وغیرہ قبل از توجہ و حلقہ و مانیاسب و فلک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت شریف صاحبزادہ عالی مراتب والا نشان حضرت شاه رؤف احمد صاحب لمم اللہ تعالیٰ بعد
از اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ گذارش بنمایید دو قطعه عنایت نامہ مع رسالہ شریفہ صاوقہ مصدوقہ رسیدہ مسرتہا
بخشید جزاکم اللہ خیر الجزاء و از مندرجہ آن خیلے سرور حاصل شایق تعالیٰ و تبارک زیادہ تر برکت و اشاعت
طریقہ شریفہ احمدیہ مجددیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ و التحیۃ عنایت فرماید بر استقامت مردانہ باشند و از ہمہ کس
بیگانہ و باغدادیگانہ و در محبتہا دیوانہ و ما انسان صاحبزادہ والا منافع بسیار خوش ہستیم خدا کے تعالیٰ
در ہر دو جہاں خوش دارد و مشایخ کرام نیز رحمۃ اللہ علیہم از شما خوش باشند و ہر گاہ دروہا توجہ و حضور جمعیت
و وسعت الفار پیدا شود بہتر آن است کہ آن توجہ مضحک گردد باز توجہ بفقو بکنند خدا کند کہ تصفیہ قلب
و تزکیہ نفس بطالبان خدا حاصل شود فقیر را از دعا فراموش نکند و آل چہ از فتوحات عنایت شود حصہ
فقراء معین باشند و فقراء کہ جلساء اللہ اند ہمراہ شما باشند و مذکور تفسیر و حدیث و مکتوبات شریفہ و عوارف و
تعرف و لغات و فقہ و حلقہ متبرکہ شدہ باشند و وقتہ از اوقات سجدات محبت و نیاز مندی و تضرعات و گریہ
و ناری بجناب حضرت باری کردہ باشند و در خلوتی کہ خالی از غیر و شما باشند این فقیر حقیر لاشی را بدعا یاد
دارند و از مطالعہ رسالہ شریفہ بسیار خوش شدم حق تعالیٰ آنچنان کند کہ مضامین رسالہ شریفہ گدلا و یکملا علی
احسن الوجوہ در شما و در یاران شما ظهور کند و طالبان خدا را بہرہ یاب کند و حق تعالیٰ آنچه ایاد و جداد
کرام شمارا عطا کردہ شمارا عنایت کند و السلام علیکم و علی امن لدیکم

مکتوب بستم

بصاحبزادہ عالی نسب حضرت حافظ ابو سعید صاحب احمد سعید صاحب سلمہما اللہ تعالیٰ
صدور یافتہ در جواب عرض ایشاں و در بیان آنکہ در توجہ و ادراک حالات
نیک نیک نظر باید نمود امر آسان نیست کسب مقامات مجددیہ ہر سالک
را کہ سیر متوسط داشتہ باشد در ذہ سال می شود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت شریف صاحبزادہ عالی نسب حضرت حافظ ابو سعید صاحب احمد سعید صاحب سلمہما

از رفیق غلام علی رحمہ اللہ

اللہ تعالیٰ بعد سلام نیاز وضع با و دو قطعہ رقیہ شریفہ بود و مسعود و سرت رسانید و مندرجہ دریافت شد از اوقات خود نوشتہ بودند اللہ تعالیٰ زیادہ تر توفیق کرامت فرماید و اتباع بزرگان خود در اعمال و تسبیح آن عطا نماید در توجہ و ادراک حالات نیک نیک نظر نمایند لہذا آنے نیست بعد متہم تحقیق و تاصل انوار می شود و شہ آں تہذیب اخلاق و برائے خدا بودن و بے توجہ و تاویل راضی مضمی شدن کرامت میفرمایند و دل حزینے و سینہ بے کینہ و نیت صالحہ بے قصد می باید حزن گذشتہ کہ عبت د بے اخلاق و بے نیت نیک بعمل آمد و حزن آئینہ معلوم نیست کہ در تقدیر چیست سینہ بے کینہ بدون دیدن تقدیر یا فعل الہی سبحانہ کہ ہم میرسد نظر بر اصل پیدا کنیم و لوث وجود خود از لوح ہستی پاک نمایم اے برادر مصرع تو مباحش اصل کمال اینست و بس ذات و افعال و صفات خود را مستہلک دانیم و لب چون و چرا نکشایم اگر معرفت معیت کہ با ہمہ است عیان شود و آثار و صفات کہ فی النفس کہ اخلا بتصور و در ممکن مشہود گردد از اسرار علم باطن بہرہ حاصل شود معاذ اللہ این معرفت عزیزان چہ نوشتہ من نادان معارف چہ دانم بے قصد و توجہ وقت شمار اضیاع کردم معاف خواهند فرمود پیر فرمود سالہا از پیران کیا کسب نسبت نموده مقامات حضرت مجدد و رضی اللہ عنہ کسے کہ سیر و متوسط باشند و رزہ سال میشود مولوے غلام محی پر پنج سال بہ نصف طریقہ رسیدند غرض کہ احتیاط ضرورت منکر را دست آویز بدست نیاید و السلام :

مکتوب بہت و کم

بجناب خواجہ حسن صدر یافتہ در بیان آنکہ علوم صوفیہ و وجدانی است و علم الہی در احاطہ ممکن ممکن نیست و ما نیاز سب ذلک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بجناب فیہما صاحبزادہ والا نسب عالی حضرت خواجہ حسن صاحب اللہ تعالیٰ از فقیر غلام علی عفی عنہ بعد سلام نیاز گذارش مینماید لو ادر شنام محرقہ و ہم شعبان ہمدیہم آن بود و مسعود و فرحت فراوان رسانید علوم صوفیہ از تصغیہ باطنیہ ہمہ وجدانی است حجت است بر ایشان کمالات حضرت حق سبحانہ بر انواع ظہور یافتہ بعضی را بکمال مشرف ساخت و بعضی را بعلم ممتاز فرمود و موافق این آیت شریفہ علوم الہی در احاطہ ممکن ممکن نیست رب زدنی علما طالبان بر کمال بجد و جہد آں را دریافتہ اقرار و تصدیق آن کردہ اند حضرت حافظ ابو سعید پیر زادہ مجددی سلمہم اللہ تعالیٰ در آنجا آمدہ اند نوشتہ ام کہ بخدمت برسند ایشان از حضرت شاہ در گاہ ہی رنگے را از نسبت چشتی برداشتہ بودند و بتوحید چنانچہ رایج است گویا

از رفیق غلام علی رحمہ اللہ

بودند نزد این ناچیز برائے کسب نسبت مجددی آیدند آہ من کجا و کمال و اکمال این نسبت عالیہ کجا بہ
نمی از ان حد یا ما رسیدہ ام مائے دلے این بود و قسمت من ہر کہ بہ نمی رسیدہ سیرابی و شادابی و گنج این
از و معلوم بہر صورت از انوار این نسبتہا بہرہ دریافتہ اند و خدمت مشرف می شوند و صحبت اہل باطن سکوت
و انعکاس انوار باطن است و صحبت علماء بعلم و گفتگوئے ایشان بوجدان و دریافت خود پیر از معارف مجدد
الف ثانی اند و نورے از ہر نسبت آن پیشوائے اہل تحقیق و باطن ایشان تافتہ است بسیار بزرگ اند و احوال
فقیر زبانی ایشان دریافت خواہد شد و السلام

مکتوب بہت و دوم

بہ بیان محمد حسن کیل انگریز صدر و ریافتہ و در رد نیازے کہ نواب امیر خان
برائے خرچ خالقہ عرش اشتباہ مقرر کردہ بود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت سلامت السلام علیکم ورحمۃ اللہ چہل سال یا زیادہ شدہ باشد کہ در غلو تے بدل از آہ زو
شکستہ و در بروئے خلق بستہ بصبر و قناعت بسر بردہ می شود و بے روز و روزینہ و بے تعیین بعاقبت
و فراغت معاش بسر بردہ میشود و الحمد للہ علی نعمایہ نواب صاحب امیر المملوکہ ازین امر مذکور نباید کرد
قبول نیست مبادا در طریق فقر و قناعت و صبر و توکل علیہ و عارے دلائل آخر عمر لاحق گردد و
ما آبروئے فقر و قناعت نمی بریم و با میر خان بگوئے کہ روزی مقدر است و درین عمر احتیاج بجاتمان
بردن خلاف استغناء و کبر یا می درویشان است و خاک نشینی است سلیمانیم و عار بود افسر سلطانی
ہست چہل سال کہ می پوشش و کہنہ نشد خلعت عریانیم و السلام

مکتوب بہت و سوم

بحضرت مولانا خالد رومی صدر ریافتہ و بہ بیان حب صرفہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیران کبار ما رحمۃ اللہ علیہم فرمودہ اند کہ تعین اول حب ذاتی است و این حب را چندین درہبات و
اعتبارات است محبوبیت ذاک پاک خود را و این را حقیقت احمدی گفتہ اند و محبوبیت ذات پاک
خود را با متراج محبوبیت این اعتبار را حقیقت محمدی فرمودہ اند صلی اللہ علیہ صاجہا و بارک وسلم
و محبوبیت ذات پاک خود را این را حقیقت موسوی فرمودہ اند و انس حضرت ذات پاک خود را مرتبہ

خلعت فرمودہ اند و این خلعت حقیقت ابراهیمی است علی نبینا و علی جمیع الانبیاء الصلوٰۃ والسلام و ہمیں حب ذاتیہ منشاء و مبدأ جمیع کمالات است چہ کمالات ذاتیہ و چہ کمالات اسمائیہ و صفائیہ شہا بلحاظ ہمیں حب ذاتیہ با جمیع درجات و اعتبارات آن کمالات مراقبہ کردہ باشند کہ فیوض این ہمہ درجات بر سہیئت و جدائی می آید و گاہے مراقبہ جدا جدا باین درجات باید نمود و بندہ مراقبہ ہمیں ملاحظہ روفی محمد و مولوی غلام محی الدین راقلیم نمودم و سعت و نسبت باطن اینہا پیدا شد فوق و شوق و گرمی و بیتابی مقتضائے قلب است و در اولیائے کرام شایع است و فیوض آن مراتب در اصحاب کرام مشہورے داشت این است وجہ فضل اصحاب عظام بر اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم والسلام :

مکتوب بیست و چہارم

نیز بصاحبزادہ صدور یافتہ در جواب تکرار بیعت و آنکہ درائے توحید و جودی و شہودی مقامات دیگر ہم پیش می آیند معہ انکار بعضے کسان و احوال دیگر

غزیران بہ بیان گوہر نشان

بخدمت شریف مستد افروز اولیاء کرام حضرت حافظ ابوسعید صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ لا شاعۃ الطریقۃ الشریفۃ آمین از فقیر غلام علی عفی عنہ بعد سلام نیاز میرساند رقیبہ کریمہ پور و مسعود مسرت فراوان بخشید از ملاقات خواجہ محمد حسن صاحب مرقوم بود بسیار بجا شد ایشان در عدم جواب تکرار بیعت و مسئلہ توحید و جودی بسیار غلو دارند آن چہ نوشتند کہ بیعت بردست دو خلیفہ منع از ان جہت است کہ موجب فساد خواهد شد و تکرار بیعت صوفیہ متناقضان کسب نسبت برائے اصلاح باطن است قیاس یکے بر دیگرے درست نباشد و پیران مجددی در یافتہ اند و یکشت صریح صحیح معلوم فرمودہ کہ بعد ظہور معرفت و وحدت وجود توحید و دیگر پیش می آید و بعد از ان سیر و مراتب دیگر است کہ این دو توحید را در آنجا بیچ ظہورے نیست و این ہر دو توحید در راہ میماند حضرت خواجہ محمد حسن صاحب باین تحریر اعتبار نکردند مجادلہ نیست آن چہ و جدائی و مقرر بندہ بود نوشت ما علی الرسول الا البلاغ پیشینان را بتصفیہ و رباضت بغلبہ محبت اسرار ظاہر ہمیشہ پسیناں محبت و اعتقاد کہ بآن غزیران داشتند تکلفات و تدقیقات موافق آن غلیہ حال از کتاب و حدیث آن معانی بر آوردند و آن معنی حدیث نیست :

مکتوب بیست و پنجم

بجناب خواجہ حسن مودود صدور یافتہ در کمال انکسار و دید قصور خود معہ بیان

جواز تکرار بیعت برائے اصلاح باطن نہ بحجت فساد و آنکہ ورائے علم توحید
وجودی و شهودی مقامات دیگر اند کہ ہزاران متوسلان مجددیہ بآن سرفراز شدہ اند
بجناب مبارک مقدس صاحبزادہ عالی نسب والا حسب خواجہ حسن صاحب احسن اللہ سبحانہ الیہ
بعطاء مرتبہ الاحسان و دوام الرضوان از فقیر غلام علی عفی عنہ بعد سلام نیاز میرساند صحیفہ شریفہ محروم
شعبان بورد و سعادت تو امان مسرت فراوان رسانید اللہ تعالیٰ آنجناب را بتجود و علوم شریعت و طریقت
عطا فرماید و مقدمہ تکرار بیعت آنچہ تحریر فرمودہ اند بجا است لیکن تکرار بیعت بر دست و خلیفہ مسلمان
در ظاہر موجب نسا و میشود در صوفیہ تکرار بیعت چہ جائزہ نباشد برائے اصلاح و تصفیہ باطن نہ برائے
فساد و در مسئلہ توحید آں چہ گوئید مشرب مامشرب جمیع انبیاء است علیہم السلام و بدون ایں عقیدہ
فایده نیست شیخ عبدالرزاق و حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہما از وجدانیات خود گفتہ اند حجت
نیست ہزاران مجددیہ بعد حصول ایں مشرب برتر رفتہ اند و آنجا از ایں خیالات مغلوبان محبت بیج نیافتہ
و عالم و عاقل و متشرع و متورع بودند شہادت دو کس کافی است چہ جائے شہادت الوف صدیقان
خدا بنہ نہایت است و فیوض و علوم آہی انتہا ندارد و السلام

مکتوب بست و ششم

در بیان آنکہ اعتقاد توحید وجودی از ایمانیات نیست و ایں احوال در قرن
اول نموده ایں معارف در راہ پیش می آیند و نسبت حضور موافق قرن اول است

الحمد للہ و الصلوٰۃ علی رسول اللہ و علی آلہ و اصحابہ اجمعین معنی قرآن مجید و احادیث شریفہ موافق
مخاورہ عرب آنچہ علمائے اہل سنت و جماعت بے تاویل صوفیہ بیان فرمودہ اند بران ایمان واجب
است و مدار شرع بر غیریت است صوفیہ وجودیہ بقلبیہ محبت کہ بکثرت ذکر و فوافل و عبادات و ترک
مالوفات می شود توحید وجودی قایل شدہ اند و کشف را دلیل آرند علما آنرا قبول ندارند مثل مجتہدان
امت پس بر ظاہر نصوص ایمان می آیم و یاد داشت و آنکا ہی کہ پر تو سے است از مرتبہ احسان شب
و روز دران شغل و اریم پس غضب کردن و غصہ شدن برین فقیر نیز مشروع نیست و اتباع قایلان توحید
وجودی کہ از مقام صد نیست و در قرن اول مشہود و معمول نبود بر کس لازم نیست قایل آن حضرت
شیخ ابن عربی باشد یا حضرت ملا جامی و حضرت شیخ محبوب اللہ آبیادی رحمۃ اللہ علیہم و حضرت
علاء الدولہ سمنانی یا حضرت عبدالرزاق کاشانی درین امر مجادلہ دارند و حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ

می فرمایند و حضرت علامہ الدولہ نیز ارشاد می نمایند کہ این معارف و در راہ سلوک پیش می آیند اہل محبت و ریاضت آن چہ محض توہم پیدا کنند معتبر نیست و السلام علی من اتبع الهدی ابتداء ظاہر نفوس نمودن و تاویل اہل توہم و خیال گذاشتن و بہ نسبت حضور و یا و داشت مشغول بودن مشابہ است بحال اہل قرن اول رضی اللہ تعالیٰ عنہم :

مکتوب بہت ہفتم

بہ غلام محمد خاں صدور یافتہ در بیان استفسار حالات معہ امر توجہ گرفتار
ازین جامع مکاتیب نالائق کار و دیگر نوارشات در بارہ این ناخبر

خان صاحب عالی مراتب غلام محمد خان سلمہ اللہ تعالیٰ از فقیر غلام علی عفی عنہ بعد از سلام شتیاق معلوم نمایند دیر است کہ درود عنایت نامہ مسرت رسان نگردیدہ امید کہ بہ تحریر احوال خود شاد و کام فرمودہ باشد درین ولا صاحب جامع کمالات حضرت رؤف احمد صاحب بعنایت الہی طریقہ از فقیر گرفتہ اجازت یافتہ اند مناسب آن نمود کہ ایشان دران ضلع الفت دارند و طریقہ را رواج بخشند و شمارا اگر فرصت باشد از ایشان توجہ بگیرم مناسب است اللہ تعالیٰ ہمین قدم ایشان دران ضلع برکت و آبادی کہ امت فرماید و السلام :

مکتوب بہت ہشتم

نیز بخان مذکور صدور یافتہ در جواب عرضینہ او معہ تقدیر فاتحہ بزرگان خاندان
خان صاحب عالی مراتب والا مناقب غلام محمد خان صاحب ہمہ اللہ تعالیٰ بعد از سلام شتیاق واضح بادرقیمہ کریمہ درود نمودہ مسرت رسانید و منذرہ دریافت شد برائے دعا نوشته اند و التماس التجا بجناب مجیب الدعوات مرقوم بود دعا کردہ شد آئینہ نیز التماس و التجا بحضرت جود و عطا کہ دہاب بے منت و بخشندہ عطیات بے نہایت است کام بخشی دوجہان نمے از سحار عطائے او مقصود و رسانی دارین بوئے از گلستان نعمائے او نمودہ می شود امید کہ بصدق وعدہ الہی بنمایند مرتبہ پذیرائی یا بدو جمعیت و کامیابی حاصل روزگار خان صاحب مہربان شود آمین ہر دو شجرہ فرستادہ شد یک وقت فاتحہ پیران نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم و یک وقت فاتحہ پیران قادری علیہم الرحمۃ خواندہ مقاصد و خواہد اسطہ انہا طلب نمودہ باشند انشاء اللہ تعالیٰ تا بیدار خواہند یافت :

مکتوب بہت و نہم

بحکم سر و نخ صوبہ مالوہ و راہ اشارہ طریقہ گرفتار ازین نالایق کار و مانیاسب
بخدمت شریف خان صاحب عالی مراتب منور خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد سلام سنت
الاسلام واضح باد سالہا شد کہ بتحریر احوال شریف مسرر فرمودہ اند و مستی مقتضی ان است کہ
احوال خود نوشتہ رفع انتظار فرمودہ باشند صاحبزادہ والا نسب حضرت رؤف احمد صاحب کہ بشما
رابطہ وستی دارند ازین فقیر طریقہ گرفتہ و فیض حاصل نمودہ اجازت یافتہ بخدمت میر سمنہر کہ از ایشان
طریقہ گیر سعادت اوست بخدمت ایشان حاضر باشند و السلام بخدمت دوستان سلام رسانند

مکتوب سی ام

بجناب شاہ عبداللطیف در ترغیب افادہ نمودن ازین بیچیدان کہ
فی الحقیقت فیض حضرت ایشان است

بخدمت شریف شاہ صاحب والا مناقب حضرت شاہ عبداللطیف صاحب معروف میاں
منقح صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد سلام نیاز گذارش مینماید عنایت نامہ بورد و مسعود مسرت بخشیدہ
با این ہمہ الطاف سلامت باشند یا دوری بزرگان خردوان را موجب سعادت ایشان است امید کہ
بدعائے خیر حسن خاتمہ و دوام عافیت و سلامت ایمان و مغفرت مدو فرما باشند حضرت میل
رؤف احمد سرزادہ سلمہ اللہ تعالیٰ ازین فقیر طریقہ گرفتہ و مشغول و مراقبہ فیض حاصل کردہ اجازت
یافتہ اند تا مشورہ و نصیحت و توجہ ایشان اللہ تعالیٰ عنایت فرمودہ است فالحمد للہ علی ذلک ایشان را آنجا فرستادہ
شدہ تا ہر کہ خواهد از ایشان استفادہ نمایند اللہ تعالیٰ آنچہ بگمان بندہ در حق ایشان است صادق فرماید آمین و السلام

مکتوب سی و یکم

بہ صاحبزادہ شاہ ابوسعید صاحب صدور یافتہ و ربیان آنکہ فقیر از ایشان
ناخوش نیست و مانیاسب ذلک

بخدمت شریف صاحبزادہ والا نسب عالی حسب حضرت حافظ ابوسعید صاحب سلمہ
اللہ تعالیٰ بعد سلام استیاق واضح باد و یروز ہر دو ہم محرم عنایت نامہ بورد و مسعود رفع انتظار فرمودہ

قبل ازین خطے در ڈاک فرنگی ملفوف سه خطیکے در تعزیت حضرت سراج احمد صاحب بفرزندان
ایشان دویکم بخدمت شیخ فضل امام جیو سیوم بخدمت حضرت مولوی بشارت اللہ صاحب بخدمت
شریف ارمال یافتہ امید کہ رسیدہ باشد کسی از نا فہمی خود سخن بیجا نوشتہ بندہ از آنجناب ناخوش
نیستم وجہ ناخوشی چیست معاذ اللہ نوشتہ بودم کہ در پاس خاطر متوسلان آنحضرت مغفرت پناہ
باشند دور آمدن و نیامدن و بودن و در رام پور یا در لکھنؤ یا در دہلی آل چہ دل شریف شہادت
بدہم بچمل آید مقصود یاد آہی است سبحانہ والسلام

مکتوب سی و دوم

نیز بہ صاحبزادہ موصوف صدور یافتہ در بیان شمع از احوال مولانا
خالد رومی کہ از خلفائے حضرت ایشانی اند و مانیاسب

حضرت سلامت بعد سلام و نیاز و اذیت می نماید عنایت نامہ پور و مسعود مسرت ہا رسانید اند
احوال باطن شریف خود و تاثیرات قلوب طالبان مرقوم بود الحمد للہ علی ذالک بنہایات کمالات
این طریقہ و غایت اشاعت انوار نسبت شریفہ با کمال استقامت فائز فرما یزد و ذات شریف را
مثل آبا و اجداد کرام آن حضرت واسطہ ہدایت امت مرحومہ نماید آمین بحمد و آمدن عنایت نامہ بحباب
آن پروا ختمی شود معلوم نیست کہ آنجا چراغی رسد عنقریب است کہ خطہ مبشر از ترقیات نسبت
باطن مولانا خالد سلمہ اللہ تعالیٰ و شیعہ طریقہ شریفہ بتوجہات ایشانی و تاثیرات قویہ نسبت
شریفہ ایشانی در ملک روم و بغداد و گرفتار پانصد عالم مبتکر طریقہ او ایشانی و کثرت خلفاء و ایشانی
و ورع و تقویٰ و اخلاص ایشانی باین طریقہ از روئے خطے کہ فرستادہ اند و حاجی حسن از آنجا آمدہ
فرستادہ ایشانی در راہ بغارت رفتن اسباب و دیدار مسدود ایشانی بخدمت سامی نوشتہ شدہ بخبر
استقامت مولانا مے خالد سلمہ اللہ تعالیٰ بر طریقہ و فقر و قناعت و صبر و ورع و اشاعت انوار
طریقہ در آنجا دل بسیار خوش شدہ سبحان اللہ و الحمد للہ آن صاحب نیز شاد و بہا بکنند باین عنایت
بے غایات حضرت حق سبحانہ حاجی حسن سہل گرفتہ اند بعد فراغت خواہند رفت خطے در احوال خود
و سر و خاطر از احوال ایشانی زود تر بفرسند بود عہد اقامت تا دو ماہ رجا آمدہ اند بمیثادی و مدارک
و خبر جاری و آل چہ از شرح ہم بدست آیند و نہایت قدرے نویسانندہ و آن چہ از کتب موجود است و
ہر چہ بدست آید بایں فرستادہ و السلام و بدعا مے سلامت ایمان و عافیت و این یاد این فقیر ضعیف
البتہ نمودہ باشد رمضان المبارک بکمال ضعف دل و دماغ دین ایام نیز گذشت و می گذرد و اللہ تعالیٰ

عاقبت بخیر فرما بد طغی که اینجا فرستاده بودند ترغیب بخواندن و توجیه گرفتند انداشت آواره بودند
 اینجا باشد خوب است بخیریت بندگان سلام نیاز احمد سعید اسعد الله سبحانه بکلمات ظاهر و
 باطن فایز باشد

مکتوب سی و سوم

نیز به صاحبزاده سطور صد و بیافته در بیان عمل برائے دفع و باحوال
 بیعت میرزا الدین

حضرت سلامت السلام علیکم ورحمة الله عنایت نامه نوشته نوزدهم محرم بتاریخ نوزدهم
 صفر رسید مندرج اش و دفع شد از تاثیر و باور آنجا نوشته انما الله تعالی همه مسلمانان را ازین بلیه
 محفوظ دارد زندگی دنیا برائے کسب حسنات بسیار غنیمت است و ما برائے حفاظت کرده میشود
 الله تعالی قبول فرماید آیه الکسری هر سطره قل صبح و شام و وقت خواب سه مرتبه مردم و در دنیا نیستند
 محفوظ می مانند ان شاء الله تعالی و بیست و سه روز شده است که مولوی بشارت الله صاحب
 بیست و هفتم محرم روانه آن طرف شده اند الله تعالی بخیرت رساند یکسال اینجا بودند یکبار بیمار
 شدند تا یکماه و دویم بیمار شدند تا دو ماه و رضععت و نقاحت بتاکید طلب اقران تشریف بردند
 احسن الله عن جمیع الاوقات والسلام و جمیع دوستان حضرت احمد سعید صاحب و امین احمد و مولوی
 مراد الله صاحب سلام خوانند میان قمر الدین یک ماه و سه روز شده است بهر وافر حاصل کرده
 به نسبت مجدد و به مناسبتی پیدا نموده در طریق تجدید بیعت نموده اجازت و خرقه خلافت سرافراز
 یافته تشریف بشیور بردند عفاه الله و جعله الله للمتقین اما این خرق عادت و کرامت بود از
 پیران عظام متکبران را کامیاب نمودن و بمقتصد اقصی رسانیدن سه اولیاء را بهست قدرت
 از آنکه بترجسته باز گردانند راه

مکتوب سی و چهارم

باین نالائق صد و بیافته در بیان آنکه اگر قصد اینجا کنند استخاره نمایند
 بخیریت شریف صاحبزاده اعلی مرتبه میان رؤت احمد صاحب سلم الله تعالی از فقر غلام علی
 عفی عنه بعد سلام و انشاء جواب خط شریف فرستاده شد خدا کند که رسیده باشد و ما را مقرر و خرید مکتب
 نیست و اگر قصد آمدن اینجا بکنند استخاره مستوره بعمل باید آید بعد از آن عزیمت اینجا و با حلال باشند

و مضرض اند ما سواد اسلام و احوال باطن خود تا شیر آن در مستفیدان نیز نولیند و اسلام

مکتوب سی و پنجم

به صاحبزاده ابوسعید صاحب صدر یافته در بیان آنکه بواسطه شجره
پیران کبار حل مشکلات خود از جناب و امرب عطیات خواهند و بر طریق
مستقیم باشند و همه حالات بعضی میدان که حاضر شده اند و رخصت
گرفتند

بخدمت شریف صاحبزاده و الانسب حضرت حافظ ابوسعید صاحب سلم الله تعالی از فقیر غلام علی
عفی عنه بعد سلام نیاز و صبح می نماید و این مدت سه قطعه عنایت نامه و روزنوده بر صدر جبه آن مطلع فرمود. جواب
یکه انان بدست سید عمر که در شاه جهان پوری باشد از سال خدمت ایشان داشته بفضیل الهی رسیده باشد
اقامت شریف چند و دیگر در اینجا حضور است تا حضرت حق سبحانه چه خواسته است شجره طیبیه هر روز خوانده
بعد از آن بواسطه آن اکابر عرض حاجات بحجاب قاضی الحاجات ضرور است حضرت مجدد رضی الله عنهم
در دفع جمیع مکر و مات و ادعای دل توجه نمایند فرمود بعنایت الهی ترقی ظاهر و باطن می شود بر طریق مستقیم باشند
حضرت شیخ سید الرحمن احمد از عالم دهر در این ضعیفی و کبر سن شریف آورده اند الله تعالی در دتر
کامیاب فیض باطن فرماید محض براسطه طریق آمده اند مولوی بشارت الله حیون و زویم ربیع الاول و قاضی بیجو
رفتند و میان جلیل الرحمن احمد به سهرند شریف رفتند و دوازده کس در دوز رفتند خداست تعالی حافظ هر کس
باد بخدمت جمیع صاحبزاده و والد ماجد خود عرض سلام نیاز برسانند

مکتوب سی و ششم

به صاحبزاده میبالی ابوسعید صدر یافته در امر ترک نمودن صحبت اغلیا و منع
فرمودن از بهمنیشنی ایشان

حضرت سلامت از فقیر غلام علی عفی عنه بعد سلام نیاز گذارش می نماید به بیان بشارت قیمه که میاید این بنده را
باخبار غیرت سترت بخشید عجب که وطن خود را بهر گناشته اقامت متوسلان نصر الله تعالی و در بانی آنها افتخار
کردند ایشان کیانند بکشتن بدنامی مفت چه معنی دارد و پاس خاطر والد که آمده یک روز دور و زنده که در قاهره

را پیوسته مستفیدان بسیار بودند و علی جانے پیران کبار است اگر توفیق باطن خود و توفیق دلهاے کسان منظر بود بهتر از علی جانے نیست الله تعالی هر جا مذاق است صاحب فقر و فاقه و قناعت و ریاضت خود اختیار کرده والا کاذب باشد این بنده لاشعے دین ویرانه و مشکران بسیار هرگز نموده ام این صدق حدیث الهی است سبحانه و السلام :

مکتوب سی و هفتم

نیز به صاحبزاده مسطور صدور یافته در جواب عرضیه ایشان معه دیگر حالات متفرقه عزیزان

بخدمت شریف صاحبزاده والا نسب حضرت ابوسعید و احمد سعید صاحب سلیمان الله تعالی از فایز غلام علی غنی رحمه بعد سلام و نیاز و فایز نماید عنایت نامه برسد و رفع انتظار نمود از اراده کهنه و مرقوم بود رسید مع الطهریت برنگان در اوقات مرجمه و التماس جناب حق سبحانه بواسطه مشایخ کبار رحمه الله علیهم برائے سعادت مکان و کشادگی تلمیحات بستم لازم گیرند قرالین نیز بلندی چند ماه حاصل کرده در مجدد و بدعت نموده خلافت یافته نزدیک و نیم ماه بوطن خود رفت پیر محمد خاں ملقب بشاه آدم و کشمیر بغلبه کثیر و قوت تو جری نمایند در توجه تائید قوی پیدایشه سبحان الله الحمد لله کل محمد و در ملک خود مرجع و نائب طالبان گشت :

مکتوب سی و هشتم

بمولانا خالدرومی و نصیحت صدور یافت

انتقام لایق عنوان ناوشمانیست صبر و عفو کمیند خورے نیک متعلقان باخلاق الهی است الله تعالی عمل باین آئینه کریمه که اذفع بالقی علی احسن کرامت فرماید عاقبت هر امر را نیک ملاحظه نمایند تا طایفه بدنام نشود و نظر بازاده یا به تقدیر الهی یا بفعل حق سبحانه یا سرائے اعمال بد خود باید که ملکه راسخه باشد و اسلام :

مکتوب سی و نهم

باین بنده لاشعے صدور یافته در استفسار احوال مستفیدان و آنکه هر که مصافحه بیعت نماید توقف نکند و استخاره و شهادت قلبی هر دو مساوی اند

حضرت سلامت السلام علیکم ورحمة الله عنایت نامه رسید مضمون دریافت شد در تحریر مطالب منشی گوی

و شاعری بگنارند و بعبارت صاف احوال خود و احوال مستغنیان بنویسند و انوار دات و حالات باطن
هر که مصاحف جمعیت خواهد توقف نظر نماید استخاره هم معمول است شهادت قلبی هم کافی است بنده را نیز در
دعا یاد دارند و السلام

مکتوب چهل و دوم به صاحبزاده ابوسعید صاحب صدور یافته در تقید تعمیر اوقات باعمال از کار کمال عبودیت و انکسار

حضرت سلامت از فقیر غلام علی عفی عنه بعد سلام استیاق واضح می نماید و در قیمة شریفه بود و مسعود است
بخشید و دریافت مندرجه آن هر دو که مجزئ می اوقات لطائف اعمال صالحه و طمعه تاثیرات تو جبهه در و لهادل
را بسیار محفوظ گردانید اللهم زد و فزد و با تبارع پیران کبار رحمة الله علیهم مکرر باشند و با نیکساز تمام و عبودیت جمعیت
اوقات شریفه معمور دانند بنده را نیز در دعا یاد دارند و السلام بدوستان سلام برسانند بر دهم لاطایل خود هیچ در و دل
مبارک بنیاد الله تعالی خوش دارو

مکتوب چهل و سوم نیز به صاحبزاده مذکور صدور یافته در ممانعت مذکور و المعارف که محفوظات حضرت ایشان است از جهت کمال انکسار خود

حضرت سلامت از فقیر غلام علی عفی عنه بعد سلام منون واضح نماید قیمة کریمه در و فزد و مضمون او
در یافت شد الله تعالی زیاده تر و توفیق کرامت فرماید خرافات و مزخرفات که حضرت رؤف احمد جمع
کرده اند مذکور آن روانیست باب یا بغیر آن شصت و پاره بنمایند مذکور لغات
و رشحات و عوارف و کلام حضرت امام غزالی رحمة الله علیه بسیار مناسب است تاخیر تے و جبر تے دست
دستی و کسل رخت بر بند در روشی و مسکنست و اندوه و حضور لازم گردد بخدمت صاحبزاده سلام نیاند و انچه
کجا رفتند بسلام هم یاد نمی کنند و السلام در تحریر بسیار مبالغه نماید نمود و خود را بغیر وسیله و بنده را بهمین قسم باید نوشت

مکتوب چهل و چهارم در جواب عرایض خوشدامن مولوی بشارت الله صاحب که در طلب

جناب مولوی مسطور ارسال حضور پر نور نموده حلیہ تحریر یافت

بخدمت شریف صاحبہ مشفقہ مہربان سلمہ اللہ تعالیٰ فی فقر غلام علی عفی عنہ بعد سلام نیاز و التماس دعا کہ دیرین وقت ضعف پیری بدعا مدد فرما باشند گذارش می نماید و دو طلعہ عنایت نامہ بود و مسعود مسرت بخشید و طلب حضرت مولوی بشارت اللہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مرقوم بود انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب بخدمت میرسنادگر چہ بندہ بیکار و مددکاری مانم مولوی حسن علی جیو پیش ازین از رفتن ایشان بسیار ملامت کرده اند کہ ایشان را از خود جدا کرده اند لیکہ خاطر عاظم مقدم است اللہ تعالیٰ ایشان را ہمہ جا خوش و خرم و مروج طریقہ بزرگان و درستی علوم دینی داراد آیین و در حق ایشان و ایہ پیر عرضائع کرده دعا فرمودہ باشند بخدمت عزیزان و دوستان سلام برسد

مکتوب چہل و بیوم

بجناب مولوی مادی احمد صدور یافتہ در ترغیب التزام صحبت جناب مولوی بشارت اللہ صاحب و تقید از کار و اشتغال فرمودہ مولوی صاحب رابع بعضی از نصایح

بخدمت شریف مولوی صاحب عالی مراتب حضرت مولوی مادی احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از فقر غلام علی عفی عنہ بعد سلام نیاز و مسعود مسرت بخشید از شوق ملاقات بندہ مرقوم بود و دیدن حضرت مولوی بشارت اللہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بہتر از دیدن بندہ است بالتزام صحبت شریف ایشان و آنچه از اشتغال و از کار فرمودہ اند مرتبہ احسان کاندک قراہت ہم رسانند تا دین درست شود و نیز پائے محبت کہ در دل جہ محبت الہی ہیج نمائد و معرفت نقد وقت سازند و اوقات ما از تقدیر یا جعل الہی دیدہ راضی بقضا باشند و در اشتیاق لقادر ضاع بسیر بریم و السلام

مکتوب چہل و چہارم

بقاضی صدور یافتہ در تقید ذکر و دوام توجہ و انکسار تعمیر اوقات بمرقات از کار قاضی صاحب شمشیر خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از فقر غلام علی عفی عنہ بعد سلام نیاز و واضح می نماید رقیہ کہ میرسد مسرت بخشید مندرجہ اش وضع گردید و در یاد حضرت حق سبحانہ عمر و القاس متبرکہ بگذرانند و ذکر و دوام توجہ و نیاز و انکسار لازم گیرند و بمراتب تلاوت اوقات خود را مہمہ دارند و همان کہ برائے توجہ پیش ایشان

بیایند باید که باین فقیر توجه شده توجه نمایند و خود را در میان زمینند و از ما و شما بهانه برسانند اند و
 و السلام و بدوستان سلام رسانند و تاکید نمایند که بر نماز و ذکر و استغفار و درود و تلاوت مواظبت کنند
 متعص بسیار دیده ام که یکے را دو کرده و حق و شمشیر عشق بین که دو کس را یکے کنند و آن شمشیر الکی شمشیر
 محبت خودی را بریده اتحادی پیدای نماید :

مکتوب چهل و پنجم

به صاحبزاده میاں احمد سعید و تقید و تعمیر اوقات بوظائف و مراقبات
 و تحصیل علوم و مطالعہ کتب صوفیہ مثل عوارف و مکتوبات صدور یافته

بر خود را احمد سعید طال عمر و در قدح اللہ سبحانہ کمال آبیاری و سلمہ بالعافیت بعد و ما معلوم نمایند که کتاب شما
 رسید و سرور ساخت تکلف در خطاب و القاب نباید کرد و ہمیشہ اوقات بوظایف و اعمال حسنه و مقام پرور
 نسبت باطن و تحصیل علم و مطالعہ کتب شریفہ بزرگان خود و کتب قدماے صوفیہ و عوارف المعارف
 و آداب المریدین رضائے الٰہی سبحانہ و اشتیاق لقا کسب نمایند بدعاے خیر مرا نیز یاد دارند :

مکتوب چهل و ششم

بجناب شاہ عبداللطیف صدور یافته در بیان کلمات بشارت افزا و بارہ
 ایں کمترین کناسان آن آستانہ علیا

شاہ صاحب عالی مراتب والا مناقب حضرت عبداللطیف عرف میاں نقتی شاہ صاحب سلمہ اللہ
 قاطب از فقیر غلام علی عنی عنہ بعد سلام و نیار گذارش می نماید عنایت نامہ رسید و از مطالعہ آن مسرت
 حاصل گردید و حق تعالی آن والا مناقب را در ہر دو جہاں خوش و خرم دارد و در دو مسعود صاحبزادہ عالی
 مراتب شاہ رؤف احمد صاحب آن جا از مقننات است و شیوع طریقہ اہلبیت عجیبہ بواسطہ ایشان
 پیدا شدہ و زمینیان از انوار این طریقہ اہلبیت فخر بر آسمانیان نمایند و السلام :

مکتوب چهل و ہفتم

بمیان رسول بخش گنگوہی صدور یافته در تعمیر اوقات بزرگان فرمودہ اند کہ بمالہ شاہ
 قانع نیست و اوقات بوظایف یکت سمورند و در حضرت حق سبحانہ غیر حق می خواهد قبولے نخواہد یافت

از آخر شب تا به اشراق بزرگ و شغل پروا خلق بعد توجیه و فائز بحضرات مشایخ رحمۃ اللہ علیہم بعد از اشراق
شغل علم و تقوی یا آنچه مفید باشد نمودن تا چاشت و بعد چاشت طعام نمودن بعد از آن بزرگ و شغل مشغول
بودن تا فیصله بر آگاهی نماید بعد از آن اول وقت ظهر خوانده تلاوت قرآن مجید نمودن بعد از آن شغل
علم نمودن تا عصر و مغرب تهذیب قلب از خواطر ساقط نمودن بعد از آن مطالعه کتاب بچند مرتبه کردن بعد طعام
نماز خوانده دعا و فرستادن بر حبیب خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و خواب بر صفائی نمودن و آگاهی قلب
و بخواب رفتن کم از دو پیر و در هر لحظه توجیه بدل و حضرت حق و انتظار فیض داشتن و از صحبت فراق و
خفاflan پیر سیر نمودن و در گفتگو نرمی سخن و در دیدن و معارضه و مباحثه یافتن و عداوت و کینه و رینه
در داشتن و واقعات از تقدیر و سستی پر فاش نمودن و خلق حسنه کسب نمودن بهر چه میسر باشد بعمل آمد.

مکتوب چهل و هشتم

حضرت سلامت بعد سلام نیازی رساند الحمد للہ کہ بنده بخیریت است و صحت و عافیت ذات
مبارک مستعدی و چه است کہ بمآجال ایشان اطلاعی نداده و بتحریر آن رفیع انتظار فرمایند و احوال صحبت
حافظ ابو سعید صاحب و حضرت رفیع احمد صاحب و دیگر صاحبزادگان ارسال نمایند و امیدوار است
کہ بدعا کے حسن غافله و عافیت مدد فرمایا باشند و السلام :

مکتوب چهل و نهم

به صاحبزاده شاه ابو سعید صاحب در بیان آن کہ جلدی در مراقبات نباید
کرد و تحقیق و تاویل در یک مراقبه نشود مراقبه دیگر نباید گفت کہ بنیامی
طریقه است و ما نیاسب ذلک

حضرت سلامت السلام علیکم ورحمة اللہ وبقیمہ شریفید رسید مندرجہ اش واضح گردید دل بسیار خوش
شد دعا و ادرج ایشان کرده شد اللہ تعالیٰ قبول فرماید از کار مراقبات در هر اصطلاح کہ ایشان را
گفته شد و دان جلدی نباید نمود تا و قیام کہ تحقیق و تاویل در یک مراقبه پیدا نشود مراقبه دیگر نباید
گفت تا بنیامی طریقه نشود ایمانات کہ بر قلب و روح و نفس وارد می شوند منشأ آنها نیز همان وقت
معلوم می شود و السلام بخیرت میال احمد سعید صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد سلام واضح بادرقیمہ کریمہ سعید
مندرجہ اش واضح گردید احوال باطن خود نوشتند لازم کہ مشغول باطن و توفیق حدیث اوقات خود را
مصرف و دارند بدوستان سلام رسانند :

مکتوب پنجاهم

به صاحبزاده شاه ابوسعید صاحب واحمد سعید و بنده لاشه رؤف احمد
در نصایح ضروری صدر یافت

بخدمت شریف صاحب ناده عالی نسب حضرت حافظ ابوسعید صاحب واحمد سعید و بنده لاشه رؤف احمد و بنده لاشه رؤف احمد
اللہ تعالیٰ از فقیر غلام علی عفی عنہ بعد سلام نیاز گذارش می نماید رقبه کریمه در رسید بنحیریت در دایم پورو رود یافت و رفع
انتظار شد بر طریقه آبائی کرام رحمۃ اللہ علیہم استقامت دارند و مشغول در یاد حق باشند و السلام حضرت
رؤف احمد حیو کسے میگذرت اولاد دہلی دارند اگر استخاره راه دہد بیا نیند والا پراخت نسبت باطن
نمایند و بمردم طریقه بگویند

مکتوب پنجاه و یکم

باین بنده لاشه جامع مکاتیب رؤف احمد عفی عنہ و استفسار احوال
باطن و اخذ این طریقه صدر یافت

حضرت سلامت فیر عبد اللہ معروف غلام علی عفی عنہ بعد سلام نیاز می رساند عنایت نامه
زنگین عبارت دقیق اشارت رسید بر مندرجه اش مطلع فرمود شاعری و منشی گری باید گذاشت و
صاف عام فہم باید نوشت احوال باطن خود و اگر کسے برائے توجہ می آید چه حال پیدا کرده بنویسند و اوقات
بذکر و فکر محصور دارند و السلام

مکتوب پنجاه و دوم

به صاحبزاده محب ابوسعید صاحب صدور یافت در احوال مرض خود
حضرت سلامت السلام علیکم ورحمۃ اللہ بباری زکام و سرفه تا یک و نیم ماہ لاحق شدہ ضعف
قوی دریافت ازہ دوازده روز بواسیر بادی لاحق است و در و مزیل روح در گھڑی فوج
می نمایند شستن و بر غاسستن و جمیع حرکات و اکل و شرب و تلاوت قرآن موقوف بیچ و روسے خیزنا
و انفعال از گذشته و خوف آئندہ در اعمال نامہ نیست خداے کریم بواسطہ پیران کبار کہ از پنجاه
سال بر در ایشان برائے حصول سلامتی ایمان و دوام حافیت و مغفرت آشیان کرده ام گناہان

بیامرند و هر مشکل آسان تر فرماید

مکتوب پنجاه و سوم

باین بنده لاشعشع رؤف احمد عفی عنه در کمال دید قصور خود
حضرت سلامت این بنده فقیر غلام علی عفی عنه ناپسز بیاقت ندارد که کسی برائے طلب طریق
شریفه قشربیت فرما شود ستاری حضرت ستار است سبحانه و عجب پوششی عزیزان است که باین ناخوش
نوجه می فرمایند جز اہم اللہ خیر الجزاء این کمترین سگان کوئے مجددیہ میخواند کہ صاحبزادہ ہا برائے طلب
این نسبت بیزنگ بے کیف بیابند آمدن آن حضرات را غنیمت میدانم لیکہ کار آہستہ آہستہ میشود
معذور دارند و بکار مشغول باشند و نسبت تمام طریقہ را از حضرت و اہب العطیات سبحانہ طلب فرمایند

مکتوب پنجاه و چهارم

نیز باین کمیۃ خاکروبان خالقہ امجد رؤف احمد در استفسار احوال
باطن و احوال باریان طریقہ

از ملا سید

صاحبزادہ ولایت نسبت حضرت رؤف احمد عفی عنہم اللہ تعالیٰ از فقیر عبد اللہ معروف غلام علی
عفی عنہ بعد سلام و اشع باد پیش ازین چند رقیہ ایشان رسید مسرور ساخته بودند و حالا از مدت صحیفہ شریفہ
نرسیدہ لازم کہ احوال خود و احوال یاران خود بنویسند کہ رفع تشویش گردد و بنده را بدعا یاد دارند با احمد خان
جیو و غلام محمد خان سلام رسانند

مکتوب پنجاه و پنجم

بجناب خواجہ حسن ہود و در جواب کتابت ایشان کمال دید قصور خود
صدور یافت

حضرت سلامت فقیر غلام علی عفی عنہ بعد سلام نیاز معروض میدارم عنایت نامہ مشتمل بر تفصیلات بے
ہدایت درود و فرمود اطلع بر مضامین آنکہ تمام لطفت و کرم و بخشش منقعل و متاسف ساختہ کہ عنایت
نامہ حضرت دیارہ این فقیر لاشعشع باین مرتبہ باشد خود را فریاد غمیر مبارک نہ ہا از آویستہ دور از بزرگان
عطا و از خود دان خطا انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ مقصر نخواہد شد تقصیر تقصیر تقصیر

مکتوب پنجاه و ششم بایں بندہ نالائق رؤف احمد عفی عنہ مشتمل بر بعض کلمات عنایت آمیز شکایت انگیز کہ از رحمت و رفت محو شد اند صد دریافت

بخدمت شریف صاحبزاده عالی مراتب والا مناتب حضرت عبدالرؤف احمد صاحبہم السلام علیہ
فیقر غلام علی عفی عنہ بعد سلام نیاز گذارش می نماید الحمد للہ تا نو روز ہم ربیع الاول خیریت حاصل است و
این ضعف مفرط لازم کسین و پیری اللہم فی اعوذ بک من ان الذی الی الخذل العجز بدعاء
حسن ختمه و مغفرت گناہان گذشته و آئیدہ و فریاد بالتجاہ مغفرت و رحمت سابقہ بواسطہ مشایخ رہ نہایت
مشکل گشت نمایند صحت و سلامت و عنایت و استقامت و توفیقات نیک برائے ہمہ عزیزان خصوصاً
حضرات شہامسالہ می رعد اللہ تعالیٰ با جاہت رساندن را مپور کہ رقیمہ شریفہ فرستادہ اند رسیدہ مسرور
فرمود و ازین راہ دور کہ بایں نالائق رسد کچھ ہا داد احترام از نمودہ براہ راست بمطلب رسیدہ الحمد للہ
بکار مامور و یاس از خلق و امید از خدا مریگز راند حسبنا اللہ و ایا کم و نعمہ الکیل والسلام بدوستان
التاس دعا و سلام

مکتوب پنجاه و ہفتم بہ صاحبزادہ شاہ ابوسعید صدور یافتہ در بیان احوال خست شدن مولوی بشارت اللہ صاحب و آنکہ بودن یکے از شاہرہ و صنان در اینجا ضرورت

اللہ تعالیٰ بافاضات کاملہ جناب فیض آتاب صاحبزادہ والا نسب حضرت حافظ ابوسعید صاحب سلمہ
ربطہ طریقیہ شریفہ احمدیہ مجددیہ را رواج کہ امت فراید و دلہا را فوراً فی نمودہ منقطع و مقبطل نماید فیقر غلام علی
عفی عنہ بعد سلام نیاز و اشتیاق واضح می گرداند رقیمہ کریمہ بود و سعود فرحت فراوان رسانید تحریر
الفاظ اشتیاق بکثرت ضرورت ندارد این عبارت کفایت کند کہ این جا خیریت است اللہ تعالیٰ
ملاقات میسر آرد از روزیکہ غریبت آنطرف کردہ اند ہمین یک خط رسید باید کہ در ہر راہ اخبار خیریت
مرقوم بودہ باشد و سہ روز شدہ کہ خط بدست برادر دم میاں سید علی فرستادہ شد خدا کند کہ برسد بر طریقہ
شریفہ ظاہر و باطناً بچند باشند از ماہ ذی الحجہ دو خط مولوی بشارت اللہ جیو رسیدہ اگر ملاقات شود
بعد سلام ظاہر نمایند خان میاں نقش علی جیو از اصحاب مولوی نعیم اللہ جیو معلوم خواہد شد سالہا است کہ خط

نفر سافه اند و چه آن معلوم به نقش علی حیو خواهد بود مولوی مرزا حسن علی حیو از رفیق مولوی بشارت الله صاحب
بسیار ناخوش شده مرا ملامت کردند که تو ایشان را چرا از اینجا رخصت کردی زود طلب باید نمود و حضرت
رفیع الدین حیو فرمودند که بودن یکی از شما صاحبان در اینجا ضرور است و السلام از دوستان سلام خوانند
و بدوستان آنجا سلام رسانند بر خوردار احمد سعید طال عمره کسب طریقه و علم نمایند و سلام خوانند
بخدمت شیخ فضل امام حیو بعد سلام بگویند کتب خود بطلبند :

مکتوب پنجاه و هشتم

بشاه پیر محمد صدور یافته در بیان آنکه در راه خدا اگر جان و همهت محکم بسته
اوقات بیاد حق و اتباع حضرت پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله وسلم گذارند

بخدمت شریف صاحب دالامناقب مقبول بارگاه اسم الله تعالی و جعله للمتقین امامان از فقیر عبد الله
معروف غلام علی عفی عنه بعد سلام نیانداش با و الحمد لله اینجا خیریت است و خیریت آنجا مطلوب خداوند بیکم
بمحض فضل عظیم بکاره که سرفرازه و ممتاز فرموده است شکر و سپاس آن مقدور این خاکسار ناچیز نیست
استقامت و استقامت بر آن روزی با و صحیفه شریفه درود نمود سر ته را سانسید و مندرجه اش واضح
شد و در راه خدا اگر جان و همهت محکم بسته اوقات بیاد حق و اتباع حبیب خدا صلی الله علیه و آله وسلم
مستحکم دارند و بحال مستفیدان توجهات بلیغه بکنند الله تعالی شماره بواسطه پیران کبار بسبب افاده نصیحت
تا ائمه الین خاندان شریفه بفرماید صبر و توکل و قناعت و رضا تسلیم و دوام التوا بجناب کبریا و یاس از
خود و اسوا طریقه دوستان خداست بنده را نیز در دعا یاد دارند و السلام :

مکتوب پنجاه و نهم

به صاحبزاده میاں ابوسعید صاحب در بیان خرید کتب احادیث و بعضی نصائح
حضرت سلامت السلام علیکم ورحمة الله صحیفه شریفه رسید مندرجه آن واضح شد اگر چه صحاح سه و مؤلفا
و کتاب لغت و رکار است لیکن الله تعالی هرگاه قیمت آن میفرسید گرفته خواهد شد و کتب تحفیلی نیز و السلام
بخدمت احمد سعید حیو سلمه الله تعالی و دیگر دوستان سلام و طلب دعا به نگر آخرت و پروا خست نسبت باطن
و دوام ذکر و ترک آنچه نه در کار است بهمکس مواظبت دارند تا فوا حشرت نشود بخدمت شیخ فضل امام حیو
سلام پیوسته و بیاد حق باشند و بفرموده یعنی عمر خود ضائع نکنند روز حساب مد پیش است و بے ضرورت نقد
حضرت دلی نکنند :

مکتوب شخصتم

بجناب بادشاه هندوستان محمد اکبر بادشاه در بیان دریافت نمودن
سید ابراهیل مدنی که یکبار از خلفای حضرت ایشان از ظلمت در جامع
مسجد از راه کشف و آن تصاویر بود و بد که بادشاه نهاده بود و منع
فرمودن آن کار که بت پرستی او مانیا سبب لک

حضرت سلامت السلام ملک و رحمة الله سبحانه الله از عجب حضرت او سجانچه نوشته شده این
سید که از مدینه منوره به کسب نسبت حضرت مجدد و رضی الله عنهم نزد این لاشه تشریف آورده امشب
شب جمعه در مسجد جامع دلا تار شریف رفت گفت اینجا ظلمت اصنام معلوم میشود و این گفتن او از
حض نور ایمان است او چه داند که درین آثار حسیست تحقیق شد که تصویر در خیال نهاده اند از بندگان و
تصویر پیغمبر خدا علیه السلام دائم اهل بیت و اولیاء رضی الله عنهم که ساختن و پیش خود داشتن آن در
شهر محمدی جایز نیست تصویر حضرت ابراهیم علیه السلام خود پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم بدست
سارک شکسته اند تصویر پیر خود تصویر پیغمبر خدا و تصویر جناب امیر المؤمنین علیه السلام بتان اند
سرک تعظیم آن کنند که صنم پرستی است تاب الله علیه و شک بران نقش قدم ساخته گویند که نقش قدم
پیغمبر است صلی الله علیه و آله و سلم بت است ما مسلمانان و توحید و اسما بادشاهی و متابعت اهل
کجا شد تا بپایه نمایند و این بت پرستی موقوف نمایند چه نالم و چه گریه کنم بر خرابی و مسلمانی و مذهب
پرستی مسلمانان غلبه کفر از آن است به بتان کافران محتاج اند الله تعالی هدایت فرماید در مسجد جامع و
قلعه بادشاهی که هر دو جائے مسلمانان است بت نهادن چه معنی دارد والله اگر مراقبه عود نماید از شهر
بت پرستان هجرت نمایم آمین

مکتوب شخصت و حکم

بخواجہ حسن مودود در بیان علم الیقین و عین الیقین و وجه انما الحق گفتن
که از بعضی صوفیہ صادر شده است و مایه سبب ذلک
بجناب مستطاب مستغنی عن الالقاب حضرت خواجہ حسن صاحب سلمہم الله تعالی آنچه ارشاد

فرموده اند به سجا و معقول و ضروری و تسلیم است که مشرب اولیای کرام رحمته الله علیهم بیان کرده
آن اکابر بر بیاضات شاقه و جان بازیها حاصل نموده اند از کثرت اذکار و مراقبات و غلبه محبت
امر را توحید وضع میشود بارک الله باین توضیح مسئله توحید معنون ساختند جز آنکه الله خیر الجزاء سخنی
اگر نگوییم ترک حقوق کرده باشند و اگر گوئیم در حضور بزرگان توکل ادب میشود و یک برایش جواب امر کرده
اند و الامر فوق الادب آن سخن نیست مجذوبه میفرمایند علم الیقین و عین الیقین و حق الیقین اگر
گفته شود بر این معنی معقول میگردد و ظهور کیفیت و انوار در مراقبات و اذکار علم الیقین است حضور
و توجیه که بر تو مرتبه احسان است فروغ دل را عطا نمایند عین الیقین است و حق الیقین خلق با خلاق
آمیخته اند گفتیم من که از استغراق در مفهوم ذکر که همانند آن صف که ضرورت است تنور پیدا شود و
مختل گردد که باین مفهوم حاصل شد اتحاد و یگانگی حق الیقین بود حضرت سلامت کیست که انکار
معرفت می نمایند و نه بیان یقینی و ملا علی قاری و همما الله در بیان معرفت اصرار کرده اند و بنده و بجا
گفتم و نوشته شتم بخون عامری بغلبه محبت که از ترک مالوفات و کثرت ذکر بیلی انالی گفت و دیده کشف
اتحاد پیدا کرد تصفیه بریا صفات که اثر از آثار جسم خلقت و روح منزله میگردد و اگر بغلبه ذکر اتحادی
بمرتبه تنزیه بهم رساند چنین این منصور رحمه الله الحق گوید میسر و پس ما و پس ماندگان مشتغل باین
معرفت نتوانیم شد انا احمد بلائیم و عرب بلا عین از حدیث نیست موافق مقصود و خدا باین
اهل توحید ساخته اند عفا الله عنهم خطب پنج بلاغت صحت نداده و امر را توحید بر قلوب ارباب ریاضت
و غلبه محبت فایز شده بمرتبه که انکار آن نمیرسد پس تا باین این مشرب نصوص قرآن مجید و حدیث
شریف را بر آن نمایند مشرب بتقوای خود چنانکه فرمایند درین معرفت شکل نیست بگمانیکه همین دید را
مقصود داشته شود آیه کلا یحیطون به علما منع نمائید علما از آن ابا میکنند و در حق صوفیه
علیه نیز انتساب ارشاد نکرده اند که بدون احتیاط دین معرفت و مولد نیست ارشاد و توف علیه بودن البته
بقلم بر رویان فرموده و حل چسبیت

مکتوب شصت و دوم

خواجہ حسن بود و در بیان نسبت این طریقه شریفه و آنکه هر کس میخواهد
که از طریقه خود بهره بردارد و الا به محض انتساب چه فایده

زینت بخش مسند هدایت و ولایت خواجہ حسن صاحب ملامت فقیر غلام علی عفی عنه بعد سلام نیاید
گذارش می نماید تفضل نامه بود و مسعود مستر تاج شید شکر این الطاف بے غایت که قصد اهل تقصیر بنظر
چشم عفو ملاحظه نموده در غرر بزرگی خویش سلوک می نمایند مقدم بر بیان نیست باین مهربانها سلامت

باشند بد عاچی حسن خاتمه و بهمت مشکل کشا و حصول این مدعا که از نسبت عزیزان فان معام توجه
و التجا بجناب کبریا است و نسبت ما کے احمد یہ نجد و بیکہ آن مشمول نور حضور است جمیع لطافت
بلکہ زیادہ آزا این خاکپائے درویشان را عنایت فرماید ہر کسے میخوام کہ از طریقہ خود بہرہ فرماید
والا بعض انتساب چہ نامندہ اقرار توحید و تصدیق پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کفایت کند اللہ تعالیٰ
عاقبت بخیر فرماید رہ با عی منکر کہ دل ابن یمن پر خون شد و منکر کہ ازین سراسے فانی چون
شد و مصحف بکف و پا برہ و دیدہ بدوست و بہا پیک اجل خندہ زنان بیرون شد و اللہ تعالیٰ
این حالت بدعا کے سامی نصیب فرماید و اسلام :

مکتوب شخصت و بیوم

بہ صاحبزادہ شاہ ابوسعید صاحب صدر یافتہ در میان مکتوب صاحبزاد
مذکور و منع نمودن از سفر حج و عمل فرمودن باستخارہ کہ در حج نفل مرضی
حضرت امام ربانی نیست و بیان احوال خود و مایستاسب ذلک
بسم اللہ الرحمن الرحیم

بجناب فیض آب صاحبزادہ ولایت نسب عالی حسب حضرت شاہ ابوسعید صاحب
سلمہ اللہ تعالیٰ علی مفارق الطالبین بعد سلام سنون السلام علیکم ورحمتہ اللہ و دعائے عافیت
و سلامت و استقامت جعلکم للمتقین اما ما گذارش می نماید ویروز دویم رجب عنایت
نامرید مندرجہ واضح شدارادہ حج نوشتہ اند استخارہ نمایند اکثر در اعمال فتورے شود حج نفل
مرضی حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نیست از ایشان استیذان کنند بعد سہفت استخارہ بلکہ زیادہ از ان
آنچہ با سترضائے حضرت مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیش آید مبارک باد و ضعف قلب و ضعف پیری بر این
فقیر مستولی است و شدت غارش آن قدر است می تواند مرض موت باشد بدعا کے و بہمت و ثواب
ختمہا مدد فرما باشند بسلامت ایمان حسن خاتمه و دوام عفو و عافیت و اشتیاق لقا کے جان فزا
این فقیر و ہمہ را روزی باد آمین آمین و دیگر آنچہ احوال باطن خود و باطن مستفیدان نوشتہ اند
بسماء مسرور و شاد کام فرمود حق تعالیٰ زیادہ ازین رواج طریقہ کرامت فرماید و طریقہ از طرف شما
تا قیامت باقی و مستدام بماند آمین و احمد سعید را دعا و سلام خوانندہ

مکتوب شخصت چهارم

بخواجه حسن بود و در بیان مذرباب از باب توحید وجودی صدر یافته
حضرت سلامت همه او است گویان چه میگویند هرگاه ممکن را عین حی لایوت سبحانه
یقین میکنند مرگ بر ممکن چراطاری شد و امر بعبادت و جهاد و چهره و ربانیت مراتب وجود
ثابت کرده ازین اعتراض برآمدن معقول نیست عقل کے تجویزی نماید که شخص خود قاتل و خود
مقتول گردد و خود را سجد کند ذاک و فاعل یکے شود ممکن نیست حضرت سلامت آن مسئله
مفصلاً نوشته میگویم که این شبهات زائل گردند در ذکر و دعا که احوال مستوحش میگردند بهین نور
بسیط است که محیط اشیاء است و آن انبساط حضرت وجود است در پناه اکل ممکنات را ازین نور
وجود زمین و آسمان و بیچ چیز بیرون نیست پس این نور وجود در لحاظ داشته ادراک آن می
نمایند و خود را و اصل و موجد میدانند که حضرت حق سبحانه محیط و ساری در ایشان معاذ الله
سبحانه بیس کمثره شیی و هو السميع العليم حضرت سلامت بیعت خلفا و صحابه که ام بردست
همه گیر محض برائے متابعت است و ترویج اسلام یا باین بیعت کسب فیوض هم میگردند و
اگر نمیگردند فضل سابق بر لاحق چگونه ثابت شود

مکتوب شخصت و پنجم

بشاه پیر محمد کشمیری در بیان آنکه تاثیر که در مریدان شما ظاهر میشود
از خونه فهمند این همه از پیران کبار است و بعضی نصائح ضروری

خدمت شریف شاه صاحب خفائی و معارف دستگاه حضرت پیر محمد شاه صاحب سلم الله تعالی
و علیهم السلام امانه فیقر غلام علی عقی عنه بعد سلام الله و دعائے کمال استقامت و عاقبت و سلام
معلوم با و مقام کریم بیک معتمد و دوسر بار رسید بنایت الهی سبحانه تاثیر قوی در توجه پیدا شده و مردم
طالبان جمع آمده اند اجازت و خلافت هم داده اند الحمد لله الله تعالی زیاده تر ترقیات گرامت فرماید
این تاثیر از جانب دیگر است شکر پیران کبار رحمة الله علیهم لازم نشاند و باین اجتماع غره نشوند
مبادا استدراج باشد معاذ الله همیشه خالیت و ترسان باشند بگرد و مراقبه و پودخت نسبت باطن برین
احمال اوقات خود معمور دارند و یاس و ناامیدی را ماسوی و وقوع از فضل خدا سبحانه و خلوت و انزوا شعار
خود و سرایه عزت و آبرو کے خود نمایند از انکار و اقرار پر و انگشت اقرار از نعمتهای الهی و انکار از

شامت اعمال ماست مستغفر باشد و منفعل دل شکسته درستی این کار است عی این فتح جز شکست
 میسر نمیشود و در اجازت تامل بسیار باید نمود و دوام حقیقت و جمعیت و ترک و اعمال و کثرت اعمال و
 تاثیر ضرر ماست آنچنانکه جنب بر سر حصه فقر افتد و دارند مساکین در صحبت شما جمع باشند بخوش خواری
 خوانند و بپیسور زندگی نمایند کتاب تفسیر و حدیث و علوم صوفیه و کتب بات شریف حضرت محمد رحمة الله علیه
 در مجلس شما باشند واجب شناسند مخالف از غلظه باشند متواضع و متذلل مسکین بچاره فقیر آواره و ازاد
 خود را برکت دارند مرا نیز در دایه دارند و السلام کمالات را منسوب بکن سبحانه یا فتن و خود را هم
 محض بدین قتلح یومی را از تقدیر الهی قائله الناس هو الله و العباد هم الله ناشی داشته باشند بلکه دیدن و
 ترک رنجش به نمودن شکار و متلین خدا است علم نوالی تو باش اصل کمال انجیست و پس بویست فعل
 و صفت از خود منتفی شود عی در در دگر شود و صالی این است و پس بوی اول استغراق و صالی از نسبت باطن
 با سکر می باشد و آخر سکر می باشد پس توجیه سبب حضرت حق سبحانه با جماع حبیب خدا صلی الله علیه و سلم
 حاصل زندگیست :

مکتوب شصت و ششم

در بیان تقید گذاردن نماز در اول وقت با جماعت و بعضی مسائل
 آن و نوافل و تلاوت و درود و استغفار که سبب ترقیات باطن است
 و ذکر اسم ذات و لغی و اثبات محل لطافت

بعد حمد و صلوة و رفع ید که نماز اول وقت با جماعت ادا نمایند و ترتیل حروف در قرائت بکنند و قومه
 و جلسه در نماز فرض و نزد علماء و عقیقه واجب و کسیکه بنیت قومه و جلسه رفته است آنرا قریب واجب
 میداند و ترک آن عدا اعادة نماید و ترک آن بسبب سببه سهو واجب میشود قاضی خان مفتی حقیقه در فتاوی
 خود چنین معتقد کرده و پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله و سلم حکایت ترک قومه و جلسه و ترک طاعتات در نماز کرده
 اند و فرموده اند صلوا کما لا یتمون اصلی نماز خوانید چنانچه دیدید که من نماز میخوانم و بعد از نماز تسبیح و تمجید
 و تکبیر چنانچه معمول است درود خوانده متوجه بدل منتظر فیض از مدبر و فیاض باید نشست تا در نماز کیفیت
 و چه فیض حیات کرده اند تمجید و اشراق و پراشت و ادا بین وقت خفتن درود و استغفار و قرائت سوره
 تبارک الذی و هر سلاقل معمول بندگان است و اوقات روز مره را از تقدیر دانسته چنان و چنان کردن و
 امور خود را بوسیله کار ساز سبحانه سپرده می در ادا سنی و طایفه و اعمال دوام ذکر بدل و زبان نمودن هر
 نفس توجیه بدل و توجه دل بجنبان حضرت حق داشتن و دل را از خواطر گشت و آینه کاهناشتن و بندگی اسم

ذات باشد یا نفی و اثبات بافتقار تمام پر و اختن و بیخ مقصود در خاطر نشستن و خود را ناقابل و نالائق ذکر
حضرت حق سبحانہ دانستہ و یقین نموده مذمت حضرت کریم مطلق سبحانہ بر خود دیدہ از این اعمال و اذکار عرض
نخواستن توفیق ذکر اعمال نعمتہ است کہ شکرت آن محال است در گفتگو بامراء و جدال و بحث نکردن این است
طریقہ اہل معرفت اللہ تعالیٰ ہمہ مخلصان را و این فقیر حقیر عرض کج کردہ را نیز باین سعادت مشرف دارد
آمین کلمہ تجید و سبحان اللہ و بحمدہ و کلمہ توحید و تلاوت و طیفہ باید نمود آنچه میسر شود در ہر عمل توجہ بدل و
آگاہی حضرت حق سبحانہ ضرور است تا عمل قابل قبول گردد در روزہ از غیبت و دروغ و لغو و احتراز کردن
واجب است مراتبہ احدیت صرفہ و مراقبہ معیت لازم است تا وصلہ پیدا شود و بعد فراغت از وظائف مشغول
کتاب حدیث و علوم صوفیہ کسب سعادت نمودن ضرور است و ترک عادات و محرکات و سکناات و ملاقات
مردم و اکل و شرب و خواب بتوسط نمودن و رعایت اعتدال کردن ضرور است کسے را کہ در طریقہ حضرت مجدد
رضی اللہ تعالیٰ عنہ مناسبتہ باطاعت فوقانی دست دادہ و از مراقبات آن در محاسن خطیہ یافتہ التزام
آن مراقبات و نوافل نماز و طول قنوت برادرکان نماز اطلاق می نمایند در نماز و کثرت تلاوت و درود
سعی نمایند تا بہ ترقیات کثیرہ برسد بیان طریقہ اول از لطیفہ قلب کہ محل آن زیر پستان چپ مائل بہ
پیشو است ذکر اسم ذات اللہ نمایند تا کہ حرکت پر حلاوت پیدا شود باز از لطیفہ روح کہ محل آن زیر
پستان راست محاذی آن است ذکر میکنند باز از لطیفہ سر کہ محل آن بر پستان چپ بفاصلہ دو انگشت
در وسط سینہ است باز از لطیفہ خفی کہ محل آن بر پستان راست بفاصلہ دو انگشت در وسط سینہ است
باز از لطیفہ اخفی کہ محل آن عین وسط سینہ است باز از لطیفہ نفس کہ محل آن پیشانی است باز از تمام بدن
کہ آنرا سلطان الادکار گویند دل را از خواطر گدشته و آئینہ نگاہ داشته و توجہ بدل نموده ذکر می کنند باز نفی
و اثبات معمول است زبان را بکلام سپہاینہ و دم را نہیزناف بند نموده بزبان خیال کلمہ لا بد باغ رسانید
کلمہ لا بر دوش رسانید الا اللہ بر دل ضرب می نمایند بطورے کہ گذران بر لطافت خمسہ افتد و معنی
اینست کہ نیست هیچ مقصور بجز ذات پاکہ وقت مشغولی اعلیٰ بست و بیخ بار استغفار نموده و فاتحہ بزرگان
خواندہ ذکر می نمایند ہر گاہ کہ کیفیت و جمعیت پیدا می شود آنرا نگاہ میدارند و اگر مستور شود باز ذکر می کنند

مکتوب شخصیت و سقم

در دفع شہادت بعضی منکران کہ بے تحقیق بر کلام فیض نظام حضرت

امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ اند

بعد حمد و صلوة معلوم نمایند کہ بر کلام حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ بے تحقیق اعتراضهای نمایند چگونگی

کہ ایشان بجناب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہم آنچه نہ لائق شان آدمی است نوشته اند
 معاذ اللہ این چه دروغ بیفروغ است یاده گویان میگویند غفر اللہ لہم ایشان در رساله مبدء و معاد کہ منسوب
 است بایشان نوشته اند درین عروج اخیر کہ عروج در مقامات اصل است باین فقیر مدد از روحانیت حضرت
 غوث اعظم محی الدین شیخ عبدالقادر بود و قدس اللہ تعالیٰ سوا الاقدس و بقوت نصرف از آن مقام گذر آیند
 و باصل الاصل و اصل گرد آیند و نیز نوشته اند کہ از مشائخ عظام حشمتیہ روحانیت حضرت خواجہ قطب الدین
 پیش از دیگران امداد این درویش فرمودند رحمۃ اللہ علیہم و در رساله مکاشفات غیبیہ کہ از مکشوفات ایشان
 است میفرمایند رحمۃ اللہ علیہم باید دانست کہ واصلان ذات ازین بزرگواران را کہ با فرد ملقب اند نیز اول
 قلیل اند اکابر صاحب دائمہ اثنا عشر از اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین باین دولت فائز اند و از اکابر
 اولیاء اللہ غوث الثقلین قطب ربانی محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ الاقدس باین دولت
 ممتاز اند درین مقام شان خاص دارند اولیاء دیگر از ان خصوصیت قلیل النصیب اند ہمین امتیاز فضل
 باعث علو شان ایشان شدہ است کہ فرمودہ اند قدمی ہذا علی مقبہ کل ولی اللہ اگر چه دیگران
 را ہم فضائل و کمالات بسیار است اما قرب ایشان باین خصوصیت از ہمہ زیادہ تر است در عروج باین
 کیفیت کسی بایشان نمیرسد و باصحاب دائمہ اثنا عشر درین باب مشارک اند فاللہ فضل اللہ بوقتہ
 من لیشاء واللہ ذو الفضل العظیم و در جلد ثالث مکتوبات خود را آخر مکتوب آخر نوشته اند رحمۃ اللہ
 علیہم ہر کہ را فیض و بدامت میرسد توسط آئمہ اثنا عشر علی الترتیب بودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم تا آنکہ نوبت
 بشیخ عبدالقادر رسید قدس سرہ منصب مذکور بایشان مفوض گشت وصول فیوض و برکات درین راہ بہر کہ
 باشد از ان قطاب و کجاء بتوسط شریعت او مفہوم میشود چہ این منصب غیر او را میسر نشدہ تا معاملہ توسط فیضان
 برپا است بتوسل اوست رحمۃ اللہ علیہ در ہمان مکتوب خود را نایب و حضرت غوث الثقلین را منیب
 نوشته اند و خلیفہ خلف پیر خود می باشد چنانچہ ماہ از خورشید اما قول بے صرفہ گویان کہ نزول حضرت
 غوث الثقلین ناقص نوشته اند معاذ اللہ این افزا است کہ در بیج جا این لفظ و نسب نقصان با کج
 مستطاب تحریر نکردد لکن این عبارت کہ عروج شان از اکثر اولیاء برتر واقع شدہ و ہمین است سبب کثرت
 ظہور خوارق آنجناب در مکتوبات متبرکہ کہ انیت و اینہم است در کلام ایشان کہ ہر کہ عروج بلند تر نزول
 او کامل تر خواهد بود و نوشته اند چہ آنکہ نزول کامل تمام فادہ فیوض از و زیادہ تر خواهد بود و افاضات و
 اشاعت انوار طریفہ سنیغہ و شریفیہ کہ از جناب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہم بظہور آندہ
 مقدمہ بیان نیست بدانکہ بے ادبی در جناب اولیاء رحمۃ اللہ علیہم فسق است و بیج فاسق و مبتدع ولی
 نمیشود و قال اللہ تعالیٰ ان اولیاء اللہ الا المنقولون بدانکہ اتباع سنت موجب فضل اولیاء و طرق میشود
 حاصل دروے عقیدہ صحیح اہل سنت و جماعت و اخلاق و اعمال و احوال باطنی است در طریق حضرت مجدد

کہ طریقہ حضرت بہاول الدین رضی اللہ عنہما است بے مزج بحث نالغ است بے تعصب نظر بیا یکدور در احوال متوسلان طریقہ
ابن اکابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اللہم ثبتنا علی طریقہم المستقیمہ آمین کیسہ ملاحظہ مکتوبات نماید ہیچ اعتراض
نخواہد یافت والسلام امر بطلب صلوة ابراہیمی علیہ الصلوٰۃ ہمہ امت را صادر شدہ پس صلوة ابراہیمی
بہر معنی کہ باشد اُمت را در تحقیق آن دخلی است از یکے کم و از یکے زیادہ واللہ اعلم و انبیاء علیہم
الصلوٰۃ را بواسطہ امت تو ابہا میرسد الدال علی الخیر کما علمہ و برفع توسط از مشائخ قائل شدہ اند حضرت
عالمشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا در وقت نزول آیتہ برائتہ الشیطان فرمودہ اند خدا میکیم و
بس در غلبہ احوال کلمات مصروف عن الظاہر بسیار صادر شدہ تا ویلات آن کردہ اند پس تاویل را در
کلام دخلی ثابت است والسلام

مکتوب شخصیت و شتم

در بیان تحقیق مسئلہ وحدت وجود و مابیناسب ذلک

معلوم نمایند کہ مولوی نور محمد جہو از فقیر سید ندکہ نزد تو تحقیق مسئلہ وحدت وجود چلیبت گفتیم
ہندیب باطن ضرور است و ازین گفتگو چہ فائدہ در وقت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و اصحاب
کرام رضی اللہ عنہم ازین توحید ہرگز نبود اقبال باختر و اعراض از دنیا و اتباع پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ظاہراً و باطناً قبلہ بہت داشتند در آخر قرن ثانی صوفیہ پیدا شدند و مجاہدات قریہ کہ آنرا
جہاد اکبر فرمودہ اند موافق این آیت تشریفہ والذین جاہدوا فینا لنصلہنہم سبیلنا و
نترک وسعیرہم و خلوت و انزوا و کثرت اذکار طریقہ خود نمودند پس بکثرت اذکار و طاعات و تصفیہ
قلب و تزکیہ نفس محبت غلبہ نمود و در غلبہ محبت و ذوق و حال این اسرار ظاہر شد ہر کراہی با ضابطہ
و مجاہدات و غلبہ محبت این معرفت لکشف شود براو حجت مینواند شد نہ بر غیر او کیسہ بتقلید و
خیال بچین و غلبہ و ہم و مطالعہ کتب توحید این چنین سخن بر زبان راند قاضی مسلمانان او را
تجر نماید علما ازین معرفت انکاری نمایند شیخ علاء الدولہ سمنانی و روز بہاں بقلی انہ صوفیہ
رحمۃ اللہ علیہما منکر اند این معرفت را آنچه مختلف فیہ باشد اعتقاد آن روانیت جاہلان و
خافلان را ازین گفتگو منع می باید کرد تا سجناب کبریا سجانہ بے باکی و بے ادبی نکنند گفت شیخ
علاء الدولہ البیہق ابن عربی و حاشیہ فتوحات الے شیخ اگر کسے ترا عین فضیلت تو بگوید بسیار
رنجہ گردی سجناب مقدس منزہ این چنین بے ادبی میکنی معاذ اللہ سبحان اللہ تب الیہ حضرت مجدد
فرمودہ اند این معرفت کہ دیدن یک ہستی است در ممکنات ندانستن و خیال بچین در سیر لطیفہ قلب
پیش می آید و اند احوال قلبی است نہ حقیقت امر و در طالع دیگر اسرار علیحدہ دست میدہد

در سیر لطیفه روح سبب نسبت صفات از خود انساب آن بحضرت حق سبحانه در سیر لطیفه
سراستمدلال ذات سالک در ذات او تقالے و در سیر لطیفه خفی تفرید جناب کبریا از جمیع
منظاہر و در سیر لطیفه اخفی اتخلق با خلاق الہی سبحانہ و در سیر لطیفه نفس ظهور توحید شہودی و
آن دیدن شہود حضرت حق سبحانہ است در مظاہر کوفیہ و در سیر لطیفه عالم خلق حقیقت
بندگی العبد عبد و الحق حق جلہ گز میگرد و و چند آنکہ نسبت باطن بلند تر میرود قدرت در
عقاید حقہ کہ معارف انبیاء است علیہم السلام در سوخ و در عبودیت دست میدہ حاصل
فنا و بقا کہ در طریقت و حقیقت برو میدہ آن است کہ آنچه نظری است بدہی گز و در آنچه
استدلالی است کشفی شود و ہوتا بارج گز و چنانچہ آورده است پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لا یؤمن احدکم حقاً
یكون هو اذ تبعاً لما جئت به من ظہور توحید از احوال قلب است و آن یک لطیفه است
از لطیف عشرہ سبحان اللہ و بجزہ کیسے سلوک مقامات این طریقیہ از مشایخ عظام گزہ نہایت
سلوک این طریقیہ رسیدہ است بروے ظاہر است کہ توحید از احوال قلبی است حقیقت امر
بگفت دشنود و سیر و مطالعہ مکتوبات علمی حاصل میشود نہ حالات و کیفیات و انوار و اسرار
و روقیامت شوقیامت را بین و السلام خود را منسوب نمودن بطریقیہ حضرت مجدد
نذکر قلبی بآنکہ آبا و اجداد مجددی بودند بدون کسب جمیع مقامات و آنچه در ان طریقیہ حاصل
میشود دور است از عقل و طریقیہ حضرت مجدد علماء و عقلاء کسب کردہ شہادت بہ صدق
معارف و حالات و انوار و اسرار آن دادہ اند و در ان شبیہ و تردوے نیست حق تقالے بفضل
خود روزی فرماید بوقت صبح شود ہم چہ روز معلومت بکہ باکہ باخته عشق در شب در بجزہ و ہر
کہ بآن مقامات طریقیہ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ و سبحالات و اسرار و انوار و کیفیات ہر مقام
فائز گز دیدہ معارف ایشان بروے حجت است نہ بر غیر آن

مکتوب شخصت و نہم

در بیان آنکہ نسبت و رمیان خالق و مخلوق مثل نسبت کوزہ و
کلال است و اسرار و اتحاد و عنینیت کہ بر جان بازان راہ
الہی مکشوف شد اند باعث آن غلبہ محبت است و کثرت ذکر
و ترک مالوفات و بیان شہ از احوال حضرت مجدد کہ بخدمت

پدر بزرگوار خود نسبت توحید وجودی حاصل نموده بودند و باز بتوجهات
حضرت خواجہ محمد باقی رضا توحید شہودی عیاناً دریافتند و آنکہ توحید
وجودی مقتضائے لطیفہ قلب است و در لطائف فوقانی ازین
توحید هیچ نیست آنجا اول توحید شہودی باز محض نسبت بندگی
ثابت است بخواجه محمد اکرم خان حیدر آبادی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فقیر غلام علی غنی عنہ بعد صلوة واضح می نماید کہ از کتاب وسنت ثابت است کہ نسبت
خالقیت و مخلوقیت مثل نسبت کونہ و کلال فیما بین حضرت حق سبحانہ بے تاویل و تأمل ظاہر
است و مدار شرع شریف و بعثت انبیاء علیہم السلام بر غیریت است خلق غیر خدا است تعالی
اوامر حق سبحانہ تعالیٰ المثل جہاد و حج و نماز و غیرہ مبنی از محض غیریت است در اصحاب
کرام و کلام ایشان رضی اللہ تعالیٰ عنہم بجز بندگی خود و معبودیت حق سبحانہ ہرگز دریافت نمیشود و
آنچہ از جناب امیر المؤمنین خلیفہ رسول اللہ حضرت علی مرتضیٰ کسہ اللہ وجہہ و
اتحاد و توحید نقل کنند ثابت نمیشود و کمالے کہ در قرن اول از حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
باہل آن رسیدہ مقتضی نسبت بندگی است با حق تبارک و تعالیٰ در قرون متاخرہ صوفیہ علیہ پدید آمدند
و کمالے دیگرہ از ان حضرت حق سبحانہ برای کابر ظاہر شد و آن نسبت قلبی است مقتضائے آن ذوق
و شوق و لغو و آہ است گرمی و حرارت محبت کہ از صوفیہ صافیہ مرد نیست از کثرت فکر و ترک
مالوفات غلبہ محبت ظہور یافت و آن باعث اتحاد و توحید گردید مجنوں عامری از ترک مرغوبات و
کثرت ذکر و خیال بلی انانی گفت و جسم کشیف اتحاد پیدا کرد از ریاضت و ترک مرغوبات جسم
حکم روح پیدای نماید و از غلبہ محبت بمرتبہ تنزیہ میتمد میشود و در دید سالک نہ در واقع تعالیٰ اللہ
سبحانہ عن ذلک آفتاب و آئینہ یا بصفات خود منعکس میشود و غیریت در نظر تیز بین باقی است
پیرا حضرت مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ از پدر خود رساکی توحید خواندہ توحید علمی حاصل کردند و صحبت
حضرت شیخ المشائخ خواجہ محمد باقی باللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ این توحید شہوداً و عیاناً دریافتند باز
ایشان از ریقات عنایت شد از ان جہت توحید شہودی بیان کردند در این توحید وحدت شہود است
و جہم آئینہ کہ در آن آفتاب میتابد و از شعشعان آوار و حرارت گویا دروے آفتاب موجود است

و او در خارج موجود است و در توحید و جودی ممکنات در دید امواج وجود حضرت حق است سبحانہ معلوم نمایند کہ از کثرت ذکر و ثواب غلبہ محبت میشود ازین غلبہ سکر و سکر بر این توحید باعث میشود و اہل سکر باین دید معذورند و آنچه محض بخیال بچشم کنند بکفر نزدیک است و الحاد و زندقہ اعتباری ندارد و از مقتضائے لطیفہ قلبی است کہ این معرفت پیش می آید و در سیر لطائف فوقانی ازین توحید بیخ نیست آنجا اول توحید شہودی باز محض نسبت بندگی ثابت می شود و التراب و رب الارباب و در صحبت این ناچیز اگر خدا خواهد در سیر قلبی توحید و جودی پرتو می اندازد اگر کسی بسیر لطائف فوقانی میرسد ازین معرفت نام و نشان نمی یابد ہمہ ادست کو بیان اگر در غلبہ سکر و احوال این توحید بر زبان آرند معذور اند لیکن در متصور موجود است ما را و مسلمانان را نسبت بندگی و غیرت عقیدہ باید نمود و بوظائف عمودیت عمر بسر باید برد اگر احیاناً بے اختیار طریقی صوفیہ و کثرت محبت در سکر چرب بر زبان آید لا باس بہ بگر عقیدہ موافق کتاب و سنت لازم باید گرفت و ازین ہدیان بازار بیان و بنگیان استغفار باید نمود و حضرت ملا جامی و حضرت ابن عربی رحمۃ اللہ علیہما درین مسئلہ معذورند اہل عقل و شرع بایشان اقتناع نمی کنند اگر مثل آنها از کثرت ثواب و از کار چہیز یافت شود و م نباید زد نسبتہا کہ فیما بین خالق سبحانہ و خلق و رائے علماء ظاہر است نسبت مخلوقیت است کہ اہل سنت و جماعت گفتہ اند کشف و شہود بزرگان است حجت بر ایشان است نہ بر دیگران بدون کشف خلاف علماء مجمل خطر است ۛ

مکتوب ہفتادم

در منشاء توحید و جودی و اثبات و اسرار آن در لطیفہ قلب و بیان مقامات دیگر کہ فوق وحدت الوجود بمبکاشفہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ثبوت پیوستہ اند و بیان آنکہ در حدیث شریف آمدہ کہ حاصل آن بنیت کہ تا مردم در نظر مومن کمتر از لشک شتر نباشد مومن نشود و فرق در مکشوفات حضرت محی الدین ابن العربی و حضرت مجدد رضی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت خواجہ حسن ارشاد کردہ اند کہ معرفت توحید و جودی متفق علیہا ہے جمیع عارفان است شک

نیست کہ طریقی صوفیہ علیہ از کثرت نوافل و عبادات و از کار موجب غلبہ محبت میشود آن سبب اتحاد
 با محبوب میگردد و مجنون عامری در غلبہ محبت مخلوقے ترک مال و ذات خود کرده بذكر و تصور مقصودش پروخت
 و عواکے انالیلی کرد و صوفیہ عارفیہ را کہ ریاضات و مراقبات و توجہ تام بحضرت ذات پاک دارند اگر چه
 آنجناب قریب قباب در غایت تنزیہ است از غلبہ محبت متخیل متیقن میگردد این بہاوست علیہ محبت است
 کہ دو بدن کثیف را یکے گردانید اگر روح لطیف را با مرتبہ مقدسہ الہیہ سجانہ کہ معیت او از ایمانیات
 است متخیل با اتحاد گرداند و در نیست پیران ما نیز باین معرفت قرار دارند لیکن علاؤ الدولہ سمنانی ابوالمکارم
 حضرت رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ و اتباع ایشان ازین معرفت تاحشاد دارند با حضرت عبدالرزاق کاشی رحمۃ
 اللہ علیہ چه معارضتہ فرمودہ و آن رد و بدل در لغات حضرت ملا جامی رحمۃ اللہ علیہ مذکور است و
 بزرگان سہرندی بعد اثبات ابن مسئہ معارف دیگر بیان کردہ آرے آیتہ شریفیہ قل رب زدنی علما اشارہ
 است بآنکہ کمال انسانی منحصر در حصول یک نحو علم نیست و جم غفیر مقرر است بآنکہ صوفیہ کہ این دیدار کمال
 دانستہ اند و ہمے پیش نیست علماء و عقلاء خلاف آن گفتہ اند و آن موافق است بشرع شریف کہ بناٹے
 آن بر غیریت است کفر و اسلام را یکے اعتقاد کردن نہ از عقل است علیہ سکر است کہ باین اتحاد باعث
 شدہ باین غلبہ معذوران این عقیدہ را سبب حصول و وصول دانستن معلوم نیست کہ از کجا بر آورده شد
 از حصول وصول بعد دفع حجب ظلمانی کہ رفایل نفسانی و وساوس شیطانی است و مستور شدن انوار صفات
 از نظر است مرتبہ احسان دست مہذبہ گان امرای عیون و کائنات و ای اللہ سبحانہ ہل ہنا
 از صحابہ کرام مروی است کہ کمل عارفان اند رضی اللہ تعالیٰ عنہم و ازین ائمہ ہدی کسے نسبت اتحاد و عنیت
 ثابت نکردہ و از جمیع اولیاء در علم و معرفت مرتبہ عالی دارند متاخران نقشبندیہ از طرف شیخ المشایخ حضرت
 خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہم لطائف بسیار دریافتہ اند و در سیرہ لطیفہ علوم و معارف جدیدہ بیان
 کردہ اند در سیرہ لطیفہ قلبیہ اسرار توحید و جودی بیان نمودہ اند و در لطائف فوقانی معارف دیگر یافتہ اند
 عالمے از اصحاب ایشان باین اسرار اعتراف کردہ ہرگز متصور نمیشود کہ این قدر جماعت مسلمانان بر ضلالت
 و باطل اجماع نمایند از باب وحدت و حمدی از لکھا گذشتہ اند معاذ اللہ کہ بر بطلان جمع شوند باطل اند
 سایہ ایشان گریزان است رحمۃ اللہ علیہم و معارف توحید و اتحاد در کتب این اکابر موجود است ازین
 علوم برتر رفته باشند اگر چه در کتب یافتہ نمیشود و جناب این کبرا اعتقاد درست داریم پس مقتضائے سیر
 لطیفہ قلبی است کہ از سکر و غلبہ محبت با چنین اسرار حکم فرمودہ این فقیر تابع اکابر احمدیہ مجددیہ است
 ذوقاً و وجداناً مقصود منحصر درین معرفت نیافتہ است و آنچه بزرگان احمدی مجددی گفتہ اند ہمہ را حق
 دیدہ است ہر مقام این عزیزان انوار و علوم علیحدہ دارد و مقامات عالم خلق ایشان چہ انوار و وسعت
 نسبت دارد چہ احوال ما کے لطیفہ بزرگ می بخشد چرا ہم اللہ خیر الجزاء تحریر این معانی بخدمت عالی

اگر ذوقاً و وجداناً نمی یافت هرگز نمیکرد بخدمت بزرگان طول کلام از ادب نیست خداے تعالیٰ مرا
 پیام زد و در حدیث شریف آمده که حاصل آن انیست که تا که مردم در نظر مومن کمتر از لیشک شتر
 نباشد مومن نمی شود یعنی در نفع ضرر النافع هو اللہ سبحانہ العزیز هو اللہ جل جلالہ معنی این عبارت
 شریف خود مفصل ارشاد فرماید موجودات اگر غیر حق نباشند پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 و کعبه شریف و قرآن مجید و رسوم و امثال آنرا چنطن توان کرد و اشتغال با آنها چگونه درست آید و وجود
 متبرکه که آنرا چگونه چنین باید دید که سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہم فرموده اند سلطان المشائخ قدس
 اللہ سرہ العزیز نے عدم تاثیر خلق بیان فرموده اند نہ آنکه رسول و کعبه و قرآن مجید و صلوات و رسوم و عین
 حق گفته اند و کلام قدما و حضرات چشتیہ رحمۃ اللہ علیہم جز زہد و تعبد و ترک و انزوا نیست
 از اسرار توحید سخن نگردہ اند متاخران خصوصاً جناب مبارک ابن عربی رحمۃ اللہ درین باب بسیار
 غلو دارند حضرت شیخ ابن عربی سند متاخران و حجت متقدمان اند علم توحید را بتفصیل بیان
 فرموده جز اہم اللہ خیر الجزاء پیران ما از کلام ایشان استفادہ دارند چنانچہ استفادہ ابن حاجب
 و ملا جامی و روضی در نحو از سیبویہ ثابت است و جزئیات مسائل زیادہ تر از سیبویہ بیان کردہ
 اند این عبارت بحضرت خواجہ حسن در مکتوبے نوشتم ام علوم و معارف صوفیہ علیہ ناشی از صفائے
 وجدان است حجت است بر ایشان نہ بر غیر حضرت شیخ عبدالرزاق کاشی رحمۃ اللہ علیہ جمیع
 انبیاء علیہم السلام بہ مشرب توحید و جود می و آن دیدن بیک ہستی است مثل امواج آب و ریادہ
 ممکنات و نہ دانستن کہ یکے است بتقلید کہ توحید بے مجاہدات و ریاضات و کثرت اذکار حاصل
 و معتبر نیست فرود آورده و لیکن از کتاب وسنت ثلثہ و عبدالرزاق بروفی مدعاے خود کہ ثبوت توحید
 و جود می است ندانم و آنچه گویند کہ بدون این اعتقاد حصول و حصول میسر نیست آنرا ہم اصل نیست
 از اصحاب کرام کہ ائمہ و اصلمان اند رضی اللہ تعالیٰ عنہم ابن اویام اہل سکرہ ہیچ مروی نیست انتہای
 اصحاب عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین معمول نمودن واجب است حضرات مجددیہ مقامات
 طریقہ خود را بسیار بیان کردہ اند و در قلب این معرفت را یافتہ و در لطائف عالم امر معارف دیگر
 تقریب کردہ اند و در ولایات کیفیات دیگر و در کمالات سہ گانہ حالات و علوم دیگر و در حقایق عالم
 دیگر است و باین مقامات علماء و عقلاء ہزارہ ان رسیدہ اند ہیچ اشتباہے در ان نیست و در
 این مقامات عالیہ ہیچ از توحید و جود می و شہودی مکشوف نمیشود ہمہ اینہا اہل صحو اند و متبع سنت
 کثر اللہ سبحانہ امثالہم بطریق اصحاب کرام علیہم الرضوان مناسبت دارند جز عبودیت و صفائے
 و یقین نقد حال شان نیست و در نسبتہا باطنی و سعتہا و بیگنیہا و لطافتہا مشہود دارند

مکتوب ہفتاد و یکم

نیز بنحو احسن صدور یافته در تعزیت برادر کمان ایشان خواجہ حسین
مرحوم و احوال اولیاء اللہ کہ بعضی از غنوم محزون میگردند و بعضی از
آلام مسرور میشوند و بعضی را غم و شادی مساوی است و بیان نسبت
چشمیہ و نسبت قادریہ و نسبت نقشبندیہ و نسبت احمدیہ مجددیہ
و فرق در میان نسبت طریقیہ و مابینا سبب فلک

حضرت سلامت فقیر عبد اللہ المعروف غلام علی بعد سلام نیاز گذارش می نماید کہ امت نامہ گرامی
بور و مسعود بر الطاف شاملہ بشارت رسان گردید ازین تحریر عنایت تقریر صریح دریافت میشود کہ ہنوز
غم این ماتم جگر سوز خاطر طاقتش میدارد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ امام مرسلان است فرمود اے
ابراہیم کہ پیسر آنحضرت است ما در غم تو غمنا کنیم و اشک از چشم مبارک میرفت در مقتضائے بشریت جاری
است حضرت سید محمد کیسودر از رحمتہ اللہ علیہم از مرگ پیسر خود بخود بودہ در بیہوشی میفرمود بجناب
مقدس قدوس منزہ از انرا کات سبحانہ ہندی اے پیوتے تو پوت کی قدر کیا جانے فارسی اے بے
پیسر تو قلہ پیسر چہ دانی یکے بود کہ در غمہا شادی نماید دیگرے در غنوم محزون تر گردیکے را ہر دو برابر بود
کسے را کہ اتباع حبیب خداست صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور افضل است بر دیگران محمد را بنمود کہ مرچیں
باید بود در عنایت نامہ الفاظ تفویض ہم بود آری بے مقام تسلیم بندگی ثابت نشود تسلیم و رضا آخرین
مقامات سلوک است کہ ولایت بدون این مقامات و مقام جذبی صورت نہ بندھو اللہ تعالیٰ بعد حصول
مقامات سلوک و مقام جذبی بولایت خاصہ کہ آن حصول معیت او سبحانہ است یا در اک بیچون و اند علیہ شہود
معیت صفات بشریت و دعوی ہستی استہلا کہے یا بد این پیر عمر ضائع کردہ را بواسطہ بزرگان مرحمت
فرمایہ حضرت سلامت افادہ فرمایند کہ نسبت چشمیہ عبارت از چہیت فوق و شوق و لغوہ از تاثیرات
لغوہ و گرمی چہر کہ لازم آن نسبت است میشود نہ ذات نسبت است این چہر بلکہ لازم نسبت است نسبت
قادریہ عالیہ عبارت از چہیت دیدن منامات و واقعات از لوازم آن نسبت است نسبت نقشبندیہ
بعد حصول ذکر قلبی و جمعیت بنحو اطر عبارت از حصول توجہ و یادداشت است کہ دزد دل گو یا بدیدہ نگرانہ پیدا
شود و آن توجہ بشمولے پیدا نماید تمام بدن را و نسبتہا کے احمدیہ مجددیہ عبارت از پیدا شدن توجہ در ہر
لطیفہ از لطایف سبعہ تاکہ این توجہ نہ ایک گردد و حضور حق سبحانہ مانند حضور نفس سالک شود و

ذوق و شوق و توجہ نماید در لطائف عالم خلق و سقے در انوار نسبت و لطافت احوال دست دہد و ظهور
توجہ از غلبہ محبت میشود از کثرت اذکار دست میدہد و بر خاندان معمول است و السلام والا کرام

مکتوب ہفتاد و دوم

بمیر فرخ حسین صدر ریافتہ در مذمت طلب دنیا و قبات کثرت
شغل علم طب و علوم فلاسفہ و بعضی نصائح ضروریہ لازم گرفتار
صحبت فقر کہ بہتر از صدر نشینی اغنیا است و مایثاسب و لک

بخدمت شریف میر صاحب عالی مراتب سلمہم اللہ تعالیٰ لہد سلام اشتیاق گذارش می نماید قہم
کہ بحیثیہ لور و مسعود مسرت رسانید تشریف شریف بآن سمت بروی را یوجہ موجہ ساختہ اند ہمہ آن غیر موجہ
است آنچہ بخاطر می آید آنرا موجہ مینمایند گاہی منشئی میشوند و گاہی محبت و گاہی خوش نویس گاہی
حافظ گاہی طبیب در اصل طینت سامی را میلے بدنیا است طبابت فن نافع است اما نظری با سباب
و ناثیر اند از دو موجب کسب صفاتی صحبت ہر کس میشود لہذا باین دو امر طلب شغل آن پیش نگرفتم ہم چنین
علوم فلاسفہ ہلہی است ازان اعراض کردم و شمارا طب و فلسفیت دو پر پرواز قضاے ہمیشنی عزیزان
است میخواستہم کہ علم میراث کہ لوراثت از حضرت امیر المومنین علی و اہل بیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم
بدل یائے اس صفا رسیدہ بشمار ساینم و آن علم احوال است کہ از دوام فکر و توجہ و تلاوت و دور
و استغفار و غیرہ عنایت می نمایند و سراسر توجید و تقرب و ترک و تجرید و یاس از محتاجان و امید از
حضرت غنی سبحانہ داشتن برزق مضمون ساختن و در شہود حضرت حق سبحانہ استغراق داشتن
و ہوہ معکم اینما کنندہ مطمح دل نمودن و آنچه در کتب صوفیہ مرقوم است اگر جمہرین وقت کہ وقت
کفر و فسق و بدعت است آن امور بسیار کم شدہ بہر حال چیزے نقد دلہا میشود کہ نمناز میگردند مرغ
کہ قصد آسمان نماید اگرچہ نمیرسد سرفراز و از شر گربا آزاد میشود این ہمہ از صدور اہل بیت عظام
و اصحاب خیر الانام صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و صوفیہ کرام رسیدہ است شمارا لہذا ان نفوت است ع
شب سمور گذشت و شب تنور گذشت و نر می سمور بحاسبہ نزدیک تراست و گرمی تنور از مؤافد
دور آستان نشینی فقر بہتر از صدر گزینی اغنیا و فقکہ اللہ تعالیٰ و ایای المرضیا تہ سبحانہ
تعلیف حکیم صاحب سلمہم اللہ سبحانہ لانا دات با دعائے نیک در بار گاہ ایشان میشود سلامت
یاشند با کرامت احوال خود اصلاح آن بر دعائے جناب سامی است عمر باقر رسید وقت تداوی نیست
اندیشہ گنان و ہول قبر و قیامت در نظر داریم امید کہ مغفرت نمایند بخاندان و آہنگران و غیر ہم پیشہ آباء

میخوانند و بران استقامت دارند مگر این مردم اذ آن اجتناب دارند شیوع جهل ازان است:

مکتوب ہفتاد و سوم

بخواجہ حسن مودود و صدوریافتہ و احوال والد ماجد خود کہ نسبت قادریہ
داشتند نور اللہ مرقدہ و احوال استفادہ خود بطریقہ انیقہ نقشبندیہ
و جواب بعضے اعتراضات کہ ملا عبدالحق بر کلام حضرت مجدد نموده اند
از کلام ملا مسطور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت سلامت این کمرین درویشان بلکہ ننگ و عار ایشان خانہ زاد قادریہ است و
بزرگان من قادری بودند پدرم بولایت قادریہ مشرف گشتند مزار ایشان و لیلے است بر آن انکار
شائع برین خاندان و برین ناہم اثری داشت ارادہ الکی سبحانہ و تقدیر باین خاندان مستبعد ساخت
لیک در دل گرفتگی بود پس بمطالعہ کلام و مقالات حضرت مجدد مشرقی یافت و مناسبی کہ بفیوض الشیخ
رسید آن اوام نام نائل شد بلکہ رسالہ در جواب حضرت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کہ بے تحقیق محض
باستماع سخنان بے صرفہ گویان در انکار و اعتراضات بر کلام حضرت مجدد نوشتہ زبان طاعنان
در از ساختند تحریر کردہ ام سبحان اللہ من جاہل کجا و مقابہ حضرت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کجا
از اینجا احوال اعتراضات دریافت میشود کہ جاہلے آن اعتراضات بردار پس اعتراضات قدرے
ندارد و حکیم ذکاء اللہ خان صاحب بعد مطالعہ آن رسالہ فرمودند کہ این رسالہ در رد اعتراضات
کافی است و حضرت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ در مکتوبات موسومہ بنام حضرت میرزا حسام الدین
خلیفہ حضرت خواجہ محمد باقی بالہ رحمۃ اللہ علیہما نوشتہ اند کہ در دل چیزے از غیب افتادہ آن
اعتراضات نمائند کہ با چنین عزیزان بد نہاید بود غشاوہ بشریت نماندہ گفتم من سبحان اللہ ان
اعتراضات از بشریت بود نہ تأیید حقانیت چنانچہ خود اقرار کردہ اند نیست حال کحل علما اللہم
اغضض جم غفیرے از مخلصان جواب انکار نوشتہ اند حضرت حمید سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم
را نبی الانبیاء نوشتہ اند و ہمہ سری ما کفر نوشتہ اند میگوبند آنچه اللہ تعالیٰ امر از قرب و کمال عطا فرمود
بواسطہ سید انبیاء است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و اتباع او و پیچ ولی یا دنی نبی بلکہ پیچ بیک صاحب
کرام نمیرسد رادیس قرنی باشد یا عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہما نوشتہ اند کہ ولایت و معرفت و

علوم باطن ہمہ را بواسطہ حضرت خواجہ خواجگان پیر من محمد باقی است قدس سرہ از الف و ب و دین طریقہ
تصوف تا بملکہ مولویت در علم باطن بنظر عنایت پیر خود حضرت خواجہ محمد باقی رسیدہ ام اگر سر خود فدائے
آسمان مبارک ایشان ہمہ عمر نمایم ہیچ از خدمت نکرده باشم در بارہ اولیاء عظام نوشتہ اند کہ این کمینہ
خوشہ چین وزلہ یزدار ذیل ایشان است شکرت نعمتہائے اینہا مقدم من نیست نوشتہ اند کہ از غلبہ دید
قصود فنا خود را از کافر فرنگ بدتر می یابم تکلیف از کبراء دین در بارہ حضرت ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ
نوشتہ اند کہ شیخ مقتدائے مناخران و سند متقدمان است مایز از خوان نعمت او بہرہ یافتہ ایم آنچه از
معارف از حضرت شیخ باقی مانده آنرا بیان کردہ ایم چنانچہ در نحو سیلہ وید و دیگران از قدما استادان و صاحب
کافیہ و رضی تابع آہنا و الوش خوران اکابر اند حضرت شیخ ابن عربی از مقبولان است منکر او در خطر
نوشتہ اند کہ حضرت غوث الثقلین واسطہ فیض ولایت اند گویا در زمرہ اصحاب کرام و اہل بیت عظام
اندر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نوشتہ اند کہ توجہ حضرت غوث الثقلین و حضرت خواجہ قطب الدین رضی اللہ
تعالیٰ عنہما من تبرئیات رسیدہ ام حضرت سلامت معلوم نیست کہ مکتوبات حضرت مجدد بتفصیل
بمطالعہ مبارک آمدہ است آن مکتوبات پیش این فقیر بود مولانا خالد رومی سلمہ اللہ تعالیٰ از فقیر
با خود برد و این مولانا خالد نام این ناچیز شنیدہ از سلیمانہ کہ بہت منزل آن طرف روم است پیش
فقیر حقیر آمدہ تا وہ ماہ در خدمت نشستہ استفادہ کردہ رفت و در ملک خود و بعد از شریف و آن
طریقہ مقتدائے طالبان حق سبحانہ است سبحان اللہ من ناچیز و علما ازین حقیر استفادہ نمودہ طریقہ باطن
تلفتن نمایند ان الله یفعل بالضعیف ما یتحیی فیہ القوی اقل انکار حضرت مجدد کرد و صرف
بیجا گفت آخر بعد حصول فیض طریقہ مجددیہ بسیار معتقد شد و مکتوبات حضرت مجدد و با خود برد کہ عربی نمود
ذبح منکران خواہم کرد از ان ملک یکے را از شاہد ان خود با عرضی احوال خود در تحفہ نیازے برائے
این فقیر فرستادہ و نوشتہ کہ پانصد عالم متجر این ملک طریقہ مجددیہ از من گرفتہ بہ نسبت رسیدہ اند
سلمہ اللہ تعالیٰ لترویج الطریقۃ المحمدیۃ مولوی ہراتی عالمی متجر اول انکار داشت بعد کسب طریقہ
سخت معتقد حضرت مجدد شدہ در کابل و غزنی و قندہار سرآمد مرشدان این طریقہ است حالاً پیر ضعیف
شدہ ام کسل غالب است قصور در اوقات راہ یافتہ اللہ تعالیٰ عاقبت بخیر فرماید امید دار
و دعا است حضرت سلامت حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ بجاں بندہ بسیار مہربان بودند
از دوران فقیر را دیدہ اند اسب فرومی آمدند و من گواہم کہ ایشان کیفیت باطن داشتند حضرت
سلامت چہ خوش باشد کہ آنحضرت برائے زیارت مزارات مقدسہ قدم فرمایند و زیارت ضعیفا
را حاصل شود حضرت سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ در وقت ملاقات حضرت شیخ رکن الدین
رحمۃ اللہ علیہ فرمودند کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محض برائے تربیت ضعیفائے مسلمانان

در مدینہ شریف فرمودند شیخ رکن الدین فرمودند کہ بعض ترقیات موقوف بر فقر و ضعفاء مدینہ منورہ بود
ازین جهت رفقت حضرت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ ازین توجیہ شیخ رکن الدین خوش نمیشد و عجب
چرا خوش نمیشد بنی را بواسطہ ہدایت امت ثواب نامیرسد الدال علی الخیر کفا علیہ اللہ تعالیٰ
این فقیر و آن حضرت را در یاد خود داشته عاقبت بخیر فرماید آئین ربیادہ امیدوار دعا است والسلام
حضرت سلامت آنچه حاصل انما خلتا بطریقہ علیہ صوفیہ است عقیدہ صحیحہ اہل سنت و جماعت و توفیق
اعمال موافق فتنہ و اخلاق صبر و توکل و غیرہما و احوال باطن از حضور و یادداشت و انوار و صاحبان
طریقہ موجود است از پیران کسب کردہ اند

مکتوب ہفتاد و چہارم

در جواب بعضی طعنہا کہ بر این طریقہ شریفہ بطور ایہام نوشتہ بود
و بر مز و اشارت مع احوال بیعت حضرت مجدد و حضرت میرزا
صاحب قبلہ و بیان توحید و جود و شہودی نیز بخواجه حسن صدیق یافتہ
حضرت سلامت سلمکم اللہ تعالیٰ لا انتفاع المسلمین و البقاکم از جانب غلام علی عقی عنہ بعد
سلام و نیاز و تحیہ اسلام السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بعرض میرساند صحیفہ شریفہ بلکہ صحائف
منیفہ بود و مستعد و ممتاز فرمود علوم صوفیہ علیہ فوائد وافیہ سینہ و مان رسائل اندراج یافتہ برائے
ساکنان راہ کافی است اللہ تعالیٰ این فقیر را نیز ازین افادات سامیہ بہرہ یاب فرماید سرگز
معلوم نبود کہ این قدر از معارف و اسرار تصوف ملازمان سامی احاضر است تقریرے بجا و تحریک
رسا دارند غالب است کہ در این معلومات از ملہمات خود آنجناب نیز مندرج باشد اللہ تعالیٰ
ہر گز میخواند علم و عمل و علوم و معانی سرفراز میفرماید الحق ذات سامی صفات درین وقت یادگار
اسلاف صالحہ است سلامت باشند باکرام و کرامت بندہ پیش ازین معروض نمودہ بود کہ آل چہ
در راہ خدا سجانہ نافع باشد یہ تحریر آن ممنون با جابت سازند آن معروض این تحریرات نافع نمودہ
اند و آئینہ نیز تکلیف خواہند کشید اگر چہ برائے عمل حرفے کافی بود لیک ہر تازہ ذوقے دیگر دارد
و نسبت شریفہ حضرت خواجہ نقشبند قدس اللہ سبحانہ سرہ الاقدس از مغلطائے ناہمان و بے
ادبی و نارسائی آنرا ارشاد نمودہ اند یعنی ترامی باید کہ ازین ناشائستگیہا دور و از کسی کہ این چنین
بے ادب باشد لغز باشی اللہ تعالیٰ باین ارشاد سلامت دار و توفیق اجتناب این ضعیف
را کرامت فرماید خلیفہ خدا ناٹب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم امام المحققین محمد دال ف ثانی رضی اللہ

تعالیٰ عنہم از والد ماجد خود طریقہ چشتیہ صابریہ و قادریہ رحمۃ اللہ علیہم تلقین یافتہ بخدمت امام
الائمہ خواجہ خواجگان حضرت محمد باقی باللہ قدس سرہ رسیدہ ترمیم یا یافتند و ہمین نظر مرحمت
آنحضرت و سادک مدت و مدارج کمال ترقیات بے اندازہ کردند ملفوظات حضرت خواجہ خواجگان
بنظر شریف گذشتہ باشد بلندی استعداد و سیر مرادی ایشان بسیار میفرمایند شیخ احمد آفتابے
است کہ مثل ما ہزاران شاگردان در سایہ ایشان گم اند میفرمایند در تفضل نامہ اسمی ایشان
و ملاحق من کما س الکماہ نصیب معلومات شائبہ صحیح بہمن تربیت حضرت خواجہ ایشان را
طریقہ لوکرامت کردند آنجناب مقامات و اصطلاحات جدیدہ و طریقہ خود بیان فرمودند ہر مقام
علمی جدا و کیفیت علیحدہ دارد ہزاران علماء و عقلاء بتربیت ایشان بآن حالات و کیفیات و
اسرار اقرار کردند و بشہادت اہل علم و شرع در آن طریقہ جدیدہ اشتباہی نمائد و اعتراضات کہ
بر کلام ایشان بے تامل کردہ اند بطور علماء صوفیہ منفع است و در صدق آن معارف پیچ شکے
نیست در کلام الہی سبحانہ و کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و کلام اولیائہ و بیانات جاری
است این فقیر بہیت در قادریہ و تربیت و نقشبندیہ و محبت مفرط چشتیہ دارد و اللہ تعالیٰ
بہمن انتساب آن اکابر سلامت ایمان و عافیت در دو جہان کرامت فرماید پیر و مرشد بندہ اول
استفادہ از سید السادات پیر محمد یونانی چار سال و در حین حیات ایشان و شش سال از مراد
مبارک ایشان کردند باز دوازہ سال از شیخ الشیوخ شیخ محمد عابد استفادہ فرمودند و مدتہا
صحبت داشتند بحضرت حاجی محمد افضل و حضرت حافظ سعد اللہ رحمۃ اللہ علیہم جمعین و این
اکابر الہیہ بدو واسطہ بحضرت مجدد میرزا و خلعت اجازت طریقہ قادریہ در واقعہ و حضور
حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از جناب حضرت غوث الثقلین پوشیدند و نسبت
چشتیہ از روح پر فتوح حضرت خواجہ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ یافتند و فیض چشتیہ و قادریہ
کہ درین طریقہ بتوارث رسیدہ بعد ازین اجازت و ازین نسبت تقویت یافت اللہ تعالیٰ این
ضعیف و نحیف را از فیوض ابن اکابر بواسطہ پیر و مرشد حقیقی بہرہ وافر عطا فرماید آمین عفا اللہ
و بحق این ناچیز خطاب فرمودہ اند سبحان اللہ این پیر عمر بہ باد دادہ کے لایق این خطاب است
اللہ تعالیٰ بہمن عنایت آنحضرت سلامت ایمان فرماید شاہ عبدالعزیز و برادران ایشان علماء
ربانی باعمل و نسبت نقشبندیہ ہم دارند بدین و تدبیر علوم ممتاز اند این فقیر حقیر کہ جوانی فستی
و غفلت و پیری درستی و ضعف گذرانیدہ میگذازند کہ لایق آن است کہ راجع این اکابر شدہ باشد
مردم نام این کمیۃ غلط مشہور کردہ اند من دانم این ناچیز را غم ایمان و ماتم گمان کہ بہ نسبت حضرت
غفار سبحانہ و رحمۃ العالمین صلی اللہ علیہ وسلم و پیران خود و خلق خدا تمام عمر کردہ ام باید داشت

آن حضرت دعاء سلامت ایمان و مغفرت گنایان درباره این خاکپا فرمایند جزا کم اللہ احسن الجزاء
 حضرت سلامت بنی الانبیاء و ائمتن ایشان حضرت حبیب خلاصی اللہ علیہ وآلہ وسلم و نوشتن
 کہ ہم سری کفر است و بیج ولی به ادنی نبی بلکه به ادنی صحابی نمیرسد و من کینه خوشه چین و زله
 بردار نعم اولیاء کرام ہستم و وصول از امور اربعہ در خاندان ایشان عقیدہ صحیح و اعمال موافق فقہ
 و اخلاق و احوال نسبت با خذ طریقہ ایشان شدہ و الا دین خود را کسے بر باد نمی دہد و کافر و فاسق
 ہرگز ولی نمیشود اللهم احیی مسلمانا و امتی مسلما و احشونی مسلما مرییدی تادریہ و
 نقت بندیدہ و اخلاص چشتیہ برائے حصول اسلام است و بس بہ صورت بندہ گنہ گار رب عالمیان
 است و امیدوار عفو و مغفرت لایضراہ المعصیۃ و شرمسار از ظہور تصور و در جناب بزرگان
 و منتزع صفح و کمرت لاینفذ خزائن الرحمۃ بندہ ضعیف امیدوار هست کہ بہین الطاف
 بزرگان بیاد حق محفوظ و محفوظہ مصحف بکف و پابره و دیدہ بدوست و بابیک اجل خندہ
 زمان بیرون شدہ و درباره این کمترین صادق آید بندہ حال خود ایں دارو کہ در آخر این طریقہ از
 صفا و طہانیت دست میدہد محبوبس است اللہ تعالی ازین جس بر آرموقت حلقہ و مراقبہ و ذکر و
 تلاوت ہمیں صفا و طہانیت زیاد میشود و استغراق و بیخودی کہ در لطیفہ قلبی بسکہ بود حالا سکر
 نیست و زوال خطر است و قطع امید و طہانیت بصدق وعدہ الہی سبحانہ و سلب نسبت افعال
 و صفات از عباد و عدم توجہ در لطائف حاصل سماع و آواز خیرین و اشعار محبت و ذکر اولیاء کرام
 رحمۃ اللہ علیہم نسبت باطن را در استہزای می آرد و ذکر جہر متوسط و سماع غیر ممنوع نزد یک حضرت
 سلطان المشایخ رضی اللہ تعالی عنہم اہل قلب را رقت می بخشد اطالت بحد رسید المرء بحرف عفوکم
 و السلام ارشاد کردہ اند جملہ اللہ وجود یاد و شہود یا ظاہر است کہ وجودیہ را بی و آئینہ را
 یکے یافتہ اند و شہود یہ غیر ثابت می نمایند کہ جرم آئینہ در نظر بصیرت مستور نیست و وجودیہ از
 غلبہ سکر جرم آئینہ را نمی بینند پس وجودی و شہودی بودن چگونه متحقق شود و بطور بزرگان احمد
 مجددیہ معرفت توحید وجودی از سیر لطیفہ قلب بہم میرسد و معرفت توحید شہودی از سیر لطیفہ
 نفس حاصل شود پس مراد ایں باشد کہ ہر دو معرفت نقد حال گرد و اما بتیابہائے حاصلہ در طور
 توحید وجودی با ذکر و مراقبات و نوافل کہ پیدائی کنند مضمحل خواہد شد و باللہ استعینہ علی خود
 نگاہ دارم و گویم لا اله الا اللہ محمد رسول اللہ من تاہل ما ازین حالات چہ خیر ظہور و صفا
 کم خطرگی بسریم کہ حاصل پنجاہ سالہ درویشی من است اللهم انی استک من خیر ما
 سألتک بنیاد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و اعوذ بک من شرم استعاذک
 منہ بنیاد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر کسے لایق ظہور امر نیست نہ سلطان خریدار

ہر بندہ است و نہ در زیر ہر زندہ زندہ است و السلام

مکتوب مفقود و پنجم

در بیان آنکہ کمالات الہیہ در ہر خاندان بر آنگ دیگر ظہور نموده اند
لیکن معیار آنہا شریعت است و معنی بیت حکیم سنائی بمعہ فوائد کثیرہ
نیز بخواجه حسن صدور یافت

مکہ بہجت تنقید و سرہ ساختن قلمی میشود کہ حضرت حق سبحانہ کمالات متنوعہ خود را در خاندانہائے
صوفیہ علیہ ظاہر فرمودہ اند کہ آن طریق را ہدایت تلقین از کار و اشتغال برائے کسب آن مراتب نمود مقامات
و اصطلاحات در طریقہ خاص خود بیان فرمودند پس آن مقامات و تجلیات مدارج قریب بکشف صحیح
و وجدان صریح در کتب خود مدون ساختند باز حکمت بالغہ الہیہ طالبان را از علماء و عقلاء تحصیل
آن انوار و فیوض و مقامات معین گردانید تا آن حالات و کیفیات و علوم متنوعہ در بواطن خود عیان
یا فہم و بہ تصدیق الوفا اہل علم در آن مقامات نشکستہ نمایند و ہر یک ازین طریق کسب کمالات الہیہ
محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شاہ راہ ہست کشادہ برائے تحصیل مقصود آمارہ از محبت و توحید و فقر
و صراط مستقیم محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم با این ہمہ معیار قبول حضرت حق سبحانہ اتباع بنی معصوم
است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل ہر خاندان را در عقائد خود و اخلاق حسنہ و اعمال مرضیہ و احوال سلوکیہ
اگر متابعت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درین عزیزان یافتہ نشود و بیج طریقہ رواجے نیابد مگر
اطلاع بر حقیقت ہر طریقہ کما ہی بے ورزش از کار و اشتغال و مراقبات خاصہ آن و صحبت مکلان آن
طریقہ متعذر می نماید و العلم عند اللہ سبحانہ معنی این بیت کہ حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ در شہنوی شریف
بیان فرمودہ اند ہر چہ از دوست و امانی چہ نہ شدت آنخوف چہ زیبا و ہر چہ از راہ دورافتی چہ
کفر آنخوف چہ ایمان و نزد فقیر نیست عزیزان بجز از ذکر و توجہ از لواقل عبادات کہ از ایمان است
و محفل میشود در کسب حضور و توجہ در اول سلوک منع فرماید حضرت شاہ کلیم اللہ چشتی رحمۃ اللہ علیہ
ہمیں طور تربیت مقرر نموده اند و گاہ بود کہ در غلبہ احوال ادائے فرایض ہم متعذر میشود و اعمال ظاہر
مشوش می نمایند و این ہمہ از ایمانیات است و موحدان کذابی از تصدیق انبیاء علیہم السلام تبرئ کنند
کہ اثبات غیریت است تا ب اللہ علی و علیہم این کمترین درویشان بلکہ خاکپائے ایشان غلام علی
عفی عنہ بعد سلوک از علوم توحید کہ آنچہ کبرائی دین در غلبہ احوال فرمودہ اند عذرے دارند مجنون ہماری
در غلبہ محبت انانیلی گفت غلبہ محبت و سکروستی عند خواہ است خود را بہ نسبت حضور جمعیت و آگاہی دور

کم خطرگی یا بے خطرگی داده بایتیان ظاہر اعمال مرویہ از رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر و اخت این
 و احتیاط تصدیق می نماید بصبر و قناعت و رزق مقسوم چشم حرص و طمع کور ساخته بدینا مزید خوش
 زندگی میکند فالحمد لله علی ذلک حمد اکثین طیباً مبارکاً فیہ و مبارکاً علیہ
 کما یجب رہنا و مد فی صلی اللہ علی سیدنا و مولانا محمد و علی الد و صید و بارک و سلم
 اللہ تعالیٰ عواقب امور بخیر فرماید باطن بنور حضور و آگاہی کہ پرتو اشعات مرتبہ احسان است
 آراستہ و بہمت از التفات ماسوا میراستہ ظاہر باعمال و اخلاق نیک تنزیب یافتہ و بصبر و توکل و قناعت
 و تفویض رزق ازین و آن بر تافہ نفعتی است بزرگ کہ فیات اذکار و محبت لازم عنایات حضرت او
 سبحانہ است و بے شہود وحدت در کثرت نمک در طریقہ نیست و علامات آن اعراض است و سلام

مکتوب ہفتاد و ششم

در بیان نسبت نقشبندیہ و احمدیہ مجددیہ در تعزیت نیز بخواجه
 حسن صدور یافت

بعد سلام نیاز گذارش می نماید بفضل نامہ لوریہ و دستہ تاجشیر باین مہربانہا سلامت باشند بدعائے حسن
 خاتمہ و بہمت مشکل کشا حصول این مدعا کہ از نسبت این عزیزان و آن دوام توجہ و التجا بجناب کبریاست
 و نسبتہائے احمدیہ مجددیہ کہ آن شمول نور حضور است و جمیع لطائف بلکہ زیادہ آنرا این خاکپائے درویشان
 را عنایت فرماید ہر کسے میخواد کہ از طریقہ خود برہ بردارد و الا از محض انتساب چہ فایده اقرار توحید و تصدیق پیغمبر
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کفایت کند اللہ تعالیٰ عاقبت بخیر فرماید ۵ منکر کہ دل ابن یمن پر خون شد و
 بگر کہ این سرے فانی چون شد و مصحف بکف و پابرہ و دیدہ بدوست و با پیک اجل خندہ زنان
 بیرون شد و اللہ تعالیٰ این حالت بدعائے سامی نصیب فرماید باستماع واقعہ جانگذا صا حیرانہ عالی
 نسب خواجه یوسف صاحب دل بسیار متالم شد اللہ تعالیٰ مغفرت فرماید و یاقی ماندگان نزار اتباع
 قدسے مشائخ خود موثق فرماید تا شرف بیوت ایشان آہنار حاصل میشود بسیار ضعیف و ناتوان گشتہ
 ام معاف فرماید خط بدست دیگرے نویسیا بندہ ۶

مکتوب ہفتاد و ہفتم

نیز بخواجه حسن صدور یافتہ در بیان آنکہ مکشوفات اولیا حجت است
 بر ایشان نہ بر دیگران و آنچه میگویند کہ بدون توحید و خودی حصول

وصول نیست اصلے ندارد و بیان مقامات حضرت مجدد و جواز تکرار بیعت برائے کسب فیض باطن

علوم و معارف صوفیہ علیہ ناشی از صفائے وجدان است حجت است بر ایشان نہ بر غیر حضرت
شیخ عبدالرزاق کاشی رحمۃ اللہ علیہ جمیع انبیاء علیہم السلام بر مشرب توحید و جودی و آن دیدن یک
ہستی است مثل امواج آب در دریا در ممکنات و ندانستن است بتقلید کہ توحید بے مجاہدات و
ریاضات و کثرت اذکار حاصل و معتبر نیست فرو آورده و لیلے از کتاب و سنت ندارد و آنچه گویند
کہ بدون این اعتقاد حصول و وصول بعین نیست آنہم اصلے ندارد از اصحاب کرام کہ ائمہ و اصلا ندر صنی
اللہ تعالیٰ اعنہم این اولام اہل سکر بیچ مروی نیست اتباع اصحاب عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جمیع
معمول نمودن واجب است بزرگان مجددیہ مقامات طریقہ خود بسیار بیان کردہ اند و قلب این معرفت
را یافتہ اند و در دیگر لطائف عالم امر معارف دیگر تقریر کردہ اند و ولایات کیفیات دیگر و کمالات
سہ گانہ حالات و علوم دیگر و در حقایق عالمی دیگر است و باین مقامات علماء و عقلاء ہزاران رسیدہ اند
بیچ اشتباہے و ران نیست و درین مقامات عالیہ بیچ از توحید و جودی و شہودی مکتشف نمیشود ہمہ
آہنہ اہل صحو اند و متبع سنت کثر اللہ سبحانہ امثالہم بطریق اصحاب کرام علیہم الرضوان مناسبت دارند
جز عبودیت و صفای بروئے یقین نقد حال نشان نیست در نسبتہائے باطنی و مستہما و بیگزگی با ولایت
ما مشہود دارند حضرت سلامت ہر کس از طریقہ خود بکمالے رسیدہ است بعضے توحید را بخیال سچنہ خورند
اند و بعضے بذوق تارنغمہ مخطوط و بعضے باشک گرم کہ از ذکر چہرہ چس نفس می آید احتفاظ دارند این
ہمہ حالات بسیار خوب دل سرد از دنیا و فنا و بقا و ترک و تجرید و انزوا نقد وقت این عزیزان
باد اھل اہم اللہ سبحانہ و آیانای صراحتیہا تمامید و راست کہ آن حضرت برائے حصول
شریے کافی و وافی ازین طریقہ مجددیہ و بارہ این فقیر حقیر و حسن خاتمہ و رضا و شوق لقاء اتباع مصطفی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت مشکل کشا و عائے حاجت روا مدد فرمایند زیادہ و اسلام والا کرام حضرت
سلامت ہمہ اوست کہ بیان چہ میگویند ہر گاہ ممکن را عین حقی لایموت سبحانہ یقین می کنند مرگ بر ممکن چہ اطاعت
است و امر بعبادت و جہاد چہ اصدور یافت مراتب وجود ثابت کردہ ازین اعتراض برآمدن معقول نیست
عقل کے تجویز می نماید کہ شخص خود قاتل و خود مقتول گردد و خود را خود سجدہ کند ذاب و مذہب و بوج یکے شود ممکن نیست
حضرت سلامت در ذکر و دعا کہ انوار متموج میگردند ہمیں نور بسیط است کہ محیط اشیا است و آن
انبساط حضرت وجود است بر ہیکل ممکنات و ازین نور وجود زمین و آسمان و بیچ چیز بیرون نیست
پس این نور وجود در لحاظ داشتہ ادراک آن می نمایند و خود را اصل و موحدی دانند کہ حضرت حق

سبحانه محیط و سالیست در اشیاء معاذ اللہ سبحانه لیس کشتہ شیئی و هو السیمیع العلیہ حضرت
سلامت بیعت خلفا و صحابہ کرام بروست ہمہ گیر محض برائے متابعت است در ترویج اسلام یا باین
بیعت کسب فیوض ہم میگردند و اگر نمی گردند فضل سابق بر لاحق چگونه ثابت شود فایده تکرار بیعت
ابتداء اصحاب کرام است رضی اللہ تعالیٰ عنہم علیکم لبسنتی و سنت الخلفاء الراشدین
نایده در تکرار بیعت بروست حکام فساد و انشطام است و در بیعت بروست اہل باطن کہ تکرار کرد
اصلاح پس قیاس یکے برو دیگر درست نباشد :

مکتوب ہفتاد و ہشتم بخواجہ حسن صدر دریافت در بیان جواز تکرار بیعت بدست شیوخ متعدہ برائے کسب تہذیب باطن

بعد سلام میرساند الحمد للہ کہ صحت و عافیت حاصل است و سلامت خیریت ذات بابر کا
مستدعی عنایت نامہ بہ درود مسعود و راحتہ سایند و مندرجہ آن واضح شد آنچه قبل ازین تحریر یافتہ
این کہ بعد حصول انتساب بیک طریقہ بواسطہ بیعت کردن بدست بزرگے اگر صلاحیت داشتہ
باشد بعقیدہ و عمل و اخلاق و احوال و ترک و انزاد و تاثیر صحبت کثیر آثار صحبت این انتساب بیعت
ثانی اصلی ندارد اگر در صحبت و اذکار معمولہ آن خاندان نسبت خاص و حالات در آنجا دست ندرت مجوز
است کہ بخدمت مرشدے دیگر انتفاوہ نماید بلکہ واجب اگر طالب فیض الہی است سبحانہ بامترضائے
او بایحیث تا کمال بیعت کند لازم صحبت استفسار و تنقید معلوم خود بود و محال از تحریرات لائقہ آنجناب
امتناع تکرار بیعت دریافت شد در مقدمہ مسئلہ توجید آنچه ازین طریقہ احمدیہ مجددیہ و جدانہ دریافتہ
گذارش نمودہ معارف و تارخیم ایمان و افعال معاصی ہفتاد و سالہ و شہود استغناء و کبریائی این لاشی
را دریافتہ است بدعاء و محبت سلامت ایمان و مغفرت و رضوان در بارہ این ننگ درویشان
ند و فرما باشد باز بخاطر می آید کہ منع از بیعت بروست شخصے دیگر بعد از آن کہ بیعت بروست شخصے
منع گذشت و امنیت و انشطام در خلق ظاہر شد از آن جهت است کہ موجب فساد و زود گذشت
خواہد گردید و در طریقہ بجمہت اصلاح باطن ہست کہ از اول مرشد نسبت مع اللہ و حضور و محبت
و معرفت و اخلاق و توفیق اعمال نیافتہ پس منع بیعت در ظاہر از آن است کہ فساد و فتنہ نشود
و چون بیعت کردہ در باطن از **این** است کہ صلاحیت پیدا شود آنجا موجب فساد و این جا بموجب
حصول صلاح پس قیاس جمیع نیست در بیعت امر و کہ می شود بیعت نکردہ اصحاب کرام رضوان

اللہ تعالیٰ علیہم برائے امتثال و موافقت در امور اسلام است محتمل است کہ تکرار بیعت برائے
فیوض ہم باشد و الا سابق را افضل ثابت نمیشود و اللہ اعلم پس تکرار بیعت بحیث فیوض اسنادے یافت
علیکم بسنتی و سنت الخلفاء المرشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم مدد فرمایا باشند موت این چنین پیش آید
آمین ہزار آمین منکر کہ مل ابن مین پر خون شدہ منکر کہ این جہان فانی چوں شدہ محض بکف و پابره و دیو
بدست و پاپیک اجل خندہ زناں بیرون شدہ

مکتوب ہفتاد و نہم

بہتر بخواجه حسن صدور یافتہ در معنی قلندر و صوفی و معنی فقیر کہ ہر حرف
اشارت است بہ نکات عجیبہ و در توحید قالی و منع از بعضی امور

نامشروع ایماء و ماسنا سب و لک

سوز سینہائے مقتبسان افکار بزم جہان آرا کے آن آفتاب ظلمت زدائے محبت الہی آتش افروز
مقدس و اکابر ہی باد از جانب فقیر غلام علی عفی عنہ بعد سلام بنیان آنچه گذارش نموده می آید سپاس ہزار
سپاس عنایات بے غایات آنجناب محلی القاب است کہ بتواتر ارسال التفات نامہایا و این
کمترین درویشان میفرمایند اللہ تعالیٰ باین ہمہ تفضلات سلامت باکرامت دار و کرامت نامہ
در بیان معنی قلندر و صوفی و اقوال اولیاء کد ام رحمۃ اللہ علیہم در معنی تصوف کہ ہر یک موافق حال
خود تقریر نموده دیگر مطالب ارجمند درود نموده بر تہجہ طبعیت مبارک در علوم صوفیہ علیہ آگاہی
بخشید بعد تفسیر و حدیث بہتر از علوم صوفیہ صافیہ شغلی نیست کہ جانرا ضیاء و دل را صفائی بخش
و از اخلاق حسنہ حظے دافر کہ امت می نماید و باعمال مرضیہ توفیق رفیق میفرماید و عبرتے و چیرتے
نقد و قت میگرد و ما اسیران نفس و ہوار از ان بزرگان اعلائے و تنبیہ است ما غافلانرا
اللہ تعالیٰ بزرگان را جزائے خیر عطا نماید کہ از تفقد احوال خوردان نظر رحمت در بلیغ نمی داند
قلندر در تصفیہ باطن و محو و سجدی سعی می نماید باعمال ظاہر چندان پروا نمی کند صوفی در تصفیہ ظاہر و
باطن و از الہ شرک خفی بہت می گمارد و وجود خلق از نظرش برخواستہ است نسبت فعل صفت
چون بحضرت حق سبحانہ نمی نماید صوفی را بر قلندر مزیتے ثابت است معلوم نیست کہ کدام معنی آن
است کہ قلندر بآن از صوفی فضلے پیدا کند ارشاد فرمایند ظاہر موافق شرع مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ
و آلہ و سلم و باطن از دید ماسوا و از خواطر و آرزو مصطفیٰ باشد و بہت حال صوفی پس بہتر باشد از دیگر
رعایت ظاہر نکند و چہ ترجیح قلندر بر صوفی البتہ القا نمایند چون معنی قلندر و صوفی ارشاد می فرمایند

امید که ازین ہر دو مرتبہ بہین تحریر معرفت تقریر خطے باین پیر عمر ضائع کردہ برسد ہر کسے از طریقہ خود خطے
 وافر میخوابد بندہ حیران است کہ عمر کبیل گشتہ و مرگ بر پیشانی نشسته ضعف پیری در یافتہ و مرض پنجمہ توانا
 بر تافتہ بگردد بگردان طریقہ خود ہم نہ توانم رسید فہما اسفا اگر دستگیری از پادشاگان نشود و فہما حسرتا دعا
 بہتہ برائے حسن خاتمہ باین اُمیہ ابن فارض رحمۃ اللہ علیہ عیال و مور و قد طال المدی منک
 نظرات دست و دہر و بقیہ حیات در شہود یا بہ الحیاۃ بسر شود چون طریقہ نقشبندیہ دوام آگاہی و یادداشت
 است بہت عالی ثہمت دارند و ہر لحظہ و آن توجہ و حضور یاری بخش من ناتوان باو عیال و دروگم شو
 کمال انیست و بس بمقتل و افعال و صفات را با وسجانہ منتسب دار و دل انہجہن و چرا پاک کن عیال
 تو رہا باش اصلا وصال این است و بس با محبتی بدست آروا اگر ابر خود اطلاق مکن امیدوار است کہ برائے
 حصول این معنی باین ناچیز البتہ البتہ دعا فرمایند معنی تصوف آنچہ بخاطر عاظم آمدہ بسیار بجا است و معنی
 فقیر ہر حرف اشارتے است برائے ما فہما ان الفاء فضل حق اگر استقامت بر فاقہ نماید القاف قرب
 او سجانہ اگر قناعت اختیار کند الیا یاری حق اگر بر یاد دوام نماید الراء رحمت و رحمت اگر ریاضت گزیند
 و الا فضیحت و قہر رسیدہ یا بس یافتہ راندہ بود از درجہ فقرائے باب اللہ سجانہ معاذ اللہ بہرچہ از
 دوست دور افتی چہ زشت آن حرف و چہ زیبا و بہرچہ از راہ و اما فی چہ کفر آن حرف و چہ ایمان و این شعر
 از قییدہ حکیم سنائی است رحمۃ اللہ علیہ در مثنوی شریف معنی آن فرمودہ اند و دیگر از مکارم اخلاق ہامی
 نوشتہ میشود استفناسا جواب ارشاد فرمایند و قد مائے این خاندان عالیشان ذوق و شوق و استغراق
 و کمال جہود و زہد معمول بود این نوعی قالی کہ بعض قوم و خیال بدون ریاضات و کثرت اذکار شیوہ ساختہ
 اند اصلش از کجا است شرع شریف این خیالات را قبول ندارد آنچہ از غلبات محبت کہ از کثرت نوافل و
 اذکار و اوستود سکہ عذر خواہ آن خواهد بود و این کثرت ملاہی و کثرت انعقاد جمیع اصناف خلایق و تجویز
 رقص فواہق از کجا اختیار نمودہ اند آنچہ خلاف شرع است باوصف قدرت چہ امانت ازان نمی نمایند و
 صحبت اغنیاء داشتن و طعام اینہا خوردن کہ شرط میگردند بر میدان خود امتناع ازان این عزیزان اعز ہم
 اللہ تعالیٰ چہ اختیار کردہ اند دل من ازین اختیار خلاف وقع مشیخ کرام علیہم الرحمۃ بسیار متأسف میشود
 اند کہ پیش تو گفتم غم دل ترسیدم و کہ دل آزرده شوی و نہ سخن بسیار است و فاضل از روم پیش این
 بندہ با استفادہ آمدہ جبراً و کرہاً در اینجا بودہ از دیدن اطوار اہل ہند کہ فسق و بدعت مداح دارد مضطرب بودہ
 زودتر مراجعت کرد کہ محبوب اہل اسلام این بلا و اندک از حدیث صحیح کہ منکر را بدست یا زبان منع باید نمود
 یا بدل بد یا بد بد اگر بدل بدی بر دند در خلاف شرع حاضر نمی شدند و فساق و مبتدع را بدیش
 خود راہ نمی دادند و چنین جا کسے می باشد؟ بر تو فرمودہ است کہ ازین جا بیرون شو کسانیکہ علم ظاہری دارند
 از صحبت اینہا مسایل دین استفادہ میشود و از صحبت ارباب فقر دوام ذکر و انوار و کیفیات محبت و تحقیق معارف

دست میدہد وین شهر کسے مشہور نیست کہ علیہا حوال باطن دار و حضرت خواجہ ورد و شاہ او ادا فی رحمۃ اللہ علیہما از نسبت نقشبندی حفظ وافر داشتند و مرشد بنبرہ مجددی بودند نسبت بزرنگ و بے کیف بوسعت تمام بمروم میرسانیدند حضرت سلامت عمر باختر رسید و جز انفعال و زنامہ اعمال نیست و انتظار نفس ما قد مت لغد چندانکہ نظر کردہ شود غیر از تقصیر و ندامت تقدیم نگردہ است الا ان بتغمد فی اللہ بسبق رحمۃ اللہ میداست کہ توسل باذیال مکرمت و شفاعت بزرگان و سیدہ نجات گردد و میخواد کہ بر طبق قطعہ ابن مین رحمۃ اللہ علیہ ازین جهان برود و منکر کہ دل ابن مین پر خون شد و دانی کہ ازین سر لے فانی چون شد و مصحف بکف و پابرہ و ویرہ بدوست و با میک اجل خندہ زمان بیرون شد و برائے این مطلب بہت مشکل کشا و دعاے حاجت و روانہ فرما باشند و با این نا اہلی خود کہ نہ از اولاد حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ و نہ از بنابر حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ نہ علمے کہ قبولی عطا فرمایند و نہ عملے کہ در معرفت کشاید باین الطوار زندگی و تقسیم اوقات و باین و تیرہ حالات خوش باشم و خوش بریم و خوش ہمیرم موافق مضمون قطعہ مرقومہ والسلام

مکتوب ہشتمادم

بمولوی ولی اللہ سنہلی تحریر یافتہ در جواب عرضیہ ایشان کہ شکایت از بزرنگی نسبت باطن خود نوشتہ بودند و وجہ تفوق این بزرنگی نسبت

حضرت سلامت چندانکہ نسبت باطن بلندتر بود ذوق و شوق و کیفیات کم میشود از اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہ در نسبت باطن از اولیاء عظام رحمۃ اللہ علیہم برتر بودند این کیفیات و استغراق و پیروی منقول نیست مگر مرتبہ احسان ان تعبد ربک کانت نوراً کہ جزو سیوم ایمان است از اولیاء زیادہ داشتند و مرتبہ احسان آن اکابر گویا شہود حسی بود و اولیاء آن مرتبہ کہ آنرا شہود و مشاہدہ و حضور و بیاد داشت و آگاہی گویند خیال است تا فضل اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثابت گردد و بلکہ در نسبت فوقانی توجہ حضور کم میگردد و حضور مثل حضور نفس و ذات خود میشود و وسعت انوار بے کیف و اتباع ہوئی لما جاء بہ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نقد وقت میگرد و این است مختار حضرت مجدد و الایشان فرمودہ اند آخر کار انتظار است و حاصل کار انتظار است و این انتظار در لطیفہ قلبی دست میدہد پس ازین بے کیفیت شکایت نیست لطافت و بزرنگی کمال طریقہ احمدیہ مجددیہ است کثر اللہ سبحانہ علیہا و افاض علیہا بیکاتم فی الدارین آمین

مکتوب ہشتمادویم

بمولوی صاحب جامع علم و عرفان مولوی بشارت اللہ بڑائی صاحبیہ و فیتہ

در بیان اذکار و مراقبات لطائف عالم امر و لطیفه نفس و عناصر ثلاثه و منع فرمودن اجازت تعلیم طریقه بدون حصول ملکہ یادداشت و تہذیب و ذلیل

مولوی صاحب فضیلت و طریقت مرتبت مولوی بشارت اللہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ الوافدہ لما خلقہ
از فقیر غلام علی عقی عنہ بعد سلام و دعاے سلامت و استقامت و وضع باد طریقه باطن کہ بشما گفته شدہ بران
مراقب باشند از گفتن ذکر اسم ذات از ہر لطیفہ و ذکر نفی و اثبات بلحاظ معنی و لحاظ ہر لطیفہ چارہ نیست
و رویشی با خدا بودن است و بس در وقت ذکر آئی ذکراں ملاحظہ مبداء آن لطیفہ ضرور است لطیفہ
قلبی را ناشی از تجلیات افعالیہ دانستہ و توجہ بروح پر فتوح محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمودہ کہ از قلب حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فیوض ولایت و تجلیات افعالیہ رسیدہ متوجہ بقلب بودہ بذکر و توجہ باید پرداخت تا کہ ملکہ
یادداشت و حضور و جمعیت قوی گردد و سر توجہ پر تو اندازد و توجہ کہ پیدا شدہ بکشتور و منصفی گردد و باز لطیفہ
روح را ناشی از تجلیات صفات ثبوتیہ دانستہ و توجہ بروح محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الف الف الف
صلوٰۃ کرد کہ از روح آنحضرت فیوض ولایت صفات ثبوتیہ بحضرت نوح و ابراہیم علیہما السلام وارد شدہ
متوجہ بروح بودہ ذکر و توجہ باید نمود تا کہ جذب و نسایم کیفیات لطیفہ باطن را در گیر و دسلب نسبت صفات
از خود و نسبت قیام آنہا بحضرت حق سبحانہ و تعالیٰ نقد وقت گردد و باز لطیفہ سر را ناشی از شیونات ذاتیہ
دانستہ و توجہ بسر حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمودہ کہ از لطیفہ سر آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم فیض ولایت بحضرت موسیٰ علیہ السلام رسیدہ متوجہ بسر بودہ ذکر و توجہ باید کرد ہر گاہ حالات و کیفیات
ظاہر شود و اضمحلال ذات خود در ذات حضرت حق سبحانہ و رباید باز لطیفہ خفی را ناشی از تجلیات صفات
سلبیہ دانستہ و توجہ بلطیفہ خفی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کردہ کہ از لطیفہ خفی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم فیض ولایت صفات سلبیہ بحضرت عیسیٰ علیہ السلام فایض گردیدہ ذکر و توجہ بلطیفہ خفی باید کرد
تا کہ تفرید جناب کبریا از جمیع مظاہر مشہود شود و کیفیت مناسب آن لطیفہ حاصل شود باز لطیفہ اخفی کہ ناشی
از شانے است جامع این مراتب را و نیز ہر قدم آنحضرت است و ولایت خاصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم باید پرداخت تا کہ مالات علیحدہ و تخلق با اخلاق الہی پیدا آید و سعی باید نمود کہ توجہ ہر لطیفہ رو
باستتار و اضمحلال آرد و تخلق بصفات الملک آنکہ مالک ہوا و نفس خود گردد و تا نامرضی حضرت حق سبحانہ از او
صدا نگردد و تخلق بصفات القادر آنکہ قادر گردد بر خود و نشود کہ قدرت را در پنج امر نسبت بخود نماید زیر قدم
بودن لطیفہ یکے از انبیاء علیہم السلام بآن معنی است کہ صفات از صفات حقیقیہ مربی آن یعنی است صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم وآن صفت جزئیات بسیار دارد و یک جزئی آن مری سالک است و باید که کیفیات و حالات
 هر لطیفه مشابہ حالات آن بنی باشد اگر چه آن صاحب را مناسبی بر نسبتها کے این لطایف حاصل است
 لکن برائے تقویت و حصول کیفیات و اسرار هر لطیفه بطریق ماسبق گاہے شغل لطایف کرده باشند اولی
 بود و دیگر سے را پنج مسطور ارشاد فرماید مناسب باشد و هر لطیفه توجه بحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
 وسلم برائے آن است که مناسبی و التفاتی از ان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاهر شود و مرانا گوار می
 آید که توجه بغیر آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرده شود اگر چه ایمان و یقین بحضرات انبیا علیهم السلام حاصل
 است لیکن در و حارت توجه که اصل این راه است تصور سے می آید و مشایخ را رحمة اللہ علیہم مثل عینک
 تصور نموده با آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و حضرت حق سبحانه متوجه باشند و هر امر نیت متابعت آن سرور
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضرور است و هر امر در هر عمل که از ان حضرت بامت رسیده است از فرض و نفل و توجه
 بآن حضرت باید نمود که آن حضرت مبدء العمل اند و در خوراک خوردن گوشت و سرکه و کدو و شیرینی و خربزه
 و نربزه آنچه خورده میشود نیز توجه بجناب مبارک باید کرد که آن حضرت فرموده و کرده اند تا عنایت از جناب
 آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در رسد و منصبیغ با نور اتباع فرماید در تہذیب لطایف مستفید توجهات
 بلیغہ باید نمود تا که یاد داشت در هر لطیفه و کیفیات آن قدسے نگیرد و انقطاع و اعراض از دنیا و اہل آن
 و صبر و توکل و رضا و تسلیم و تہذیب و اخلاق و تبدیل رذایل و دست نهد و سر معیت یحییٰ و اقریت یحییٰ چون
 ظاهر نشود و غلبات احوال در نگیرد کسی را اجازت نباید داد و در مراقبہ اتر بیت جذبات و حالات ہمہ
 لطائف را میرسد تحصیل آن ضرور است و در مراقبہ محبت یحبہم و یحبونہ نوال انوار و ذوال رذایل
 صفات دست مے و ہد سعی نمایند کہ این معانی نقد و مت شوم و در معایر ثنائے و ثالث و قوس مراقبہ و
 توجه باصول باید کرد و دایرہ ثنائے را اصل و ایترہ اول و ثالث را اصل ثانی و قوس را اصل ثالث دانستہ و
 و ہر یک دایرہ توجه و ذکر و توجه بروح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باید نمود بعد حصول حالات و کیفیات
 اصول اصول صفات و اسماء تہذیب عناصر مراقبہ مسمی الباطن و کثرت ذکر و طول قنوت و زمانہ نوافل
 باید پرداخت نشود کہ بے حصول ملکہ یاد داشت و تہذیب رذایل و شکست و مسکنت و نیستی کسے را اجازت
 فرمایند تا طریقہ بدنام نشود کہ درین طریقہ الفاظ بے معنی مستعمل نیست معاذ اللہ غلبات احوال محبت و شہود
 حضرت حق سبحانه و تعالی و کمال معرفت و توحید پیدا باید کرد و در افعال را منسوب بواحد حقیقی یافتن و صفات
 را بے توصفات الکیہ دیدن از ذات خود نشانے نیافتن این ہمہ اقسام معرفت است و در وقت طہور بخالت
 طبع عین بر جبین ننیدن اخلاق و اگر ظاهر شود زودتر از ان مستغفر بودن این است راہ تصوف و شغل علم غیر
 و حدیث و علوم قدما و صوفیہ مثل رسالہ قشیری و عوارف و تعرف و احیاء العلوم البتہ می باید و کثرت علوم منطق
 و دیگر علوم خوب نیست و السلام

مکتوب ہشتاد و دوم

باین جامع مکاتیب صدور یافتہ در تعبیر رؤیا کہ بشرف زیارت
حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا مشرف شدہ بود و مع بعضی
نصائح و دعاء ترویج طریقہ و مانیان سزاوارک

بخدمت شریف صاحبزادہ علی نسب حضرت مؤلف احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد سلام سنون
وضع با و عنایت نامہ ساهی رسید باخبار خیریت مسرت رسانید و مندرجہ دریافت شد الحمد للہ کہ بعنایت الہی
سبحانہ صحت یافتہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ بصحت و عافیت و استقامت وارد واقعہ ہمیشہ خوب است می تواند
کہ آنجناب رضی اللہ تعالیٰ عنہا خوشتر شریف آوردہ باشند بدقیقت کہ از ایماہل بیت عظام رضی اللہ تعالیٰ
عنہم درین طریقہ رسیدہ است بصورت آنجناب متمثل شدہ بتسلیمہ شما آمدہ است الحمد للہ اللہ تعالیٰ
شمار ابعراض حمدی رسانیدہ مروج طریقہ اینکہ مفیدہ مفیدہ احمدیہ مجربہ کثر اللہ امثالہم وارد اوقات
باز کار و مراقبات و تلاوت و درود و استغفار و نوافل و خلوت و انزوا با میدار فضل خدا سبحانہ و یاس از
ماسوی و التجا بحضرت حق عم نوالہ بواسطہ مشایخ کرام رحمۃ اللہ علیہم معمور دارند و السلام آنجورہ آبگینہ کہ تحفہ
اغنیاست نہ فقر رسید جزاکم اللہ

مکتوب ہشتاد و سوم

باین جامع مکاتیب صدور یافتہ در تقید توجہات نمودن بحال
مولوی حبیب اللہ صاحب معہ نصائح و دیگر

حضرت سلامت السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مولوی حبیب اللہ بخدمت میرسند بحال ایشان
توجہات فرمایند تا حضور و جمعیت و جذبات و واردات و تہذیب لطایف و تبدل زوایل سبحانہ و تقویٰ
و تسلیم و رضا و مقامات عشرہ صوفیہ حاصل شود و از احوال خود و مستفیدان نوشتہ باشند و از دروہا بہای عطیات
سر نیار و التجا حرکت نکند انت حسبی فلا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین موطاء امام محمد و سنن ابوداؤد و
ابن ماجہ و ترجمہ حضرت عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ و آنچه از کتب تحصیلی میسر شود در کار است بتوجہ و دعا و ہمت دینی
وقت پیری وضعف مدد فرمایا باشد جزاکم اللہ خیر الجزاء

مکتوب ہشتاد و چهارم

نیز باین جامع مکاتیب صدور یافته در بیان آنکہ شجرہ بزرگان خود
خواندہ بجناب اوسجانه عرض حاجات نمایند و ختم پیران لازم شناسند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت شریف صاحبزادہ ولایت نسبت حضرت رؤف احمد صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ العزیز سلام نیاز
گذاش می نماید بدینا شد کہ براخبار خیریت آنجناب اطلاع نمیت بتحریر احوال شریف و احوال مستفیدان
رفع انتظار فرمایند و شجرہ بزرگان خود خواندہ بجناب اوسجانه عرض حاجات و جمعیت ظاہر و باطن و متابعت
آن اکابر کردہ باشند ختم حضرت شاه نقشبند و ختم حضرت مجد و رحمۃ اللہ علیہما لازم شناسند و اسلام۔

مکتوب ہشتاد و پنجم (رسالہ اول)

در بیان اقسام بیعت و شرائط پیری و آثار تاثیر صحبت بمردان مہمان
آنکہ ذکر اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بخیر باید کرد و تفضیل یکی از اولیا
بروگیری نباید نمود و مذکور سماع و درویشی و اقسام توحید و اجازت و خلعت
و نماز و روزه و نہی از بدعت و رسوم کفار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ فیقر عبد اللہ معروف غلام علی قادری نقشبندی مجددی عفی عنہ گذاش می نماید کہ در بیان مذکور
بیعت بمعنی عهد کردن است و استوار بودن بران و معمول است در طریق صوفیہ و آن سنت اصحاب کرام است یعنی
اللہ تعالیٰ اعظم بیعت قسم است بیعت اول توبہ کہ بروست بزرگے بر ترک گناہان بیعت نماید و آن
بگناہ کبیرہ شکستہ گردد و باز مکرر بیعت کند و در غیبت اختلاف است و بتحقیق مسلمانی غیبت گفتن و بیان مناقض
البتہ کبیرہ بود بیان معائب اساتذہ کہ در وثوق اینها قصور است و معائب مشایخ مبتدع لازم است تا مسلمانان
پرہیز نمایند و ہم بیعت برائے انتساب بخاندانہ بجهت حصول بشارتے کہ دران خاندان است و امید
شفاعت آنها مثلاً قادری میشود تا در بشارت حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کفرمودہ اند و در بیان
من بی توبہ نمیزند شامل شود تکرار این بیعت ضرورت نیست سیوم بیعت برائے استفادہ از خاندانی می نماید پس

اگر اشغال وادکار و مراتب خلاص آن بزرگان چندے بجا آید و فائده نیافت لازم صدق طلب است که بخاندانی
دیگر رجوع نماید اگر مرضی شد باشد یا نه باز بیعت بدست مرشد ثانی کند و از پیر اول انکار نکند که قسمت او آنجا بنود
و اگر در شریعت و طریقت اوفتوری یافت و با اهل دنیا و طلب دنیا مبتلا گردیده از مرشدی دیگر فیض باطن و محبت
و معرفت حاصل نماید طفل که با تبارع کس بیعت کرده است بعد سیدان او بشعور و عقل مختار است هر جا که خواهد
بیعت نماید یا بر همان بیعت پیر اول باشد اگر شائسته پیرے است پیرے است که متبع سنت پیغمبر خدا صلی اللہ
علیه و آله وسلم باشد ظاهر و باطن و تارک بدعت و بر عقیده بزرگان سلف مانند حضرت غوث الثقلین شیخ
الاسلام نجیب الرحمن رحمۃ اللہ علیہم مستقیم بود و از علم ضروری فقه بهره داشته باشد اگر حدیث مشکوٰۃ شریف و تفسیر قرآن
مجید در مطالعہ و تدویر کتب اخلاق صوفیہ منهاج العابدین و کیمیائے سعادت حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ دانند
آن و کتب احوال بزرگان و ملفوظات آنها مراد است نماید برائے تصفیہ و تزکیہ بسیار مفید است و از دنیا و اهل
آن احتراز کند و تعمیر اوقات بوظایف اعمال نیک و خلوت و از دنیا نماید امید از خدا و یاس از ماسوی لازم شناسد
یا نمودن قرآن مجید که مقتداست چند جز آن تلاوت نموده باشد و بکثرت ذکر از کیفیات باطن بهره مند بود و توبه و انابت
و زهد و دمع و تقوی و صبر و قناعت و توکل و تسلیم و رضا طریقی خود دارد از دیدن او خدا سبحان یاد آید و دل را صفائی
از خواطر و دست دهد اگر چشتی است از صحبت او ذوق و شوق و گرمی و بے تابی دل و ترک و تجرید حاصل گردد
و اگر قادری است صفائی قلب و مناسبت بعالم ادراج و ملائک و از گذشتہ و آئندہ علمے فقد وقت او شود و
اگر نقشبندی است حضور جمعیت و نسبت یادداشت و بنجودی و جذبات و واردات دست دهد اگر مجددی است
آنچه در لطائف فوقانیہ کیفیات و صفات لطائف نسبت باطن و انوار و اسرار که در طریق مجددیہ مقرر است پیدا شود
و اگر در صحبت او این احوال ظهور نکند تو ان گفت سے صحبت نیکان ز جهان دور شد و غافل عمل خانه ز بنور
گشت و مرید کسے هست که آتش طلب آرزو از باطن او بسوزد و در محبت بقرار دارد و سحر خیز و از دیدہ حضرت
اشک ریز باشد تا کامی و خاکساری شعار او از گذشتہ مشرکساری و از آئندہ ترس کاری کار او تقسیم اوقات بر
اعمال خیر مقرر نماید در قضا یا صبر و عفو و نظر بر مشیت حضرت حق سبحانہ لازم گیرد و به تقصیر خود معترف باشد و مردم را
معذور و داند و بر نفس آگاه از ذکر حق سبحانہ باشد مبادا که این نفس آخرین بود و به غفلت بر آید و در محاورات از چرخ
و الزام ختم اجتناب نماید مبادا بے آزار برسد که خانه خداست سبحانہ ذکر اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ
عنہم و جمیع بجز کند بلکه موافق حدیث شریف در این اوقات سکوت اولی است که طعن اینها تا بعد از سدر گاه
که حاضران تنہا نیستند و جانشینانها کرده اند غائبان را چنانچه دوستی اینها بدوستی حبیب خداست صلی اللہ
علیه و آله وسلم و در اولیا کرام بگمان خود تفضیل یکے بر دیگرے نکند یکے بفضل دادن نبص و اجماع صحابہ میشود
رضی اللہ عنہم جنون محبت از اعتبار ساقط است صحابہ را بزرگان شنیدہ اند بے مزیدیہ حضور اما در دنیا و اجتماع
نااہلان و صحبت مبارک حضرت سلطان المشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملاہی ہرگز بنود گریہ بود و سوز جگر چنانچہ

از حضرت پیر

از تبارک از طعن اینها در سحر خیز

در فرائد الفوائد و سیر لا و لیا مفصل مذکور است خلافت پیران کبار دل را سیاه مینماید و لذت و سماع برائے
بسط قبض باطن یا زیادتیا و انبساط با برائے در دو معانی که در اشعار محبت و رقت قلب میشود مقرر نموده
اند نه برائے اجتماع غافلان و این مجامع بر چنین سماع فاسق است زیرا از آن پر میزند که اگر کسی ملاهی را
جائز داشته از غلبه حال معذور است اتباع آن منع است موافق شرع شریف و ذکر جبر برائے علاج
دل مقرر نموده اند خفی اولی است هر وقت می شود و فضل ذکر خفی بر جبر ثابت است از روی حدیث شریف
چهر برائے سحر است دل و دفع کسل چند بار بتوسط جائز تواند شد از غلبه محبت که بکثرت اذکار و ریاضات
میشود اسرار توحید ظاهر میگردد و آن دیدن یکسهمی است در ممکنات نه دانستن ممکنات را عین ذات
حق سبحانه گمان نمودن و بتقلید ارباب حال بوهیم و خیال این معرفت بر زبان را ندن و خود را موجد گرفتن و دور است
از عقل و شرع حضرت رکن الدین ابوالکلام علاء الدوله سمنانی و حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیهما و تبلیغ
الشیان دیده اند و دریافته اند که معرفت سوائے این معرفت نیر حاصل میشود و موافق مذاق انبیاء است علیهم
السلام و روشنی با خدا بودن و حسن اخلاق و اتباع شریعت است دل از خاطر غیر پر بسته و ظاهر با اتباع
حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم آراستہ و دامن حضور که آنرا مرتبه احسان گویند لانعم باطن گردد و عجب
سعادت است اگر عطا کنند و محروم ندانند توحید افعالی افعال را از فعل یک فاعل دیدن و توحید صفاتی صفات
را بر توصفات حق سبحانه یا نلتن و ذوات را در ذات اولیای محمد و دیدن از اولیای کرام مراد نیست
تا یار که اغوا و میلش بکند باشد اجازت و خلافت کسی اگر نسبت و حالات باطن کسب نماید
و تهذیب اخلاق و صبر و توکل و قناعت و رضا و تسلیم و ترک دنیا کند و شائسته این مرتبه بلند با اتباع سلف
صالح باشد باید داد و بحصول حالات و کیفیات باطن بحد و تلیقین اذکار اجازت داد و حرام است و خلافت
پیران کبار یکبار مغرور ساختن و دیگرے را محروم گردانیدن دور است از عقل و شرع اللہ تعالی شامل او این پر
عمر ضائع کرده را رضائے خود و رضاء حبیب خود صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم و اشتیاق لغائے خود که است فرایند
حلا یا بحق بنی فاطمه که بر قول ایمان کنی خاتمه یزد اگر دعوت مردم کنی در قبول یمن و دست و دامان آل رسول یزد
بدانکه نماز بجماعت و با طمانینت در رکوع و سجود و قومه و جلسه از پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و
آلہ و سلم ثابت است قومه و جلسه بعضی فرض گفته اند قاضی خان از مفتیان حنفیه واجب گفته و تبرک کان
بسجده سجد و واجب میگوید و اگر عمداً ترک کند با عاده نماز قایل است کسیکه سنت مؤکده گفته است
آن قریب است بواجب ترک سنت باستخفاف کفر است و قیام کیفیت جدا است و در رکوع جدا و در قومه
و جلسه و سجود و قنود و حالات و کیفیات متنوعه دست میدهند نماز جامع انواع عبادات است تلاوت و تسبیح
و درود و استغفار و دعا شامل است اشجار گویا و قیام اند و حیوانات در رکوع و جمادات در قنود نماز
مشمول بر عبادات اینها است نماز در معراج فرض شده کیسکه بطریق مسنون صاحب معراج صلی اللہ علیہ و آلہ

و سلم ادا نماید بعبودیت در مقامات قرب بر سر باب ادب و حضور عروج با در نمازی یا بند خدا و رسول
احسان بر امت کرده اند که نماز را فرض نموده اند پس او را است محنت و احسان و ویراست صلوات و تحیت
و ثناء و در نماز عجب صفائی و حضوری حاصل میشود پیر یا فرمود رضی اللہ عنہ در نماز اگر چه روست نیست
حالتی کالرو تیمی باشند این از محربات است و قیاس حکم تحویل قبل از بیت المقدس بسوی قبله ابراهیم علیہ
السلام شد پس در گفتند نماز که بطرف بیت المقدس کرده آید حکم آنجا چیست آیت شریف نازل شد
ماکان اللہ لیه ضیعہ ایمانکم راے صلواتکم نماز را بایمان تعبیر فرموده است پس ضایع کردن نماز از طریق سنون
ضایع کردن ایمان است و فرمود پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم گردانیده شده است خشکی و خوشی چشم من در
نماز یعنی در نماز ظهور و ظهور حضرت ذات است که چشم مرا راحت میرساند فرمود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم از حی یا بلال راحت رسان مرا اے بلال باذن و اقامت نماز کسیکه راحت از غیر نماز فهمد مقبول
نیست کسی که این تلذذات و انواع از کار را متضمن است کسیکه نماز را ضائع می نماید امور دیگر را از دین
ضائع تر خواهد ساخت روزه بکلام لغو و غیبت بی ثواب میگردد و غیبت محیط ثواب اعمال است از آن احترام
واجب است سخت بیعتی بود که سجد و کد اعمال کرده شود و ثواب آن ضبط گردد و اعمال بجناب بکبر یا اوسجانه
عرض میشود ندبے ادبی بود که غیبت و لایعنی بجناب پروردگار خود عم نواله روانه کند شنیدن سرود و تار و نغمه
و طنبور و دیدن رقص و ساختن نقل مزارات مقدسه حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم که عزیز الی غلبا
کرده اند ننگ و عار مسلمانی است تصویرات اکابر ساخته بر یارت آنها تو سل بجناب بکبر یا میخوانند
از اسلام نیست نادیده صور بزرگان ملیسا زندان افراست تاب اللہ علیہم سید اسمعیل عالم و محدث سلمه
اللہ تعالیٰ و بارک فیہا اعطاه از مدینه منوره برائے کسب طریقه مجددیه پیش بنده آمده بود او را برائے
زیارت آثار شریف در مسجد جامع فرستادم رفت نزد تر برگشت گفت آنجا ظلمت بتان است اگر چه
افزار پیغمبر خدا هم است صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم از حجابان پرسیدم که در درگاه شریف آثار کیست
گفت در صندوق تصویرات بزرگان نهاده شده جزم کردیم که این ظلمات تصاویر است آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم تصویر حضرت ابراهیم علیہ السلام را بدست مبارک خود شکسته اند باین عمل میبادا که این
آینه شریف صابوق آید مایه من اکثرهم باللہ الاوهم مشکوک مرغ چنگا بندن و کیوتربازی و هر
لوهرام است شک تراشیده آنرا قدم شریف پیغمبر خدا قرار دادن این هم مانند تصویر پرستی است بجناب
آوردن رسوم کفار مولی و دوالی و سبقت و نور و مجوسان تشبیه بکافران است العیا ذباللہ
هرگاه پیران باین قیاس مرتکب باشند میدان را اندر حاصل شد پیری و مردی بتقوی میشود کیفیت
باطن و کشف و خرق حادث کفار را هم می شود در ریاضات و اشتغال که سبب تسخیر جلال میگردد و چنانکه سیفها
و نقش و تعویذ نوشتن برائے کسب دنیا است اعتبار سے ندارد و اتباع پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ

وسلم دین مسلمانی است و دہ قرابتی سبحانہ و این است طریق اصحاب کرام و اہل بیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم و نزول قرآن مجید برائے ہمیں است اللہم اہلنا الصراط المستقیم بر صراط پیغمبر خود و صراط اصحاب کرام و اہل بیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ثابت و آیین -

مکتوب ہشتاد و ششم (رسالہ دوم)

در بیان طریقہ شریفہ شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ و چیرے از احوال حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مع دفع اعتراضات کہ ناہمان بر کلام آنحضرت نموده اند

طریقہ شریفہ حضرت شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ دوام ذکر خفی و توجہ بقلب و توجہ قلب بہ حضرت حق سبحانہ است و نگہداشت خاطر و بازگشت بجا چہ بار ذکر بگوید خداوند مقصود من توی و رضائے تو محبت و معرفت خود و حضرت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ در رسالہ موصل مرید الی المراد فرمودہ نزد انصاف طریقہ بہتر از طریقہ نقشبندیہ نیست برائے حصول فنا و بقا انتہی و شیخ عبدالحق از طرق متعددہ استفادہ فرمودہ رحمۃ اللہ علیہ و از طریقہ نقشبندیہ در صحبت شیخ المشائخ حضرت خواجہ محمد باقی رحمۃ اللہ علیہ نسبت حضور و یادداشت حاصل نمودہ قلت بالتزام این طریقہ اتباع شریعت و ترک بدعت دست میدہد و توسط در ہر امر انسا کوالات و عبادات می نمایند و بمقامات بلند میرسند شصت رکعت نماز دو سیارہ کلام اللہ ہزار بار و در وقت عشاء نزدیک بخواب یا شد بہتر است و کلمات طیبات و آنچه بخیریت صحیح ثابت شود معمول است در طریقہ حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ این طریقہ علماء پسند است محنت کم و نفع بسیار حضرت مجدد بعد تلقین از کار چشتیہ و قادریہ و سہروردیہ از والد خود و اخذ طریقہ کہ ربیہ از حضرت نقشبند صریحی رحمۃ اللہ علیہما از جناب حضرت خواجہ محمد باقی رضی اللہ عنہ طریقہ نقشبندیہ گرفتہ ہمین صحبت مبارک ایشان بکمالات و مقامات و حالات و جذبات و واردات و کیفیات و علوم معارف کثیرہ و اسرار و انوار بسیار رسیدند باز بہرکت تربیت آنجناب بطریق جدیدہ از مہمبت حضرت حق سبحانہ امتیاز یافتند و حضرت خواجہ اثبات آن فرمودند درین طریقہ جدیدہ حضرت مجدد اصطلاحات و مقامات بسیار اند و در ہر اصطلاح کیفیات و حالات علیحدہ و اسرار و انوار جدا است پس طریقہ ایشان بشہادت علماء و عقلا ثابت و یافت و عالمی باین طریقہ از واصلان حق سبحانہ شد بر تو ظاہر است کہ در کلام بزرگان کلمات صریحہ از ظاہر بسیار است و آن کلمات را مخلصان تا ویلات نمودہ اند همچنین آنچه مورد اعتراضات در کلام ایشان باشد تاویل مشروع میگردد و جناب حضرت غوث الثقلین را نوشتہ اند کہ ایشان واسط

فیض ولایت اندو در اصحاب کرام و اہل بیت عظام معدود اند و در مقام خلعت کہ امر بطلب زیادتی آن دارد شدہ ہمہ مسلمانان شریک اند برکات آن از بعضی کم و از بعضی زیادہ ہمسری جناب پیغمبر خدا کفر گفتہ اند رسالہ معراجیہ و مساوات در حاسدان شہرت دارد و در کلام ایشان بیج جائے اعتراض نیست ایشان جواب اعتراضات خود نوشتہ اند و مخلصان نیز بے تحقیق و بے علم انکار اولیاد ہمارا سیاہ می نماید معاذ اللہ این کمترین درویشان بلکہ خاکپائے ایشان علام علی غنی عنہ بیعت بچاندان عالیشان قادیہ دارد و با شغال و اذکار نقش بندیدہ مجروریدہ ترسیت یافتہ و نیازی بحضرات چشتیہ ہم حاصل است الحمد للہ کہ بحصول مناسبتی بہ نسبتہائے نقش بندیدہ مجروریدہ حظہا از کیفیات و حالات باطن یافتہ شکر و سپاس آن اکابر مقدور بیان نیست امیدوار است کہ چنانچہ از فیوض و برکات خود در دنیا این کمترین را استفیض فرمودہ اند و در عقبی نیز بشفاعت خود از مفلحان و اہل نجات و رفع درجات فرمائید آمین جزاہم اللہ عنی خیر الجزاء و صلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ و صحبہ و بارک و سلم۔

مکتوب شتاد و ہفتم (رسالہ سلیم)
 در احوال حضرت خواجہ خاجگان پیر سیران امام الطریقہ مریم دہائے
 درمند حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رضی اللہ عنہ

سفری چند از احوال شاه نقشبند رضی الله عنه تبرکاً نوشته شد این احوال در مقابلات ایشان مذکور است مفصل امام اولیای صاحب الطریقیه خواجہ خواجگان حضرت خواجہ بابا و الدین نقشبند رضی الله

مله انیس الطالین مصنف صلاح بن مبارک بخاری بروایت حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار قدس سرہ نقل کردند
 خواجہ علاؤ الحق والدین عطر اللہ تربیہ کہ در آن ابتدا کہ حضرت خواجہ قدس اللہ روحہ فقیر بیستم روزی با جمعی از درویشان در شهر
 بخارا و درون دروازه کلا ہے بود کہ امر او حکام می پوشیدند و حضرت خواجہ بسط عظیم داشتند چنانکہ بہہ را از آن صفت ایشان
 دوق پیدا شدہ بود و حال حضرت خواجہ برائے درویشانیکہ در صحبت ایشان بودند ہر یکے را کلا ہے پوشیدند آنگاہ خواجہ
 فرمودند چوں کلاہ اہل ملک بر سر نہادیم می باید کہ در مملکت تصرف کنیم اکنون خود را بر حکام اہل ملک نیم از درویشان بلو
 محمود علیہ الرحمۃ درویشی بود کہ در آن صحبت ذکر حاکی کرد کہ در آن عصر در ماوراء النہر حاکم بود خواجہ فرمودند بر درویش حاکم
 تاریخ آما ثبت کردند و در آن مجلس کسب بود کہ بجا بل می رفت بنزد یکے از امرائے بخاری کہ ازین حاکم ماوراء النہر گرفتہ
 بود خواجہ بدست آن روندہ کابل مکتوبے بر امیر بخاری فرستادند کہ چنین حال چنین شد باید کہ پانصد دینار بعامدہ بدست
 دارندہ مکتوب فرود یک درویشانی روانہ کنی بعد از چند روز خبر آوردند کہ آن حاکم ماوراء النہر کشتہ شد نقص کردند
 در ہاں تاریخ بدہمہ انداز حال تعجب کردند و گفتند حق تعالی او تقدس بندگان خواص خود را چنین (بانی بر صفحہ ۸۰)

عہد از سادات کرام اند نسبت مبارک ایشان میرسد حضرت امام تقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولادت با سعادت
 آنجناب در محرم ششم ۱۰۳۷ مایہ است اولیاء رضی اللہ عنہم مثل حضرت حکیم علی ترمذی و حضرت خواجہ
 اسحاق بیسوی رحمہما اللہ سبحانہ و غیرہما از سالہا بشارت بوجود ایشان میدادند کہ در پنج سالہ از آنجدونی و محبوبی ظاهر
 میشود عالم نور ہدایت و ولایت او نورانی گردد و حضرت خواجہ محمد بابا ساسی رحمۃ اللہ علیہ و قلیکے در ویہ
 ایشان میگفتند مستند میفرمودند مرا از اینجا بوی ولایت ولی خدا سبحانہ می آید نزد یک است کہ این تصریفان
 قصر عارفان گردد و روزی فرمودند آن بوی زیادہ شد ما کہ آن ولی متولد شدہ باشد حضرت خواجہ را بخدمت
 ایشان برودند فرمودند این بہان ولی است کہ بالوئے اورا از سالہا شنیدہ بودیم صاحب خاندان عالی گرد و اولیاء
 در خاندان او بسیار پیدا شوند حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ را در عمر شریفہ سالگی جاذبہ حق سبحانہ رسید و
 ہمت از ہمہ برتافتہ و راہ سلوک طریقت علیہ صوفیہ و راہ ربانیت و عبادت پیش گرفتند تا ہفت ہفت روز
 فاقہ می نمودند تا تصدیق دست و علم علوم دین خواندہ و علم حدیث از امام الہدی باباؤ الدین قشلاقی رحمۃ اللہ علیہ
 سند کردہ اند مولانا باباؤ الدین قشلاقی از اجلہ اولیاء عابد و اول ملاقات حضرت خواجہ باباؤ الدین فرمودند این چنین مرغ
 کہ توئی دیگر عارف دیگرانی است میخواہی کہ بینی اورا عرض کردند البتہ پس بالائے بام آواز دادند کہ عارف بیامولانا محو عارف
 از شخصت کردہ آواز مبارک شنیدہ و یک قدم سیارہ بخوابیدند ملاقات شد و از مستقیدان مولانا باباؤ الدین قشلاقی او را مولانا از حضرت
 سید میر کلال نبوی بسیار داشتہ حضرت خواجہ نقشبند تعظیم او بسیار میکردند رحمۃ اللہ علیہم حضرت خواجہ نقشبند بہ صحبت
 مبارک سید السادات حضرت میر کلال رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت مولانا بابا ساسی کہ بجا واسطہ خواجہ جہان
 حضرت خواجہ عبداللہ فی نجوانی میرسد استفادہ نسبت خواجگان کردند حضرت میر موافق وصیت پیر خود بسعی
 بلیغہ تربیت ایشان بجا آوردہ پس بعد حصول نیت حضرت میر فرمودند بہت شتاب بلند افتادہ است مرغ روحانیت
 شما از بیضہ بشریت برآمدہ ہر جا کہ بوی ازین مطلب دریا بندہ جوع نمایند حضرت خواجہ تہا صانع نمودند و عرض
 کردند مرغ من خاک آستانہ شماست و آنچه دریا نمہ ام مرا کھانیت کنند فرمودند رضی الہی ہمیں است مثلخ از شما
 راضی اند و توجہ بشکبیل و علو درجات شما دارند پس حضرت خواجہ ناچار مقرر طالب مقصود و گزیدہ آخر بصحبت

(حاشیہ بقیہ صفحہ ۷۹) تصرفنا دادہ است و آن واقعہ سبب مزید یقین جماعت شد حضرت خواجہ فرمودند وراں
 او قاتی کہ این معنی از ما بطور محمی آید اے دوستان ما میانہ نیستیم بر بلے خواست می گذرانند و گرنہ از فقیر نفس عاجز جز
 تقصیر چه در وجود آید بہت زہے سلطان بے ہمتا کہ با چاکر کند سوداگر خرابد و کالاکر خرابد براندان و باوجود این کمال
 و قریب کہ حضرت محمدی راضی اللہ علیہ وسلم بود با خطاب آمد کہ وارضیت از رصیت و لکن اللہ رضی از پنجا معلوم کن کہ
 احوال بجا رگان امت او چه خواهد بود ہر چه از در ایشان او صادر می شود ایشان را در آن اختیار و خطی بقبلیت بجهت راہ
 نمودن طالبان است ۱۲

در این کتاب
 در بیان
 در بیان

شیخ نفیثم کہ انا جملہ مشایخ اندو میر سید احمد یسوی کہ آں حضرت خواجہ عبدالخالق عجمدانی از خلفا خواجہ
 حضرت یوسف بہدانی رحمۃ اللہ علیہ چندے استفادہ کردہ سے فرمودہ دربارہ حضرت خواجہ باین چنین ہوا
 طلب شوق دلی دے آری زنجار آمدہ و حضرت قشیم شیخ از خاندان یسویہ از اجلہ عرفا است وقت انتقال
 خود دریافتہ بے سبقت مرض فرمود آب گرم کیند گورے کند پس چند بار ذکر گفتہ جان بحق سپرد و یکبار
 حضرت خواجہ عرض کردند اہلکی از دریا کے محبت خود کہ برادر ارج دوستان خود ریختی قطرہ از آں بہ
 بہاؤ الدین بدہ نہا آمد کہ اسے دوں بہت از ما قطرہ مے طبعی پس طپا چہ سخت بر کلمہ خود زوم کہ در دآں
 تا مدتہایا فتم گفتم اگر آخر سلطان بایزید بسطامی اول بہاؤ الدین نہ باشد محبت خدا بر بہاؤ الدین حرام
 پس بجا ہدایت قویہ رسیدند آنجا کہ رسیدند آثار و انوار و حالات و کیفیات و لایت و تصرفات و خرق عادات
 کہ از حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ صد و بیافتہ از دو قند سال از بیچ ولی مروی نیست وجہ تسمیہ ایشان
 بنقشبند آنست کہ از آبائے کرام ایشان کہے قالین بان بود نقشبندی میکرد یا گویم از دہائے طالبان
 نقش غیر بانڈک ترجمہ می شستند و انتساب طریقہ بایشان برائے آنست کہ جذبی و عام از لفظی و اثبات حاصل
 میشود و حضرات خواجگان معمول بود و جذبے از مراقبہ معیت پیدامی شود حضرت ایشان را محبت شد
 و ہر دو جذبہ را رواج دادند و صحبت ایشان در چند روز از غلبہ حالات امتیاز و تمکین و شیریں بینی کردند
 جنراہ اللہ خیر الحجاز آثار ہدایت و رشد از طفلی از ایشان ظاہر بود کرامات و خرق عادات و تصرفات حضرت
 خواجہ در مقامات شان مذکور است حد سے ندارد چہار سالہ بودند فرمودند این گاؤں ما گو سالہ ما ہنچہ پختنیانی
 خواہد آورد آنچنان شد روز سے مذکور احیاء و ماتہ کہ از اولیا ظاہر شدہ و میان بود بحمد را ہد
 فرمودند ہمیں کمر فرمودند زندہ شو زندہ شد روز سے بخسرو گفتند خود را فدا کن دین راہ خود را بدریا بیند
 پس خود را بدریا بیفکند مردم گفتند خود را در تہلکہ بجا انداخت فرمودند خسرو بیرون آئی از دریا ہر آمد یک
 موئے او تر نشدہ گفت در آنجا جھوہ بود مراقب بودم آنجا روز سے مذکور ہر روز از اولیا و در ہوا شد فرمودند این
 چہ کار است بہ زنبیل فرمودند در ہوا بر شو از ان تودہ خاک کہ آنجا افتادہ بود خود را پر کردہ می آرزنبیل
 در ہوا رفت و از ان تودہ خاک خود بخند پر کردہ می آورد و چندین بار چنین کرد تا کہ فرمودند پس کن بس کہ
 شخصے بزیارت حضرت خواجہ می آمد گفت ازین دریا کہ در راہ بود پا بہ آب نہادہ خشک پا بگذرم پس
 اینچنین شد گذر کردہ در راہ قطار سے از آہوان دید گفت پیش من بیانید آہوان نزد یک او آمدند
 اینہا را تماشا نمود گفت مرا طعام گرم می باید و یکے پر از طعام گرم پیدا شد و قتیکہ بختور حضرت خواجہ
 رسید فرمودند از روزیکہ از خانہ برآمدہ نظر را بہتست دست زیر پائے تو ہا نہادیم از دریا خشک پا
 بگذشتی آہوان لا ما بتماشا تو آوردیم طعام گرم ما پیش تو نہادیم ایں اعمال کہ در باطن تست اگر خواہیم بگییم پس
 تو بہ سبب آن نمودہ اورا خالی کردند باز القاسے آن در باطن او فرمودند باز گرفتند باز فیض طحا الے بلند

۱۲
 خواجہ

از خود با احوال ادعائیت فرمودند و فرمودند اللہ تعالیٰ ما را قدرت بسلب و عطا احوال کرامت فرموده است
 شخصی گفت که عم من مرد فرمودند نموده است من نمیخواهم که بمیرد و سرے فرو برده گفتند زنده شد روح او در را
 از فرشته گرفتیم بدنش در آوردیم بہمت و توجہ طالبان را بمقتضای این خاصہ حضرت خواجہ امت کہ دلہا را
 بتوجہ ذاکرے نمایند و بالقاء فیوض جمعیت خواطر جذبات و واردات
 عنایت سے فرمایند و از حالے بحالے و از مقامے بمقامے برتر میرند و طالب
 را در آں دحلے نیست مگر بمراقبہ و ذکر در آں درجات قوت و ثبوت پیدای نمایند خلیفہ ایشاں حضرت خواجہ
 علاؤ الدین عطار عرض نمودند کہ در ویشتی گفتمہ است احوال دل پیش من مانند ماہ چہار ویم است فرمودند احوال
 نورانیت دل خود گفتمہ است قلب کبیر کہ آنرا حقیقت جامعہ انسانہ گفتمہ اند آن دیگر است پس گریان
 ایشاں گرفتہ توجہ نمودند ایشاں عرش و ماہیارا در خود مشاہد کردند بحقیقت قلب کبیر باندک التفات
 حضرت خواجہ رسیدہ باین وسعت کمال سباطن فائز شدند حضرت خواجہ فرمودند دل ایں است نہ آن حضرت
 خواجہ عطار میفرمودند بہمن عنایت خواجہ ہمہ عالم را بولایت توانیم رسانید لیکن مرضی حق نیست سبحانہ سبحانہ
 حضرت خواجہ در چند روز از غلبہ حالات در غمکین و شیرین امتیاز نمیکردند یک بار بر کینزے توجہ نمودند شہر
 و بیخود گردید بجانہ رفت مالکہ اش بدیدل ادبہوش افتاد زن ہمسایہ آمد بدیدن مالکہ اش مغلوب غلیات
 بیخودی و سکر گردید سکہ کہ ہمیشہ شرب و بطحا زدند و لذت آخرت بخار زدند و از خطا آن سکہ شد بہرہ مند
 جز دل بے نقش شہ نقشبند و این گوہر پاک نہ ہر جا بود و معلوم کن او خاک بخار بود و اول او آخر منہتی و متاخر
 او حبیب تمنائی و اندراج نہایت در بدایت کہ خاصہ حضرت خواجہ است بر توے است از تصرفات
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در اصل صحبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دلہا کے بدو ال چشمہ
 حکمت میشود افضل می گشت از اولیا علیہم الرحمۃ ہر گاہ دوام توجہ و حضور در صورت بے خطرگی یا کم
 خطرگی یا دوام کیفیت قلبی حاصل شود این را اندراج نہایت در بدایت گویند حضرت خواجہ میفرمودند
 مرا آن کرامت کردہ اند کہ بواسطہ من بلا برگردد در بلا التجا بما کن و حاجت را روا یہ بین سی سال است
 آنچہ بہاؤ الدین میگوید خدا می کند مرا حضرت خواجہ مطاف عالم حاجت روانی زایران است یکے را
 بامر بادشاہ از منارہ بلند زیر انداختند و آویسیدہ باندہ شد گفت توجہ ہزار خواجہ نقشبند شکل کشا کردم و دستہ از منارہ
 برآمد مرا گرفتہ اینجا آویسندہ کرد و از یکے گفت یا حضرت خواجہ عیش ندارم بعنایت حضرت خواجہ ریشہ گرد بر
 روئے او پیدا شد قاضی جاہل گفت یا حضرت خواجہ علم ندارم فدای بعنایت حضرت خواجہ عالم نفیہ گردید الحق دولت مند
 خدا کے را بعث حضرت خواجہ فرمودہ اند کہ با طریقہ عنایت کردہ اند کہ البتہ معلوم است کہ دناں طریقہ محرومی نیست یافت
 بسیار است بعضی الی فیہا میرسد و طریقہ من مجاہد و نیست باتباع سنن و عمل بعزیمت کامیاب می شود ما فضلیا ہم
 ما را ویم اتباع سنت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و عمل بعزیمت و ذکر خفیہ طریق من است انکشت ذکر خفیہ ہم

انصاف

در بیان

در بیان

از سیران کبار خود یافتند و بمقام جمعیت کہ جذبہ قویہ عنایت میشود حضرت را نواخته اند خواجہ تیمیر و در این دو جہد
 امتیازے یافتند و طریقہ بالیشان انتسابے گرفتہ ملا جامی میگوید وفات ایشان شب سیوم ربیع الاول است
 اندکے از احوال خواجہ بوقت ندر رحمۃ اللہ علیہ نوشتہ شد کہ اندک دلیل بسیارے بود و مفصل در مقامات
 ایشان مذکور است وصیت کرد کہ پیش خیزہ ایشان کلمہ و آیتہ نخوانند چرا کہ بے ادبی میشود این اہیات بخوانند
 مفلسانیم فائدہ بدان و یاد گیر ہر گاہ در بے خطرگی یا کم خطرگی دل را حضورے و توجہ یا کیفیت از کیفیات
 قلبیہ حاصل کرد و این حالت را اندراج الہایت در بدایت گویند این حضور و کیفیت در نہایت طرق دیگر
 اگر دست و ہد کبریت احمر است و این حضور و توجہ در جات وار و ہر گاہ حضور شش جہت را احاطہ نماید آنرا
 نسبت نقشبندی گویند و نسبت مجددی ہر لطیفہ را از لطائف عشرہ این حضور پیدا شود کذا قالوا و ما
 فقیران بواسطہ سیران این ہمہ احوال را دیدہ و نمودہ ایم فالحمد للہ سبحانہ

مکتوب ہشتاد و ہشتم (رسالہ ششم)

در جواب اعتراضات کہ ملا عبدالحق دہلوی بر کلام حضرت مجدد رسالہ نوشتہ اند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بدانکہ حضرت مجدد رضی اللہ عنہ جواب اعتراضات کہ ناہمان بر کلام ایشان می نمایند در مکتوبات خود
 خود تحریر کردہ اند حاجتے ندارد کہ دیگرے جواب آن بنویسد و ہمہ مخلصان و فرزندان ایشان نیز متصدی دفع
 آن شدہ اند حضرت شاہ یحیی پسر ایشان و حضرت محمد فرخ و حضرت عبدالاحد تبرہ ہائے ایشان و مرزا
 محمد بیگ خجندی در مکہ شریف و حضرت شاہ ولی اللہ محدث و قاضی ثناء اللہ و دیگر عزیزان از مخلصان ایشان
 بر تو آن پرواختہ اند کہے کہ تاویل عبارت بطور صریحہ عالیہ میدانند و او بیچ اعتراض نیست و حضرت شیخ
 عبدالحق کہ تجریمہ اعتراضات زبان بے صرغہ گویان را دظن و لیر ساختہ سخن بطور علمائے ظاہر فرمودہ اند
 و کلام حضرت مجدد بطور علمائے باطن است آن از عالمے دیگر و این از مقامے دیگر است اعتراض کجا است
 بدانکہ جناب شیخ حضرت عبدالحق بعد استفادہ از اکابر قادریہ و چشتیہ و غیر ہم از حضرت خواجہ محمد باقی
 رحمۃ اللہ علیہ استفادہ نمودہ اند ہمین صحبت حضرت خواجہ حضور نسبت نقشبندیہ حاصل نمودند و این مطلب در
 رسالہ بیان سلاسل مشیخ خود نوشتہ اند و در رسالہ موصل الی المردود ثنائہ کہ نزد اہل انصاف طریقہ نقشبندیہ اقرب
 طرق است و برائے حصول فنا و بقا بہتر ازین طریقہ نیست و در رسالہ انکار حضرت مجدد نوشتہ اند محبتے کہ مرا
 باشما است کہے را باشما نخواہد بود شما عزیزید و طریقہ شما عزیزتر حضرت خواجہ اثبات شما بسیار میکردند و نیز
 نوشتہ اند کہ یکبار در بارہ شما جناب الکی سبجائے متوجہ بودم کہ این مقامات کہ ایشان میگویند حق است یا
 یا اصلے ندارد آیت شریف کہ در دفع اشتباہ حقیقت موسی علیہ السلام نازل شدہ در حق حضرت مجدد و بر دل حضرت عبدالحق
 نازل شد پس تامل ضرور است اہمیت شریف نیست ان یک کار علیہ کن بدوان یک صادق ایضاً کہ بعض

الذی یجد کفر موسی علیه السلام برحق بودند فرعون با نکار بعضی جزا رسید غرق شدن و تباہی ملک و با ستیفاء جزا و در
چنانچه آئینہ شریف بر آن دلالت مینماید آیت فاخذہ اللہ الخ قلت ازین آئینہ شریفیہ مفہوم میشود کہ اتباع حضرت
مجدد مانند موسی برحق اند و میتوان گفت کہ نا فہمال مراد کلام ایشان نمی فہمند مانند آل فرعون بزناحق معاذ اللہ
کہ در رنغ اشتباہ حقیقت موسی علیہ السلام نازل شدہ در حق حضرت مجدد بر دل حضرت شیخ عبدالحی نازل
شد پس تامل ضرور است و ربادہ شما و رباطن فقیر وار شدہ در مکتوبیہ مرسل بحضرت میرزا حسام الدین خلیفہ
حضرت خواجہ خواجگان خواجہ محمد باقی رحمۃ اللہ علیہما نوشتہ اند کہ غبارے کہ فقیر را بخدمت حضرت شیخ احمد
بود رفع شد و غشاوہ بشریت نمائندہ ذوق و وجدان در دل چیزے افتادہ کہ با چنین عزیزان بدنیاید و سببان
اللہ مقلب القلوب است ظاہر بنیان استبعاد و خواہند نمود حاصل آنکہ اگر حضرت شیخ عبدالحی مطالعہ مکتوبات
حضرت مجدد می نمودند و بعد حضرت خواجہ ملاقات ایشان میکردند ہرگز انکار نمیکردند آئینہ از زبان ایا وہ گوین
شنیدہ اند بر آن پروا ختمہ اند کہ بشوئے نداشتہ باشد قول شریف ایشان غشاوہ بشریت در میان نمائندہ انکار
می نماید کہ تحریر اعتراضات از بشریت و نفسانیت بودند از راہ حقیقت سبحان اللہ این است احوال علما و
اولیاء رحمۃ اللہ علیہم و اسے ہر حال جہال حساد و معاندان فہم معاذ اللہ حسن عقیدہ موافق اہل سنت و جماعت
و عمل بر فہمہ و تخلوق با خلاق صوفیہ و اشاعت کثرت النوا نسبت باطن و کمال استقامت کہ حضرت مجدد بیان
موصوف بودند و دلیلے است واضح بر حقایق طریقیہ ایشان کہ بہین تربیت حضرت خواجہ خواجگان خواجہ محمد باقی
رحمۃ اللہ علیہ بطریقہ و مقامات و حالات و علوم و معارف آن امتیاز یافتہ اند و آنحضرت تحریر میان فرمودہ
و علما و عقلا رب صحت آن شہادت دادہ بعضی علوم ایشان بظاہر و فہم نیاید تاویل درست می شود تاویل
معمول است در طریق مستقیم صوفیہ بعضی اقوال حضرت شیخ عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ با جواب آن نوشتہ
می شود قولہ شہادۃ ادب بجناب پیر خود کردید جواب این نامی شود حضرت مجدد میفرمایند در بعضی از مکتوبات
خود آنچه مرا از علم و معرفت حاصل شدہ ہمہ بہرکت تربیت حضرت خواجہ است قدس سرہ در علم باطن اند
البت باتا بلکہ مولویت بخص تو جہات علیہ ایشان رسیدہ ام بیک توجہ عنایت ایشان آن یافتہ ام
کہ اہل مجاہدہ را در سنین حاصل نیست ہر کہ بتبرین یافت یک نظر شمس دین و طعنہ زند بر دقہ دخنہ
کند بر جلیہ و سجدت ہر دو پیر زادہ خود حضرت خواجہ کلان و خواجہ خرد رحمۃ اللہ علیہما کہ اینہا ارادت
و بیعت و اخذ فیوض نسبت خصوصاً حضرت مجدد دارند در مکتوبیہ میفرمایند در ادای احسان مائے والد
ماجد مجد شمارا اگر سر خود را بر آستان شہا بجاک برابر کم ہیج نکرده باشم آئینہ از کمالات و مقامات قرب
و علوم و معارف این حقیر ناچیز را حاصل شدہ ہمہ بواسطہ خواجہ خواجگان شیخ المشایخ اماناد و مرشد ناد
ما دنیا حضرت خواجہ محمد باقی است رضی اللہ تعالیٰ عنہم قولہ شما نزول حضرت غوث الثقلین رضی اللہ
تعالیٰ عنہ ناقص نوشتہ ایجاب ایشان وجہ ظہور کثرت خوارق عادات از جناب غوث الثقلین نوشتہ اند

کہ عروج ایشان از اکثر اولیا و بلندتر واقع شده و جهت کثرت ظهور و خوارق گردیده و هیچ جا نسبت نقصان نزول با حضرت نگذرد اندامها و اندامها آنچه مفسرین میخوانند میگویند معلوم نیست که حضرت شیخ عبدالحق نقصان نزول از کجا نوشته اند چنانکه در کلام ایشان تجسس کرده شد در هیچ جای نسبت نقصان با جناب نگذرد اند در صورت نقصان نزول افاضه کم میشود و افادات جناب مبارک حضرت غوث الثقلین بمرتبه نیست که در احصای ما و ثناء آید حضرت مجدد نوشته اند که حضرت غوث الثقلین واسطه فیض ولایت اند در اعداد اصحاب کبار و اہلبیت عظام داخل اند رضی اللہ تعالیٰ عنہم و خود را نائب و انجانب را منیب نوشته اند کہ خلیفہ قائم مقام پیغمبر بود قولہ شما خود را پیغمبر خدا میگویند جواب باین کہ در آیت شریف بودی و من وجہ جماعت اصحاب امر بدین سبب حق تعالی امیر مبادی و آیت شریف ید اللہ فوق ایدایم نیز اصحاب کرام را امر بدین سبب حق تعالی می نماید پس آنچه از آیات ثابت شود جائے اعتراض چرا گردود و آنچه میگویند کہ ایشان میفرمایند درین فیض و مہمی واسطه نیست الحق در فیض کسبی واسطه را داخل است نہ در فیض مہمی اگر منصب دارے کہ بواسطه وزیر معروضات خود یا دشاہ میرسانند تا آنکہ بے واسطه بحضور معروض نماید این ہمہ از کمال تقرب و جاہ و زیر است در حضرت بادشاہ کہ بندہ او باین مرتبہ رسیدہ است ولا محذور بر رفع توسط حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا و خود حضرت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ و دیگر علمائے صدیقیہ قایل اند ازین بیان حضرت شیخ ہمسری و مساوات ہمیدہ معترض شدہ اند ایشان خود نوشته اند ہمسری کفر است پس تہمت ہمسری با خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بر ایشان بستن و در انصاف است و قول حضرت عائشہ صدیقہ وقت نزول آیت برکت ایشان از افک در جواب ما در خود گفته احمد اللہ لا غیر و آیت شریف ما من حسابک علیہم من شیء رفع توسط می نماید **فقلت** بد آنکہ توسط پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم در اتباع عقاید و اعمال و اخلاق حسنہ و معاملات نیک ہمیشہ ثابت است ثبوت رفع توسط در کلام بزرگان از غلبہ احوال است کہ جیلویتیہ ذات پاک واسطه کائنات علیہ افضل الصلوات و آخر مشہود نمی شود نہ کہ در واقع نیست چنانچہ عینک موجب صفائی نگاہ و روشنی حروف است لیکن در وقت توجہ بحروف ملحوظ نیست معاذ اللہ علم عقل و اخلاص و محبت و قرب ہمہ بواسطه انجانب مقدس است صلی اللہ علیہ وسلم قولہ شما خود را شریک دولت نوشته اند و آن مستلزم مساوات پیغمبر خدا است صلی اللہ علیہ وسلم جواب ایشان خود در مکتوب نفی مساوات می نمایند می فرمایند شریک دولتم نہ شرکتی کہ اذن ہمسری خیزد کہ آن کفر است بلکہ شرکت خادم با مخدوم بدانکہ در دولت توحید و ایمان و انوار ولایت کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خازن و قائم آن است ہر کہ شریک نیست مسلمان نیست پس شریک شدن بآن مرضی حق سبحانہ است اما در ثبوت کہ ختم است بر خاتم المرسل صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم هیچ مسلمان در آن شرکت نمی گوید و نمی اندیشد و آنچه میگویند کہ ایشان نوشته اند بعضی از وجہات خلیفہ پیغمبر خدا را

در

در سبب کمال آن فیض با دشمنی

در پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

بواسطہ فردی از افراد امت حاصل شدہ و از ان ذات خود مراد داشته ایشان پیچ جا از ان فرو خود را مراد
نوشته اند بدانکہ امر بطلب صلوة ابراہیمی با زیادتی آن ہمہ امت را وارد است حصول آن اللہ بعضے کم و از بعضے
زیادہ چنانچہ ثواب حسنات امتہ موافق این حدیث الدال علی الخیر کفایہ امت حاصل شدہ از بعضے
کم و از بعضے زیادہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودند کہ معراج و خزانہ زمین مرا عنایت کردند و آن خزانہ
زمین و تسلط بر ملک بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بواسطہ خلفا و راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم و سلاطین
نامدار رحمتہ اللہ سبحانہ علیہم حاصل شدہ و می شود تسلط بر ممالک و محاربات برائے دفع کفار کہ موجب ظهور
اسلام و ایمان است و اسطہ حصول ثواب است برائے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ امر کردہ اند باین
امر در رواج دین امر و امور و در ثواب شریک اند و این ثواب بواسطہ خلفا و سلاطین با جناب حاصل
شد و ترقی درجات بعد انتقال ازین عالم ثابت است پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را خدا خلیل خود
اختیار فرمودہ پس امر بصلوة ابراہیمی و اتباع ملت ابراہیم علیہ السلام برائے زیادتی آن مرتبہ میتوان شد
و ثواب بواسطہ امت موافق حدیث الدال علی الخیر کفایہ حاصل است پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تأقیامت و قالیق نقض و قالیق اسرار تصوف بواسطہ مجتہدان و صوفیہ ظهور یافتہ بے تأمل مبادا بلفظ حصول
گوید معاذ اللہ بعد از حدیث برگزینی قصہ مختصر صلی اللہ علیہ وبارک وسلم آنچه میگویند ایشان خود
را مجدد نوشته اند و باین چه قیامت است در حدیث شریف آمدہ کہ بعد ہر مائتہ مجددی پیدا می شود کہ
کہ امر امت را تازہ می نماید مجدد و در سلاطین چنانچہ عمر بن عبدالعزیز و مجدد در امور دین در علماء چنانچہ امام
شافعی و مجدد در صوفیہ معروف کہ خلیفہ اسرار علم امام غزالی و مجدد در افاضہ فیوض با کثرت خوارق حضرت
عزت الاعظم ابن مجددان امر امتہ را تقویت فرمودہ اند و شیخ جلال الدین سیوطی در حدیث مجدد است و علم
حدیث را رواج بخشیدہ و حضرت مجدد الف ثانی در بیان مقامات طریقت و حقیقت ممتاز اند و سرور رواج
و اوان و علم وین با کثرت انشاء فیوض دلیل است بر تجدید و ان آن اکابر ہم چنین کثرت فیوض و
اقتادات کہ صحبت مبارک ایشان و اسرار توحید و شہود وحدت در کثرت و نسبت حضور و یادداشت و مراتب
کمالات نبوت و حقائق آہلبیہ و حقایق انبیاء علیہم السلام کہ بے مجاہدات و ریاضات در صحبت ایشان
در اندک زمان دست میداد سالکان را بر درجات و ولایات ترقی حاصل میشد اند و لایک مجدد بودن ایشان
است رضی اللہ تعالیٰ عنہم آنچه میگویند ایشان خود را از امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم
افضل نوشته اند معاذ اللہ این افترا کے مقرران است ایشان ادنی صحابی را از اولیا بہتر میدانند
میفرمایند بشرف صحبت مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ صحابہ را رضی اللہ تعالیٰ عنہم حاصل بود
امیس قرنی و عمر بن عبدالعزیز بہ پیچ صحابی نمیرسند بجناب حضرت خواجہ نوشته اند کہ مقامی پس شکر
مرقع منقش و ملون بنظر آمد و محاذی آن مقامی دیگر کہ بانعکاس نقش و الوان آن رنگین است ظاہر شد

آن مقام مرتفع از حضرت خلیفہ اقل است رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ثانی از من ظاہر است ہر کمالیکہ و پیری
 باشد باطن مرید یا انعکاس آن ملون میشود و مرید مقتبس است از انوار پیر مگر این مقام اندکے رفعتی دارد
 چنانچہ صفحہ ارتفاع باشد پس ہیچ فضل ثابت نشد دیگر حضرت خواجہ درین ویدایشان قدحی عکروند آنچه
 میگویند کہ ایشان رسالہ در معراج خود نوشته اند و سبقت اسب خود از اسب پیغمبر خدا ثابت نموده این ہمہ
 از مفتریات و دعوای گویان است ہیچ جا این چنین نفرمودہ اند ایشان از اولیائے خدا اند و اقرا و کذب صفت
 اولیائے نیست آنچه میگویند کہ ایشان در طریقہ خود مقامات عالیہ بسیار بیان نموده اند و آن مستلزم قصور زبانی
 است حضرت غوث الثقلین و رغنیۃ الطالبین کہ تصنیف ایشان است در فصل ادب مرید با شیخ
 زیادتی مرید بر شیخ نوشته اند حاصل آنکہ گاہ باشد کہ مرید را بعد رسیدن لعلوم و مقامات شیخ حضرت حق سبحانہ
 متولی ترسیت میگردد و بکمالات و حالات دیگر میرسد قولہم فی الغنیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم فیتولی الحق غر و جل
 تو بلیتہ و تھذیبہ و بوفقہ علی معنی خفیت علی الشیخ فلیستغنی بوجہ عن الغیر انبتی پس باین تقریر
 حضرت غوث الثقلین زیادتی مرید بر شیخ ثابت شدہ ایشان خود را می نویسند ایں کینہ زویل زلہ غار خوان نعم
 ایں اکابر است با انواع نعم ایں حقیر را تربیت فرمودہ اند نوشته اند کہ ایں فقیر را کہ حضرت خواجہ قطب الدین
 مددگار ترقی شدہ اند حضرت غوث الثقلین بتوہیات شریفہ امداد فرمودند بدانکہ درین کلام شریف رفع توسط
 ثابت میشود ظاہر است کہ از مدت محمدی کہ جامع کمالات عالیہ است بمثل انبیاء علیہم السلام ہیچ منقصتہ راہ
 نیافتہ حق تعالیٰ موافق حکمت بالغہ خود ہر کرا خواست بکمالے ممتاز فرمودہ ہر کمال الکی واجب التعظیم است
 حضرت مجدد و در طریقہ جدیدہ خود کہ مقتضی وہ لطیفہ است و در ہر لطیفہ کیفیات و علوم و الوار جہا بیان
 فرمودہ سوائے آن ہم تحریر کردہ اند و عالمے را از علماء و عقلا بہرہ یاب ساخته اند و آن اصطلاحات و مقامات
 بشہادت جماعت کثیرہ ثابت شدہ کہ احتمال ہم و خطا نماند جز اہم اللہ تعالیٰ الخیر الجزاء مقامات قرب را
 در ذوق و شوق و استغراق و یخودی مختصر و مشتق مغلط آیتہ شریفہ است ولا یحیطون بہد علما فضل
 ثابت است مگر تمام مقامات طریقہ ایشان ہمہ متوسلان را حاصل نمی شود لہذا در احوال متوسلان طریقہ ایشان
 اختلاف بسیار است و از مراتب نزدیک کسی را اطلاع نیست مگر پیشینیا فراتر متاخران فضل ثابت
 است بسبب تربیت و تلقین با ایں ہمہ گفتہ اند کہ حضرت غوث الثقلین و حضرت شیخ شہاب الدین و حضرت
 علاؤ الدولہ بمنالے و حضرت سلطان نظام الدین و حضرت شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہم در کمالات سبقت
 داشتند از پیشینیان اگر کسی در متاخرین بوفور فیوض و حالات ممتاز باشد و شرع شریف منع ندارد و
 آنچه میگویند کہ ایشان اولیا را در ظلال تجلیات آہمیہ گفتہ اند مرید ظاہر است کہ اصحاب کیا رضی اللہ
 تعالیٰ عنہم باقصی درجات قرب رسیدہ اند و آن درجات اصول تجلیات است و ہیچ ولی مرتبہ صحابی
 نمیرسد پس سیر اصحاب کرام در اصول مقامات باشد و سیر اولیاء عظام در ظلال آن و سیر تجلیات ظلال

اسما و صفات را در اصطلاح خود ولایت صغریٰ مقرر کردن و سیر اصول تجلیات را در ولایت کبریٰ تمام نمودن در شرع و عقل منع نیست محبت هم مانع نتواند شد بدانکه موافقت این آیه شریفه سراب ذوقی علما امر محمول ترقی است و در مراتب علم و علم که نقد وقت باشد از ان اعراض ضرورتاً علم و مشاہدہ و معرفت در درجات عالیہ قرب او سبحانه دست دہد آنچه میگویند ایشان کلمات فخر و مباهات خود بیان کرده اند کلمات مباهات از بزرگان بسیار مولیت در وقت ظهور نسبت بقایہ و عروجات افتخار و مباهات ظاهر میشود در وقت ظهور نسبت فنا یی غلبہ دید تصور پیدایمی شود حضرت مجدد میفرمایند کاتب مبین خود را بیکار می یابم و خود را از کافر فرنگ بدتر فکیف از کبر او دین سے من آنجا کم کہ ابرو باری بکند از لطف یزین قطره باری بود آنکہ میگویند کہ ایشان انکار توحید و جدی می نمایند ایشان هرگز انکار توحید و جدی نکرده اندی گویند کہ این معرفت و راه می آید و معارف دیگر بعد از آن دست می دہد ایشان از حال خود چنین نوشته اند کہ از صحبت والد ماجد خود کہ از خلفاء حضرت شیخ عبدالقدوس بودند رحمۃ اللہ علیہم را سایل توحید خواندہ علم این معرفت حاصل نموده بودم پس ہمین تربیت حضرت خواجہ قدس سرہ علم آن معرفت معائنہ شد و از دانستن بشهود عیان مبدل شد مدتی مغلوب الاحوال این معرفت بودم اللہ تعالیٰ بفضل خود معرفت دیگر عطا فرمود کہ آن موافق کتاب و سنت است بے تاویل پس این معرفت در راه پیش می آید و از غلبہ محبت عذر سے دارد و حضرت شیخ ابن عربی را رحمۃ اللہ علیہ سند و تمسک متقدمان و متاخران نوشته اند میفرمایند کہ ما را نیز از کلام ایشان فوائد رسیده است و خطی حاصل شدہ جزاء اللہ بدانکہ در کلام الہی سبحانه و کلام پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سخنهاست کہ بے تاویل فہم در آن قاصر است و ہم چنین در کلام اولیا سخنهاست کہ آجنا تاویل باید نمود تا گمان نیک کہ ما موربہ است از دست نرو و ہر تاویلے کہ در کلام اولیا و کرام نمایند از غلبہ سکر یا تحکم لغبت یا ترغیب طالبان یا عدم مساعدت الفاظ معنی و آن در کلام حضرت مجدد نیز جاریست صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلق محمد وآلہ و اصحابہ و بارک وسلم حضرت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ در شرح فارسی رسالہ فتوح الغیب تصنیف حضرت خورشید الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نوشته اند گاہ اسرار دقیقہ و علوم غامضہ بر قلوب عرفاء وارد میشود عبارت بآن کفایت نمی کند پس تسلیم و تقویض آن بعلم حضرت علیم مطلق سبحانه باید نمود و زبان انکار نہ باید کشود بدانکہ حاصل اخذ طریقہ صوفیہ کرام عقیدہ صحیح اہل سنت و جماعت موافق تحریر نقول و تحلین با خلاق بطور صوفیہ علیہ و عمل موافق فقہ و اجتناب بدعتہا و حصول احوال سفیہ است کہ پردہ ہائے اہل محبت وارد میشود الحمد للہ کہ بعنایت الہی درین طریقہ این مراتب دست میدہد اللہ تعالیٰ این کمینہ را نیز ازین طریقہ شریف فیوض نبیہا کرامت فرماید بلکہ جمیع طالبان حق را تا جہانکہ کلمات باطن را نہایت نیست و الحمد للہ اولاً و آخراً و الصلوٰۃ والسلام علی محمد وآلہ و اصحابہ اجمعین تکفیر کسے بے دینتن مراد کلام ادب سخت منع است گفتہ اند اگر در شخصے یافتند و جب کفر باشد و یک وجہ اسلام اورا کافر نباید گفت

تکفیر کسے کہ بکفر مزاوار نیست بقائل عاید میگردد و این چنین است در حدیث شریف علی صاحبہ افضل
 الصلوات و التحیات و آله و صحابہ اجمعین معترضان حضرت علیم الرحمة اعتراض دارند که شما در جبات
 متابعت بسیار میکنید و نظر باعمال آنحضرت از مجاہدات و غزوات و دشمنان نیست جواب در فقر البین
 و واجبات و دشمنان مکرر است و این مجاہدات و غزوات و دشمنان بمقدور کسی مقصرت نیست بلکه گویم
 این غلبات جوع و طول قیام و قنوت و تہجد که قدم مبارک در می نمود و سبقت در محاربات خاصہ آنحضرت
 است فرمود امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم مادر شدت حرب پناه با آنحضرت میگرفتیم پس در جہاد
 معزز و در جہاد اکبر استطاعت شرط است معترضان و مقتدایان شما نیز مقصرا ندانید مگر مقبور و سیر و اولاد
 تقصیر دادند و امن الاعمال ما تطبیقون یرید اللہ بکم الیسر اللہ تعالیٰ الخ و مشاق را آسان نموده است
 فالحمد للہ و دیگر آنکہ ایشان نفرموده اند کہ در جمیع اعمال آنحضرت متابعت کرده میشد و در عقاید و اعمال فقہ
 و ادکار قلبیہ و احوال باطن و در سبوط و عروج نسبت باطن متابعت داریم بر تو پوشیده نیست کہ بدین
 این در جبات متابعت کسے ولی نمیشود و این شور و غوغا کسے از نافرمانی کلام ایشان است مگر این لفظ
 کہ از کمال متابعت اتحادیہ متبوع پیدا می شود عزیزان فنانی الشیخ فنانی الرسول فنانی اللہ اصطلاح مقصود
 و این از فنانی الرسول انصباغ برنگ کمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم مراد داشته اند و ہمین مراد
 کلام ایشان است بے محابا و بے لحاظ خود را و ممکنات را خدا میگویند تا ب اللہ علیکم و وضع شرع تشریف
 و نزول قرآن مجید بر غیریت است کلام اہل سکر حجت نیست ایشان از ظهور پر تو کمالات آنحضرت در تابع
 اتحاد با جناب فرموده اند و مشہور است کہ محمد را بنمود کہ مرا چنین باید بود ایشان بے بندہ خاص اتحاد ثابت می
 نمایند و شما اتحاد بخدا سبحانہ تعالیٰ اللہ عن ذالک جناب معترض چشمت پوشیده بے تأمل اعتراضات می
 نمایند تا مردم را از طریقہ ایشان کہ صراط مستقیم است باز دار و برین مشک خاشاک نتوان افشانند کہ بوسے
 خوش مشک پنهان نمائند معترض رحمۃ اللہ علیہ افادہ می کنند کہ در ایشان اول عہد بفضل فقر از غنای گرفتند
 ایشان میل بغنا و اسباب دنیا دارند این غلط است ثابت نیست میفرمایند ایشان نشینی فقر را بے اندر صدر
 آرائی اغنیا است می فرمایند و ایشان اینجا اگر چه و جہ معلوم ندارند بر ذوق مضمون فراغت دارند گوئیم کہ بر بے
 حاجات ضروری خود و تفقد حال فقر اطلب غنا محمود است حضرت میلان علیہ السلام و امیر المؤمنین
 عثمان و عہد الرحمان بن عوف و صحابہ بعد آنحضرت اسباب دنیاوی بسیار داشتند و در مراتب قرب
 آنجماعہ هیچ منقصتی راہ نیافت این است عقیدہ اہل سنت و جماعت اختلاف است و فضل فقر مع
 الصبر و فضل غنا مع الشکر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کہ طاعت یا رفاقت داشتند فقر اختیار کرده
 اند میفرمایند ابیبت عندی فی طعمی و یسقینہ اهل اللہ علیہ و آلہ و سلم پس اگر ضعف در عبادت
 از فقر باشد غنا کہ موجب قوت در طاعت گردد و افضل باشد از فقر کہ بر اغنیا تشاکرین زیال دراز فرموده

غافل شدن است ازین حدیث ذلک فضل اللہ یؤتیه من یشاء کہ در بارہ دولت مندان شاگرد فرمودہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کمترین درویشان بلکہ خاکپا کے ایشان عبد اللہ معروف بغلام علی عفی عنہ مصنف بیعت در طریقہ شریفہ قادر بر نمودہ و بحضرات چشتیہ نیاز و اخلاص دار داما اذ کار و اشغال و مراقبات و کسب نسبت باطن از خاندان عالیشان بزرگان نقشبندیہ مجددیہ رحمۃ اللہ علیہم نمودہ است پس حق بزرگان مجددی برین فیتہ ثابت است لهذا این رسالہ مختصر را برائے مخلصان این طریقہ تحریر نمودہ در دفع اعتراضات کافی است و حاجت رسایل مبسوط نیست اللہ تعالیٰ بپسین توسل بذیل عنایت حضرات این خاندان علیہم الرضوان این عمل این عاجز را قبول نمودہ منور و ارشاد عطا کئے این اکابر فرماید و دوام رضائے خود و خوش لقاء روح افزا و اتباع حضرت مصطفیٰ حسن خاتمہ کرامت نماید آمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و اصحابہ اجمعین و بارک وسلم۔

مکتوب شتاد و نہم در فوائد جلیلہ کہ دانتن آن نقشبندی مجددی را ضرور است

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ظاہر است کہ تخیلات متبعان خیال و ادغام از اعتبار ساقط است آنچہ یافتہ شدہ است و نمودہ میشود نوشتہ می آید بدانکہ امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرسندی رحمۃ اللہ علیہ میفرماید کہ رسایل توحید از والد ماجد خود خلیفہ حضرت عبدالقدوس رضی اللہ عنہ خواندہ علم بہ معرفت توحید و جود پیدا کردم باز بتوجہات شیخ المشایخ خواجہ عبدالباقی و تلمیذین و تربیت ایشان آن علم مبدل بشہود و عیال گردید و اتصال تجلی حضرت حق تعالیٰ و ملاکہ قلبہ بہمت حضرت ابن عربی است حاصل گشت و علوم بسیارے ازین معرفتہ دست وادہ مغلوب ساخت پس بعنایت الہی بواسطہ حضرت خواجہ ترقیات بسیارے واقع شد و از علم و شہود کہ آن دید و یافت ہستی حضرت حق است در مجالی ممکنات بیسج ماند و معرفتہ دیگر حاصل شد و آن وحدت شہود حق است سبحانہ در مرا یا کے ممکنات درین معرفت غیریت باقی است چنانچہ آئینہ ناز نور و معانی و ششعلان آفتاب تمثلی است و جرم آئینہ باقی چنانچہ آئینہ معرفت اولیٰ و بطریقہ قلب پیش می آید و آن از غلبہ محبت است صاحب این معرفت از غلبہ سکر و محبت معذوری تواند شد و معرفت ثانیہ در سیر طایف فوقانی ظاہری گردد و باز بجذبات عنایت الہی ترقیات دست داد و معارف موافق مذاق انبیاء علیہم السلام پیش آمد و درین معرفت ثالثہ اثری از توحید و جود و شہودی نیست چنانچہ در وقت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اثری از توحید مذکورے نمود توحید و جود و توحید شہودی را مقصود و لذت از تخیلات است کہ مداد شریف بر غیریت است آیات و احوال را کہ علماء تفسیر آن کردہ اند بطور مذاق

انبیاء بر او کام و خیال فرود آوردن از شرع نیست و کسیکه بتطبیق آن ہر دو معرفت قایل شدہ از قوت ملکہ علمی است آن از جائے دیگر ناشی است و این از جائے دیگر نیست اجمال طریقہ حضرت مجدد کہ موافق مذاق انبیاء است علیہم السلام طریقہ مجددیست ہدایت علماء و عقلاء و ثبوت یافتہ و ران شبہ نیست کسیکہ نسبت تمام خاندان حضرت مجدد کہ آن ولایات و کمالات و حقائق است حاصل نماید این معارف را بیقین میدانند این علوم از ظن و گمان نیست واقعی و فیض الامریت پس آن چہ از غلبہ احوال سکر باشد اعتقاد را شاید آنچہ علماء فرمودہ اند اعتقاد واجب است البعد عبد الحق حق اگر غیریت ثابت نشود تکلیف شرایع برائے چہ فرمودہ اند بد آنکہ انتساب و بیعت ببطریقہ برائے حصول فیض خاص آن طریقہ است اگر حاصل نشود جائے دیگر بیعت کند اگر طالب صادق است و السلام بحث آنچہ نہ ضرور دینی است بیفائدہ است و کسے را کافر گفتن بے امر شرعی جائز نیست اگر ہفتاد و دو کفر داشتہ باشد و یک وجہ اسلام اورا کافر نباید گفت الحق یعلو و اولای علی

مکتوب دوم در ایضاح الطریقہ

در بیان احوال بیعت و ارادت خود در خاندان قادریہ و کسب سلوک نمودن و نقشبندیہ فواید ضروریہ از کلام حضرات خواجگان نقشبندیہ و اکابر احمدیہ مجددیہ و سلوک و تسلیک مجددیہ کثر اللہ امثالہم مع فواید دیگر بہ تکلیف بعض عزیزان صدور یافته

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوة فقیر عبد اللہ عرف غلام علی عفی عنہ گزارش می نماید کہ نسبت دو دسالہ بودم کہ ہدایت و عنایت کفایت الہی شامل حال این فقیر گردیدہ بجناب فیض مآب فرید زمان و حید دوران مطلع انوار منبع اسرار محیی سنن نبویہ قیم طریقہ احمدیہ مجددیہ شمس الدین حبیب اللہ حضرت مرزا جان جانان قدس اللہ سرہ العزیز رسانید و مستفید شرف ارادت و بیعت خدمت مبارک حضرت ایشان در خاندان علیہ قادریہ گردانید آنحضرت اگر چہ افادہ و الفاظ نسبت نقشبندیہ مجددیہ میفرمودند و این نسبت و اجازت آن از سید السادات سید نور محمد بدایونی گرفتہ اند رحمۃ اللہ علیہ و ایشان از خلفائے معرفت افزائے شیخ سیف الدین خلیفہ و خلف انصاری عروۃ النقی

حضرت ایشان محمد معصوم بودند قدس اللہ اسرارہم لیکن اجازت طریقیہ علیہ قادریہ از روح پرفروز حضرت
غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیز دارند میفرمودند بعد انتقال حضرت سید بام ایشان استفادہ از شیخ
الشیوخ حضرت محمد عابد رضی اللہ عنہ کردیم و ایشان از خلفائے ہدایت فرمائے دلیل الرحمن حضرت شیخ
عبدالاحد سجاولہ نشین خازن الرحمۃ حضرت محمد سعید بودند رضی اللہ عنہ میفرمودند بخدمت حضرت شیخ
بجہت طلب اجازت خاندان عالی شان قادریہ عرض نمودیم قبول فرمود و بحال فقیر توجہی نمود غیبیہ دست
داد و در آن غیبیہ بحال جہان آراء رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرف شدیم دیدیم کہ حضرت شیخ
رضی اللہ عنہ بحضور مبارک برائے اجازت آن خاندان برائے فقیر عرض می نمایند رسول خدا صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم می فرمایند کہ بخدمت غوث الثقلین عرض بکنید حضرت شیخ رضی اللہ عنہ بآنحضرت معروض داشتند
پذیرا فرمودند و بنجادم خود برائے عطاءے تبرک خرقہ اجازت امر نمودند خادم خلعتی از مندرس گران بہا آودہ برگردان
فقیر نہادہ و در باطن فقیر عجب برکت و کیفیت تازہ وارد شد کہ در بیان راست نمی آید بعد مشاہدہ این واقعہ
بام حضرت شیخ قدس سرہ از غیبیہ افتاتے دست داد حضرت شیخ مبارکیاد این عطاء کرامت فرمودند و
نسبت قادریہ کہ در این خاندان از مشایخ کرام مشوارث است ب حصول این اجازت زیادہ تر کردید میفرمودند
از جناب مبارک حضرت خواجہ قطب الدین رضی اللہ عنہ نسبت چشتیہ نیز مارا رسیدہ است کیفیت آن نسبت
شریفہ گاہ گاہ خود بخود ظہور می نماید و شوق و ذوق و سوختگی کہ از لوازم این خاندان است دل را بہتر از می
آرد و درین وقت میل لہجہ و رقت و گریہ پیدایمی شود ہر سرازہ صرافاں عشق و زیر ہر دارے دکان
دیگر است حضرت ایشان قدس سرہ جامع نسبت نقشبندی و مجددی و نسبت قادری و چشتی بودند لیکن نسبت
بزرگان مجددی برایشان غالب بود بر عایت آداب خاندان نقشبندی استعمال اذکار و اشغال این طریقہ
شریفہ می نمودند عالمی از مواید فیوض و برکات ایشان بہرہ یاب گردید تا آنکہ خلفائے خلفائے ایشان در اطراف
عالم ہدایت طالبان راہ خدای نمایند این فقیر مسکین بزرگ و شغل باطنی از حضرت ایشان تلقین یافتہ برین
طریقہ سر طلبت نمودم و تا پانزدہ سال اقتباس افوار صحبت حلقہ و ذکر و توجہ و مراقبہ حضرت ایشان داشتم و
ہمین توجہات روح افزائے حضرت ایشان مناسبتے بحالات و واردات این طریقہ علیہم رسید و ادراک
و وجدان و کیفیات مقامات و اصطلاحات آن حاصل شد فالحمد للہ علی ذالک و دین ایام گذشتہ ہجرت
مقدس ہزار و دویست و دوازده است تکلیف بعضی عزیزان این چند فواید از کلام مبارک حضرت خواجگان
نقشبندیہ و اکابر مجددیہ رضی اللہ عنہم التقاط نمودہ جمع کردہ آمد و این ہمہ تحریر و تقریر این فوائد از برکت صحبت
کثیر البرکت حضرت ایشان است رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ و الاسخ از مقولہ بزرگان را ندن کا در این بے
سرو سامان نیست ہ جمال ہمنشین درمن اثر کرد و و گردن ہما خاکم کہ ہستم و بداند کہ طریقہ مجددیہ مبنی
است بر اصول طریقہ نقشبندیہ و آن وقوف قلبی و توجہ بمبدیہ فیاض و نگہداشت خاطر و دوام ذکر و غرض

بصحبت شیخ مقتداست در ہر مقام لحاظ مورد فیض و ماخذ آن می نمایند و بر اذکار و اشغال بہن
 طریقہ موافقت میفرمایند تا مقامات بلند و اصطلاحات ارجمند این بزرگواران چیزے دیگر است
 چنانچہ در ضمن این فوائد ملخص آن باختصار مذکور میگردد الحمد للہ کہ بہین صحبت پیر و سنگیر قیم طریقہ
 احمدیہ نجد دیہ نجفی سنن نبویہ کیسکہ مستفید ازین طریقہ نشود و نہایات سلوک این اکابر برسد میداند کہ این
 مقامات چلیست و منبع این بجا فیوض و برکات کیست و آنچه پیش تو پیش ازین رہ نیست و
 غایت ہم تست اللہ نیست و میفرمایند کہ حاصل این طریقہ شریفہ دوام حضور و دوام اکاہی است
 بحضرت ذات الہی سبحانہ بالتزام عقیدہ صحیحہ موافق اہل سنت و جماعت و اتباع سنت نبویہ علی
 صاحبہا الصلوٰۃ و ہر کہ یکے ازین امور نکند اندر دوانہ طریقہ مای برآید لغو بذات اللہ منہا این حالت را
 در طبقہ صحابہ رضی اللہ عنہم احسان میگفتند و در اصطلاح صوفیہ شہود و مشاہدہ و یادداشت و
 عین الیقین میگویند و برائے حصول این دولت کہ مرایہ صحت عبودیت است سہ طریقہ مقرر نموده
 اند اول طریقہ دوام ذکر است بشرط آن و ذکر بر دو قسم است اول اسم ذات است طریقی است آنکہ
 زبان بکام چسپا بندہ و بزبان دل کہ محل آن زیر پستان چپ بفاصلہ دو انگشت است اسم مبارک
 اللہ را بگوید و مفہوم آن در لحاظ داشتہ کہ ذاتیست موصوف بصفات کاملہ و منزہ از سمات ناقصہ
 کہ بران ایمان آورده ایم و این لحاظ را پروخت و بعد ذہنی گویند و وقت ذکر حرکت در زبان و بدن پیدا
 نشود و تمام اوقات بر این ذکر موافقت نمایند تا دل جاری شود پس از لطیفہ روح کہ محل آن زیر
 پستان راست بفاصلہ دو انگشت است ذکر نماید پس از لطیفہ سر کہ محل آن برابر پستان چپ کہ مائل بہ
 سینہ بفاصلہ دو انگشت است ذکر نماید باز از لطیفہ خفی کہ محل آن برابر پستان راست است بفرق دو
 انگشت مایل بوسط سینہ ذکر کند باز از لطیفہ اخفی کہ محل آن در عین وسط سینہ است ذکر نماید تا آنکہ لطف
 خمسہ جاری شوند بکہ باز از لطیفہ نفس کہ محل آن در وسط پیشانی است و از لطیفہ قابلیہ نیز ذکر اسم
 ذات معمول است دوم ذکر نفی و اثبات است طریقی است آنکہ اول نفس خود را زیر ناف بند کند پستہ
 زبان بکام چسپاند و بزبان خیال کلمہ لا را از ناف تا بدماغ رساند لفظ اللہ را بمعدش راست فرو
 آورده لفظ لا اللہ را بر دل ضرب کند بوجہیکہ اثر ذکر بطالع خمسہ رسد و لفظ محمد الرسول اللہ
 را در وقت نفس گذاشتن بخیاں بگوید بشرط است در ذکر لحاظ معنی کہ نیست هیچ مقصود بجز ذات پاک
 و معنی لانم است ہر لفظ لا پس لفظ بی معنی متصور نشود و نیز از بشرط است در وقت نفی یعنی ہستی خود جمیع
 موجودات و در وقت اثبات اثبات ذات حضرت خنی سبحانہ ملحوظ داشتن اگر چہ نفی متعلق بہ تمام مقصودات شدہ
 اما لحاظ از مستہیا است و نیز از شرط است در ہر دو ذکر بعد چند بار بزبان دل یکمال خاکساری و نیاز منی
 مناجات و التجا نمودن کہ خداوند مقصود من توئی در منائے تو ترک کردم دنیا و آخرت را از برائے تو

محبت خود و معرفت خود را اگر طالب صادق ضعیف باشد ترک کردم و دنیا و آخرت را نگویید و الا هر دو
 و جمله را گفتن لازم گیرد و نیز شرط است توجہ بقلب بے آنکه شکل صنوبری دل یا نقش اسم ذات در
 تصور آرد و این توجہ را وقوف قلبی گویند و این توجہ قائم مقام ضرب است
 که در طرق دیگر ذکر شایع است و نیز شرط است توجہ بذات الهی داشتن نگران بجهت فوق باشد
 که بذات الهی نگران متوجہ و منتظر فیض است رعایت جهت فوق بیاس ادب است که اللہ تعالیٰ
 فوق همه اشیاء است بلکه وقوف قلبی و توجہ بمبرء فیاض از ارکان ذکر و طریقہ علیہ است که حصول نسبت
 حضور بے این دور کن محال است و نیز شرط است دل از خواطر و وسوسہ باز داشتن بجز و خطوط
 خطرہ دل را نگاہ باید داشت تا خواطر استیلا نیابند و این را انجم داشت گویند حبس و حصر نفس در ذکر مفید
 است شرط نیست حرارت قلب و شوق و رقت قلب و نفی خواطر و ذوق و محبت از فواید حصر نفس است
 و می تواند که موجب حصول کشف باشد و در ذکر نفی و اثبات رعایت عدد طاق معمول است لهذا این را
 وقوف عددی گویند فرموده اند که وقوف عددی سبب اقل است از علم لدنی باین معنی که حصول کیفیات
 و علم آن دشوار است و اسرار و دریافت آن همه ازین ذکر است و این ذکر مآثور است از حضرت خضر علیہ
 السلام بار رعایت حبس نفس پس اگر در یکدم تابست و یکبار رسانیده است و فایده بر آن نشاء علیش
 باطل است در طریقہ محسوب نیست از سر گیر و و شرط را نیک احتیاط نماید طریق دوم مراقبہ است
 و آن نگهبانی دل از خواطر و نگرانی فیض الهی است بمواسطہ ذکر و بے رابطہ مرشد باید که در جمیع اوقات
 بے نیاز و شکست تمام متوجہ ذات الهی باشد تا توجہ الی اللہ بے مزاحمت خواطر ملکہ دل گردد و این
 لحاظ ذات تقدس و تعالیٰ و دوام توجہ قسم اعلائے ذکر است که مقصود اہم از اذکار حضور مستمعی
 مطلوب است بحضور اسم که آن واسطہ است حصول مطلوب را میفرمایند مراقبہ اقریب است بجزیہ
 از نفی و اثبات از دوام مراقبہ بمرتبہ و زارت توان رسید اشراف بر خواطر و تصرف در ملک و ملکوت
 از مراقبہ است اما ملکہ مراقبہ بے کثرت ذکر و صحبت ارباب جمعیت دشوار است طریق سیوم
 استفادہ از صحبت صاحب کمال است کہ بمن توجہ و اخلاص او دل از غفلت پاک گردد و بجاذبہ محبت
 او انوار شادمانہ آبی بر دل و خشنیدن گیرد و در حضورش بر رعایت ادب و رضائے خاطر در غیبت بنگاہداشت
 تصور او فیض یاب شود گفته اند کہ این امر تمام ادب است و هیچ بے ادب بخدا نرسد من ضیع الادب
 الا حنی لم یصل الی المرب الاعلی میفرمایند این طریق موصول تر و آسان تر است از طریق ذکر و طریق
 مراقبہ و این را ذکر رابطہ گویند پیر کسے هست کہ ظاہرش باتباع سنت آراستہ باشد و باطنش از التفات
 ماسوا پیراستہ در محبت او باطن از نقوش ماسوا مصفا و بہت او دل متوجہ جناب کبریا گردد اما ظہور
 تاثیر بمقدار سعی و اخلاص است و بتدریج تا ثروت تاثیر زیادہ میشود و با سعی بایر کہ نشستی و نشد جمع دولت

و در تو ز میدان رحمت آب و گلست و ز نهار ز صحبت گمزان می باش و در نه ننگد رُوح عزیزان بجلت و معتبر در تائیر حصول جمعیت خواطر و توجہ بجناب الهی و انجذاب قلبی است تدریجاً که علامت خرق حجب است و ظهور گرمی و حرارت اگر چه مفید و ذوق افزاست اما در قرن اول نبود بدانکه مفید تر و معمول در طریق شریعہ است که طالب ہر گاہ خواہد مشغول شود و لا چند بار توبہ و استغفار از معاصی نماید و مرگ را حاضر و اندیش صورت درویشی کہ از و طریقہ ذکر یافتہ رو بروئے دل خود باد و تمام حاضر نماید تا جمعیت و کیفیت پیدا آید باز بذكر بشرائط آن مشغول شود اول باسم ذات کہ موجب حصول حرارت و شوق است پس بیغی و اثبات و اگر دل از حصر نفس مانده شود بچہ نفس ذکر کند و ذکر و مراقبہ توجہ باحدیت صمد حضرت ذات نماید ذکر بے توجہ و سوسہ پیش نیست ذکر تمیل زبانی اگر چہ تا حصول ملکۃ حضور معمول نیست لیکن بشرائط مذکورہ نیز مفید است کثرت ذکر می باید و دل بے ذکر کثیر نمی کشاید هیچ وقت از اوقات بے ذکر و توجہ و نیاز بجناب الهی نگذرد و در انجمن و ملاقات مردم نیز مذکور آگاہی مشغول باشد فیض حق ناگاہ برسد لیکن بر دل آگاہ برسد یک چشم زدن غافل از ان ماہ نباشی و شاید کہ بجا سے کند آگاہ نباشی و این حالت را خلوت در انجمن گویند الصوفی کاین باین بدانکہ از تعلق خاطر بمماسوی و رسوخ فیہم و باطن سده در فیض می افتد پس بکلمہ لافعی آن باید نمود مثلاً برائے زوال حد لا اله الا اللہ مگر محبت خدا باین لحاظ کثرت نفی و اثبات و تصرع بجناب الهی برائے از الہ آن نماید تا آنکہ ذمیمہ زایل گردد و ہم چنین ہر بار را از باطن از الہ کند تا تصفیہ و تزکیہ حاصل شود و زرش این شغل قسمی است از سفر و وطن ذکر است کہ موجب حصول فنا و بقا است ذکر است کہ موصل بخداست ذکر گو ذکر تا ترا جہان است و باکی دل ز ذکر نیردان است و دان کہ و اللہ کثیر العالکہ تفلحون چون کیفیت در ذکر حاصل شود بحفظ کیفیت پرواز و چون ستور شود باز بر سر ذکر رود تا آنکہ کیفیت و حضور ملک گردد ہر گاہ جذبہ قبول میرسد نسایم فیہ حق و نفیات رحمانی باہتر از می آید گاہ گاہ وارد فیض ناگہان دل را می ریاید و نیستی رو نماید چون این حالت تواتر و تکرار نماید امید دوام حضور و حصول فنا است و وصل اعدام گرفتاری کرد و کار مردان مردانی کرد و بحصول و دوام حضور طالب بحقیقت ذکر فائض گردد و پیش ازین صورت ذکر بودہ حقیقت آن حالت را غرض نہایت در بدایت گویند حصول این معنی طالب را دین طریقہ مانند اخذ و گرفتار است و طرق دیگر از رشد حصول این حالت موقوف بر وقت توجہ شد است کہ رانند و ترو کس را و بر حاصل میشود و ترو کس را این طریقہ علیہ السلام لطائف عبارت از وجہات استیلا حضور و حضور حق اگر با حضور خلق برابر بود ذکر قلب گویند و حضور حق اگر بر حضور خلق غالب است ذکر روح و اگر حضور حق یا غیبت از حضور خلق است ذکر سر و اگر حضور حق یا غیبت از حضور خلق است ذکر خفی و فیض روح القدس از باز ندو فرماید و دیگر ان ہم بکنند انجہ میگوید و در ذکر و توجہ و فیض روح القدس

عنه لطیفه جدا است و سیر و سلوک و فنا و بقا و علوم و معارف ہر یک ازان جدا است لہذا آنحضرت
رضی اللہ عنہ طالبان راہ حق را تہذیب و تسلیم لطافت جدا جدا میفرمودند می فرمودند این طریق کہ
ماور صد و قطع آنیم ہمگی ہیئت گام است پنج ازان در عالم امور و دوا ازان در عالم خلق می افتد و دو قدم
گفتن باعتبار عالم امور و عالم خلق است اما فرزند ان ایشان قدس اللہ اسرار ہم بعد حصول فنا کے قلب
تہذیب لطیفہ نفس مقرر نموده اند کہ در ضمن سلوک قلب و نفس این چہار لطیفہ را نیز فنا و بقا حاصل میشود
و در نیوقت ہمین معمول است کہ اہل طلب را فرصت نیست و کار دیگر در پیش است میفرمایند کہ چون ملک
بدل خود متوجہ شود و دل خود را بجای سبحانہ جمع یا بدین حالت دوام حضور است و حضور حاصل است اگر چہ
علم حضور و تمام اوقات حاضر نیست چنانچہ علم بحضور نفس خود در وقت اشغال با امور کم میشود علم است و علم علم
نیست لیکن چوں دوام بے خطرگی و دوام کیفیت از کیفیات قلبی و دوام نگرانی و انتظار کا تک توارہ در حالت
بیداری و خواب در سخن گفتن و غضب را ندن و در جمیع اوقات لازم قلب شود و حضور بے غیبت ملکہ گردد و معتبر در دوام
آگاہی نیست و نیست یاد داشت و غیر ازین نمہ پیدا شدت این حالت را عین الیقین گویند رباعی :-
تا دوست بخشیم سر نہ بینم ہر دم تو از پایے طلب کجا نشینم ہر دم تو گویند خدا بخشیم سر نتوان دیدن آن ایشان
اند من چنینم ہر دم تو این رباعی اشارت است بحالت مذکورہ اما از غلبہ حال فرق در رویت بصر
و مشاہدہ بصیرت نمی تواند کرد و لا رویت الہی سبحانہ بدیدہ سرور دنیا واقع نیست لہذا آن مراقبہ
معیت و ہوہ معکہ اینا کنندہ و ذکر تہلیل زبانی میفرمایند و این مراقبہ در ولایت صغری کنند
کہ ولایت اولیا است رحمۃ اللہ علیہم درین ولایت سیر در ظلال اسماء الہی است و مقام حصول جذبہ
است در نیجا جذبات و غلبات نسبت و طیش و شوق و تہاہ و نعرہ و رفت و گریہ و ذوق و وصول لمیقت
مقصود و وید سلب نسبت افعال از عباد و توحید فعلی و تجلی برقی و شہود وحدت در کثرت و دیگر حالات انس و
وحشت و سبحان فقیرت نقد وقت میشود و معرفت و احاطہ اگر دیدہ بصیرت بینا است مشکوف میگردد و الا
بوجدان خود معیت حق سبحانہ مدرک میشود کما لا یخفی علی الارباب ہذا الاولیاء التائبۃ لہم فی الخادم
لا المحصلۃ فی الخیال سے خواہ پندار کہ مردے واصل است بچہ حاصل خواہ بجز پندار نیست تو
استغراق و سکر و مستی و قطع علاقہ و علمی و حسی و جہل و سیان ماسوا و سلامت قلب کہ خطرہ ہرگز در دل نفوذ نکند
دست و بد و فنا کے قلب کہ عبارت از دوام بشیوری از ماسوا است حاصل آید سے کہ بود خود و خود جدا ماندہ
من و تو رفتہ و جدا ماندہ تو قار را چہا قسم گفتہ اند اول فنا کے خلق کہ امید ہم از ماسوا منتفی شود و ہم فنا سے ہوا کہ
در دل آرنو کے بجز ذات مولیٰ نمائند ستیوم فنا کے ارادت کہ صفت بالیت و خواست از سالک زایل گردد
چنانچہ ناموات چہا دم فنا سے فعل کہ جی بیبصر و جی یسمع و جی یبیطش و جی میبش و جی یحق
نقد وقت گردد و علم صوفی عین ذات حق بود و علم حق و خود صفاتی بود و علم حق و علم صوفی ہم شود و این سخن کے باور مرسوم شود

در رویت بصر

رسیدن بمقام ولایت بغير حصول مقامات عشره که توبه دانایست و زهد و قناعت و ورع و شکر و صبر و
 توکل و تسلیم و رضا است و نسبت که درین مقامات اگر قدمگاه رسد راسخ نشود باز که گذرگاه خود ضرر است
 که درین خلدان نسبت اجمالی و جذبی است حصول این مقامات بتفصیل در سلاسل دیگر است که سیر در
 اینجا تفصیلی و سلکی است بدانکه از کلام اکابر متقدمین این طریقه شریفه قدس الشرائع از هم کمال عبارت از
 رسوخ بلکه حضور و حصول فنا و بقا معلوم میشود مسفران یا مفرکان انتظار است پس اگر طالب بدوام حضور و
 وسعت نسبت قلبی مشرف شود و حضور جرات سه را احاطه نماید و آنچه باشد به کیفیت در همین پس
 نموده پروا نداشت آن نماید در جرات حضور که بیان کرد و در البته برسد از دوستان خدا است مستغرق
 در یاکه وحدت و قابل اجازت طریقه اما در طریقه علمیه مجد و دینه تا بفنا کس نفس و کمالات ولایت کبری رسید
 اجازت مطلقه نمی شود و در فناء قلبی خطر از دل برود اما از دماغ ریزان شود و بعد فناء نفس از دماغ نیز
 منتفی گردد و بعد از آن در ادراک خطر که از کجای آید حیرت است انتفای خطر از دل و دماغ پیش از باب
 عقل معقول نیست لیکن طریقه دوستان خدا و راه نظر و عقل است پس بعد تمام شدن معامله قلب تهذیب
 لطیفه نفس که محل آن پیش حضرت مجد و رفی المذق کمالی عنده پیشانی انسانست معهود است و علم بنمای مقام
 قلب که ولایت صغری است از باب کشف و معرفت را آسان است اما اهل وجدان و ذوق را با الهام و القا
 از جناب الهی یا حضرات شایخ رحمه الله علیهم معلوم میشود می تواند که آثار آن حصول وسعت در انوار نسبت
 باشد گویا سینه از انوار هم چو پیاله پر از آب بریزد و در جهت فوق که در توجیه نگرانی مقوم می شود مستور شود
 و بساط طه و حضور پیدا آید و العلم عند الله اینجا مرقیه اقریبیت حضرت ذات سخن اقرب الیه من جبل
 الودیدی نماید و ذکر تبدیل بشر الطمان ترقی می بخشد و حضور و نگرانی و عروج و نزول و جذبات چنانکه در مقام
 قلب بود و درین جایز نقد و وقت می شود بلکه آنجذاب تدریجاً تمام بدن را در می یابد و بدن مشمول انوار
 نسبت می شود و کیفیات و حالات اینجا نسبت بمقام قلب بے مزد و کم حلاوت است اما چون درین نسبت
 قوت پیدا شود حالات سابقه فراموش گردد و مورد فیض اینجا بالا ولایت لطیفه نفس است این مقام را ولایت
 کبری گویند که ولایت انبیاء است علیهم الصلوات و السلام این ولایت علیه متضمن سه دایره و یک
 قوس است نصف ساقل دایره اولی مشتمل اسماء و صفات زائده و نصف عالی متضمن شیوانات و اعتبارات
 ذاتیه است و دایره ثانیه متضمن اصول آن و دایره ثالثه متضمن اصول آن و قوس متضمن اصول اصول
 آن اصول است این اصول سه گانه اعتبارات اند و حضرت ذات که مبادی صفات و شیوانات شده
 اند سه بود که جانان را نقاب اندازد و بگوید که چرا بے را که کدی جلای دیگر است و فناء حقیقی و حقیقت
 اسلام و شرح صدر و مقام دوام شکر و رضا که چون و چرا بر حکم فضا برمی خیزد در قبول تکلیفات شرعیه احتیاج
 دلیل نموده و استدلالی بر بی گرو و اطمینان از شورشاهای مقام جذبه و قدرت یقین بمواعید الهی و استیلاک

در این مقامات

در این مقامات

و صفحہ لال چنانچہ برف در آفتاب میگذارد و توحید صفاتی و انتفاء انا که وجود و توابع وجود را منسوب
 باد سبحانه باید و در اطلاق لفظ انا بر خود مسامحت ننوازند که در متمم داشتن نیات و دید تصور که بغیر شر و
 منقصت در خود نبیند و تہذیب اخلاق که حاصل سلوک است و تزکیہ از ذایل حرص و بخل و جملہ حق و
 کبر و حب جاه و عجب و غیرہ درین مقام بلند دست و پارس نایاب که انفراد و پیش بکہ باشد و در دایرہ
 دویم و غیرہ نگرانی و توجہ کہ متوہم میشود کہ ہمگیہ و کہ نفس صاحب توجہ فانیانہ نگران کہ باشد درینجا مطمئن
 بر تخت صدر ارتقا می نماید و انجذاب صدر را مدرک میشود و درینجا مراقبہ حضرت ذات من حیث المحبت
 پیچہم و محبوبہ تا ولایت علیائی نمایند تعبیر از مقامات قرب کہ مرتبہ بیچونی و تنزیہ حاصل است و در عالم
 مثال شہود میشود بدائرہ مناسب دہدہ اندر لاجائے کہ خداست دائرہ کجا است بعد تمام شدن ولایت
 کبری و سیر در اسم ہوا الظاہر سیر و سلوک در ولایت علیا است کہ ولایت ملأ اعلیٰ است علیہم السلام
 و باین ولایت کار لغیا صرثلثہ سوی اعترض خاک افتد و درینجا مراقبہ ذاتی کہ مسمی ہوا الباطن است نمایند و ذکر تہلیل
 و صلوات نافلہ درینجا ترقی می بخشد و توجہ و حضور و عروج و نزول عناصر ثلثہ را ہم میرسد و گاہے بدن یا منہ
 یک چشم نگران مدرک می شود و در وقت سلطان انا کار کہ میکنند باین را حاصل میگرد و بدن را صفائی است
 داده بود آن صفا دیگر است و این تصفیہ عناصر دیگر حالات و کیفیات اینجا با لطافت و نزاکت است و بعضی
 عجیبہ در باطن پدای می شود و مناسبیہ با ملأ اعلیٰ حاصل می گرد و می تواند کہ ملائکہ کرام ظاہر شدن گیرند و اسرار
 کہ لائق سترو خفاست مدرک گردد و عینیت لا در باب المغیمہ لغیمہا بعد حصول سیر اسم ہوا الظاہر
 و اسم ہوا الباطن و در جہد برائے سیر بسوئے مقصود کہ ذات بحت است حاصل می شود پس با انجام رسانیدن
 معاملہ ولایت علیا اگر فضل آہی شامل حال شود سیر در کمالات نبوت واقع خواهد شد و آن عبارت است از دوام
 تجلی ذاتی بے پردہ صفات و اسما درین مقام شگرف کہ قطع یک نقطہ درینجا بہتر از جمیع مقامات ولایت است
 حضور بے جہت می شود و نگرانی و توجہ بایں سابقہ و طلب و بلیانی شوق زائل می شود و بر و یقین دست
 میرسد و دست حال و مقام و معرفت ازینجا کوتاہ است ملائکہ کہ لا بصا در صدق حال گواہ است
 سبط از دامن ناز او چہ ز خاکساری مارسد و نزد آن مرز بہ بلندی کہ بگرد و سرمد و عارسد و در اینجا یافت
 و ادراک علامت نارسائی است نجات و جہالت نسبت و وصل ہریان حاصل می شود و وصول است حصول
 نیست و اتصال بے کیفیت بے قیاس و نیست رب الناس را با جان ناس و صفائے وقت و حقیقت
 اطمینان و اتباع ہوی لما جاء بہ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم و کمال وسعت نسبت باطن و بے کیفیتی و یاس
 و حرمان دست می دید معارف و حقایق اینجا شراعی است و پس کہ این مقامات انبیاء است علیہم السلام و با جان
 را بے تبعیت و وراثت حاصل شدہ توحید و جہود و شہودی از معارف ولایت بود و در راہ می ماند اما عروج و نزول
 و جذبات لطیفہ خاک را با اصالت و تبعیت لطائف ثلثہ را میسری شود و در نفی و اینجا با اصالت

لطیفہ خاک است و بر تبعیت تمام بدن و رینجا مراقبہ ذات بحت معرا از جمیع اعتبارات و حیثیات سابقہ
می نمایند و تلاوت قرآن مجید و طول قنوت در نماز در کمالات ثلثہ و حقائق سبعہ و جز آن کہ من بعد پیش
خواہد آمد ترقی می بخشد ہمیں بر نگہا و لطافتها و در پیش می آید کہ این مقامات بلند درجات و امواج بحر نامتناہی
ذات بحت الہی است جل جلالہ و کمالات رسالت و کمالات اولوالعزم و حقائق سبعہ و جز آن مورد
فیض ہدایت و هدانی سالک است کہ بعد تنویر و تکمیل لطافت عشرہ حاصل شدہ و عروج و نزول و انحدار
نصیب تمام بدن است این کار و دولت است کفون تا کرا رسد از کمالات رسالت و کمالات اولوالعزم
چیزے نوشتہ نشد و حقیقہ کعبہ عبارت از ظهور سر اوقات عظمت و کبریا فی ذاتیہ الہیہ است
و حقیقت قرآن عبارت است از مبدء و وسعت بیچونی حضرت ذات و حقیقت صلوة عبارت از کمال و وسعت
بیچونی حضرت ذات فرمودہ اند از کلام حضرت مجدد قدس سرہ مستفاد میشود کہ معبود صرفہ کہ بعد از حقیقت صلوة
مشہود بود بیچونی صرف ذات بود کہ ازاں نصیبہ بمقبولان برسد و بر آن داخل دایرہ قیومیت می شود و از ذلالت
کہ قیام جمیع حقایق امکانی بآن قیام بود برہ می یابند مقامات عابدیت و سیر قدیمی و سلوک بانہائے این
حقایق تمام میشود بعد از ان معبودیت صرفہ است و پس و اینجا سیر قدیمی متنوع گفتہ اند و سیر نظری جائزہ داشتہ
مقام خلقت حقیقت ابراہیمی است علیہ السلام و آن مقام است پس شگرت کثیر البرکات انبیاء درین
مقام تابع اند حضرت خلیل را حبیب الرحمن علیہ و علیہم السلام ہا مرقابہ ملت ابراہیم حنیفا مامور
است لهذا در صلوة و برکات مطلوبہ خود را تشبیب میفرماید بصلوات ابراہیمی علیہ السلام اللهم صل علی
محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید انیخدا در باب خبر
و برکت این مقام عالی را مرکز این مقام محبت صرفہ ذاتیہ حقیقت موسوی است علیہ السلام و بسیارے
از پیغمبران مبتالعت او باین مقام رسیدہ اند و در قرب و معیت ممتاز اند علیہ السلام این مرکز بتوفیق
نظر کشفی دایرہ عظیمی نماید و مرکز این دایرہ محبت و محبوبیت متمیز جتین حقیقت محمدی است صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم گوید و میم اسم مبارک محمد بر این محبت و محبوبیت اشارہ میفرماید و نیز درین مرکز کہ بغور نظر رفتہ
می شود و مثل دائرہ ریع الشان بنظری آید مرکز این دایرہ محبوبیت صرفہ ذاتیہ حقیقت احمدی است
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و میم اسم مقدس احمد ازین معنی رمزے دایمی نماید بدو آنکہ این عظمت و کبریا
و این وسعت و این محبت و درجات آن می تواند کہ در نفس حضرت ذات باشد کہ حصول این مراتب
بعد تحصیل تجلیات ذاتیہ و امیہ کہ در کمالات نبوت حصول میشود پیش می آید با عظمت و وسعت
بودن و محب و محبوب خود شدن تحقیق آن موقوف بر اضافت غیر نیست محض وجود و اعتبارات
است مر حضرت ذات حق را تعالت و تقدست و نیز مقتضائے محبت کہ در سیر ظلال و صفات
پیدا شود اذواق و امثواق قلبی است و محبتے کہ در این مقامات محض بفضل الہی دست دہد موجب

کمال اطمینان و وسعت و بی رنگی باطن و اراده طاعت و استوائی ایلام و انعام محبوب می گردد و
چنانچه شهادت و جدان اہل وصول این مقامات مصداق این معنی است حصول این معنی در کمال
مقامات ساقیہ نیز می شود فارق قطع و خاصہ این مقام چه باشد بلکہ انصاف آن است کہ ہر مقام را
آثار خاصہ کہ مطلقاً در دیگر سے حاصل نشود و بہرہ را کہ در آن مقام شامل باشد و بان استدلال حصول
آن مقام نہ ان کرد نیست توقع آن ہم نباید داشت و اگر از صفات اضافیہ باشد و آن در اول درجہ
ولایت گیری گذشتہ رحمت قہقری لانہ می آید فاعمل بالجملہ حقیقت محمدی و حقیقت احمدی با حضرت
ذات نزدیک تر اند و آن حضرت رئیس محبوبان گشت و تابعان او خیر الامم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اللہم ارزقنا حبک وحبہ واتباعہ وشفاعتہ ورفقک ورضائک بعدہ حب
صرف و لا تعین است کہ میرقدی از اینجا کوتاہ است و سیر نظری را بدہ آنکہ نزد حضرت مجدد رضی
اللہ تعالیٰ عنہ تعین اول تعین حبی است و مرکز آن تعین حب باعتبار محبوبیت ذاتیہ حقیقت احمدی
است و تعین روحی آنحضرت است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و باعتبار محبوبیت و محبت مشترک جتین حقیقت
محمدی است و تعین جسمی آنحضرت است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و باعتبار محبوبیت صرفہ حقیقت موسوی است و
تعین موسوی علیہ السلام و محیط آن مرکز کہ مثل دائرہ است در صورت مثالی غلت است و آن حقیقت
ابراہیمی است علیہ السلام و تعین ثانی تعین وجودی است و مانند ظل است تعین اول را تعین حضرت
ابراہیم است علیہم السلام و مبدء تعین ہر پیغمبری و رسولی حصہ است از حصص این تعین وجودی
و از امتان نیز اگر کسی را برکت متابعت انبیاء علیہم الصلوٰۃ و التسلیمات و دین تعین وجودی نصیب
باشد و حصہ یا نقطہ آن تعین مبدء تعین آن کسی بود و مجوز است بلکہ واقع ملانکہ علیین را علیہم السلام
نیز مبادی تعینات در ہمین تعین بود است و حقیقت امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ کہ مبدء تعین اوست بے توسط امری ظل حقیقت محمدی است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برہمی کہ ہر
چہ در آن حقیقت کاین است بطریق تبعیت و وراثت در آن ظل ثابت از اینجا است کہ حضرت
صدیق رضی اللہ عنہ ضمنیہ کبرے داشتند کہ از کمال محبت و معیت در ضمن حبیب خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سیر مقامات قرب میفرمودند ما صلب اللہ فی صدای شیلہ الا صبیئہ فی صدای لابی بکرو
این مرتبہ عالمی شیخ الشیوخ حضرت محمد عابد رضی اللہ عنہ بہ تبعیت و وراثت حاصل شدہ بود و حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ حضرت ایشان را رضی اللہ عنہ بضمینیت خود ممتاز فرمودہ اند چنانچہ روزی حضرت شیخ رضی اللہ عنہ فرمودند کہ
اللہ تعالیٰ امشب ما را بہ نسبت تازہ سرفراز فرمودہ است حضرت ایشان ما بعرض رسانیدند کہ از فالان وقت
این نعمت عظمیٰ کہ امت کردہ فرمودند آری شما ضمنیت ما و ادیشما را نیز باین دولت سرفراز فرمودہ اند سبحان اللہ نہ قبول و
کشف و ادراک حالات و مقامات در حقائق انبیاء کرام علیہم السلام کثرت درود بابرز خست روح مبارک
پیغمبر سے کہ با حقیقت او اتصال بہر سببہ ترقی افزا است اللہم صلی علی سیدنا محمد حبیبک

و ابو اہیم خلیفہ و بارک و سلک ریاء و مسک در شہد محمول است تا سہ ہزار و دسازدہین مقامات
الوارثیت و ارواح طیبہ آن اکابر علیہم التسلیمات ظہور کند و در ایمانیات قوتاً بیفزاید و انکہ اس
ولایات ثلثہ و این کمالات ثلثہ و حقائق سببہ و دیگر مقامات کہ مخفی از ان دریا درین قرطاس تراوشے
یافتہ ہستہ و سلطان این خاندان شریف را میسر نیست بعضیہ بولایت قلبی بلکہ در دائرہ امکان و بعضیہ بولایت
کبری و قلبی کمالات ثلثہ و نادری بحقائق سببہ و جز آن فائز می شود ندازیں است کہ در حالات و تاثیرات این
عزیزان تفاوتہا است کہ حالات و علوم ہر مقام جدا است چنانچہ نمونہ از ان تحریر یافتہ بالجملہ و ولایات
خصوصاً و ولایت قلبیہ تاثیر و حالات با ذوق و شوق و حرارت ظاہر شود و در کمالات نبوت و حقائق سببہ
جمیعہ با صفا و لطافت بزرگ پیدا گردد کہ در اینجا تجلیات ذاتیہ بے پردہ و سماع و صفات ظہور دار و کمالات
مخفی علی اہلہا و تفصیل این مقامات و معارف در مکتوبات حضرت مجدد مذکور است رضی اللہ تعالی
عنه و بالفعل درین کمالات ثلثہ و این حقائق مخفی نمونہ رسمیش نیست استعداد کجا و کرا لیاقت این مقامات
بلند است نہ کہ سرتراش قلندر می داند نہ ہر کہ آئینہ ساز و سکندر می داند نہ بشارت معمولہ
این خاندان بے تحقق آثار و علامات آن در خارج و باطن سالک مسمر و معتبر نیست نہ مگر روشی
بجواب اندر شتر شتر و آنچه مشہور است کہ علم احوال ضروری نیست مراد علم تفصیل احوال یا کشف احوال
است و اگر فرضاً عدم تغیر باطن از در و حالات باشد پس بخطرگی و دوام نگرانی و فتنارہا و فتنارارادہ
و فتنار انا ضرور است حضرت الیہان ماضی اللہ تعالیٰ اعنہم میفرمودند قریب است کہ راہ تسلیک جمیع
مقامات مجددیہ مسرود شود و اشارہ بقرب انتقال خود فرمودند و فرمودند معلوم نیست کہ بروئے زمین کسے
را وقت تسلیک تمام مقامات باشد محمد احسان در روضۃ القومیت کہ در مناقب حضرت مجددیہ رضی اللہ
عنه نوشتہ نیز نقل این معنی نمودہ پس جذبات و کیفیات و ولایات و وسعتہا و بزرگیہا بے کمالات نبوت
و دیگر مقامات گواہ صدق حصول مقامات کافی است از وہم و خیال چہ پیش و بشارت بے حقیقت مغرور
ساختن و مردم را در غیبت انداختن چہ فائدہ قائدہ نیست مگر ظاہراً با اتباع مذمت آراستن و باطن را
بدوام حضور و توجہ بجناب الہی سجائہ نمودن و اشتی در لیشی حبیبیت یکسان زلیستن و یکسو نگریستن
تا ز قیام خود پرستیہا دے آسودے و بچہ بچہ کاش راہے با خدا بودے مرا تا اسرار توحید و جود و واحاطہ و سران
ارباب فنا و قلب را کہ بتعمیر اوقات بوظائف عبودیت و کثرت ذکر تیر بیت حضرات مشایخ بمقام جذبہ و سکون
وستی و غلبہ محبت و تجلی برقی شرف شدہ اند پیش می آید اما توحیدے کہ بحض مراقبہ سرایان وجود ہستہ
اوست ہر موجود و متجلی گردد و استیلا و ماہمیش نیست از حیرت اعتبار ساقط است و علوم توحید شہودی
اہل فنا نفس را کہ بعد حصول فنا و قلب در غلبات انوار حق بانہتواء انا و توایل وجود استہلاک یافتہ اند کشف و
میشود و در کمالات نبوت و دیگر مقامات مجددیہ کہ در ام تجلی ذاتی و تمام صحو و ہشیاری است حقائق و معارف

نگیرد

نہ کہ با بزرگان

علوم شرائع است و پس ارباب توحید و جودی عالم را بحضرت حق جل و علا نسبت اتحاد و عنایت ثابت کنند
 و اہل توحید شہودی نسبت ظہیرت مقرر نمایند و کسانیکہ ازین ہر دو مقام گذشتہ اندکمالات نبوت بہ تبعیت
 و درانت رسیدہ اند از غایت تمیز بہ مقصود از اثبات بہ نسبت تبری فراہند الان نسبت تخلیقت و مصدو عنیت
 ما للتراپ و دب الالاباب این معرفت فدوقی و وجدانی است نہ تقلیدی اما ظہور این اقسام علوم ہر ایک
 را میسر نیست ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم می تواند کہ سالک بولایات
 و کمالات نبوت فائز شود و ازین علوم اورا بیچ نکشاید نہ سلطان خریدار ہر بندہ الیست نہ در زیر ہر شرف
 زندہ الیست و اما حاصل سیر و سلوک حصول فنا و دوام حضور و تہذیب اخلاق و اخلاص تمام و رفع کلفت در ادائے
 احکام شرعیہ یا دیگر حالات بے تخشاف اسرار توحید و دست میدہد حضرت مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیر و سلوک
 نسبت نقشبندیہ اعتبار فرمودہ اند کہ نور شرع بسیار آراستہ است و نسبت احرار یہ کہ خواجہ احمر از آباء کرام
 خود دارند قدس سرہ و منشاء اسرار توحید و جودی است گذشتہ کہ در آن منزلت اقدام پیش می آید و آنکہ درین وقت
 اکثر ارباب سلوک از ذوق و وجدان ہم بہرہ تمام ندارند می تواند کہ از مدوری زبان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 و قرب قیامت و فتور استعداد باشد پس آنچه بزرگان دین از معارف بیان فرمودہ اند ہمہ اش حق است ہر کس را
 آنچه پیش آمدہ و نامودہ است تفاوت در معارف از جهت اختلاف در مقامات الہیہ راہ یافتہ معاذ اللہ کہ کذب
 را مدخلی باشد تا کہ کسی تکذیب صدیقان نماید اما تعلیط و جودیہ اہل توحید شہودی را چنانکہ گویند نہ عنیت طاعت ان
 التوحید شہودی لا وجودی فنا و صلو الی حقیقتہ المقام از عدم ظہور معارف مقامی است کہ در
 آنجا علوم توحید شہودی متکشف میشود و این مشرب صافی از طہارہ خصوص روشن و یکشف کمل تا بعان کہ از سکر
 و شطع برآمدہ از خود ہشیاری کہ مشرب انبیاء است علیہم السلام حظ وافر دارند مبرہن است بیچ شنیدی کہ
 کسے از صحابہ کرام کہ افضل از اولیاء عظام اند بہ ہمہ او است گویا شدہ باشد عبارات را بر مشرب خود فرود
 آوردن از علیہ حمل است ہم چنین تطبیق معارف مختلفہ با ہم از قوت تاویل عبارات است تا اختلاف از میان
 بر خیزد و لا اتحاد و مقتضیات متباینہ مقامات مختلف چگونہ صورت پذیرد و اگر عبارات بتاویل متحد نمایند
 حالات و اذواق مقامات متفاوت کسے یکے میشود اگر گوی ہوائے زمستان و تابستان در نفس ہوا نیست یکے
 است برودت و حرارت ہر متحد تواند شد با این ہمہ علوم و معارف ہر مقام جداست و اوار و فیوض ہر مرتبہ
 جدا پس این ہمہ تطبیق از قوت ملکہ مقال بود نہ از علیہ واردات حال و العلم عند اللہ تحریر و تقریر سخن بزرگان
 در غور لیاقت این بے سر و سامان نیست سہ حرف درویشان بدزدہ و مردودون تا بخواند ہر سچے زبان نسوزد
 اما از قطعش کہ باحوال بزرگان دارد سخن چند از کلام عزیزان التقاط نمودہ سہ لعل اللہ یوزقنی صلاحا
 گر ندارم از شکر جز نام بہر زان بسے خوشتر کہ اندکام زہر اگر با بسے بیاہد تکرار استخارہ موافق حدیث یا شہادت
 قبل قلب و بارہ او ضرورت است و درین افادہ جز اشتراک در فیوض یکدیگر منظور نباشد تا فایدہ بران مرتب

شود بعد تلقین توبہ و استغفار ذکر اسم ذات میفرمایند و توبه نمایند دل خود را مقابل دل او نموده مهمت القائے ذکر کنند تا دلش ذاکر شود و حرکت درو پیدا آید کسی که دلش متاثر نشود محض بوقوف قلبی بر دوزیم چنین بر لطیفه خود را بر این لطیفه او داشته توجہ القائے ذکر باید نمود بر لطیفه را جدا جدا چند روز توبه نمایند تا لطائف سبعه بفضل الهی گویا بزرگوار گردد پس بذكر لفظی و اثبات و مراقبه احدیت صرفه ارشاد نمایند و همواره بر دل او توجہ القائے انوار نسبت که از بندگان رسیده است و جذبے بفرق نموده باشند انشاء اللہ تعالیٰ در چند روز دل سالک نورانی گردد و درین ضمن دیگر لطائف نیز متکون یا نور میشود رنگ نور قلب زرد و رنگ نور روح سرخ و رنگ نور سر سفید و رنگ نور خفی سیاه و رنگ نور خفی سبز و رنگ نور لطیفه نفس بزرنگ است و ازین رنگها در و منعکس میشود و دیدن انوار مقصود نیست انوار بیرونی چه کمی دارد که کسی سعی برائے تماشا انوار درونی نماید و منامات و واقعات جزو مبشرات نیستند نه شبم نه شب پرستم که حدیث خواب گویم و چه غلام آفتابم همه نه آفتاب گویم و از اجله واقعات رویت باری تعالی و زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر از شائبه هم و خیال مبرا باشد وجه اشتباه حقیقت بموهم آنکه معان انوار ذکر یا محبت و اخلاص یا مناسبت استعدا بجناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا رضاء مرشد یا نسبت باطنی او یا کثرت درود یا خواندن بعضی اسماء یا احیاء سنت یا ترک بدعت یا خدمت سادات یا توکل بحکم حدیث بصورت آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم متصور می شود پندار و که بشرف زیارت مشرف شد است و انچنان نیست بلکه نه انان دریا کے رحمت میراب شده ازین است که بصورت مختلفه آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را می بینند اگر صورت مبارک که در مدینه منوره موجود است و صاحب شمایل آنرا بیان نموده بنده البتہ سعادتیست بزرگ و موجب ترقی در باطن و از دیا و توفیق میشود و الا دل بود هم و خیال خوش میشود و هم برین قیاس است زیارت ارواح طیبہ مشایخ کبار رحمتہ اللہ علیهم هم چنین صحت کشف کونیات بسیار متعذر است معتقد و متخیل خود یا خبر مشهور که در مردم قرار یافته یا معامله عمر بصورت معامله زبیدی یا القائے شیطانی یا هوای نفسانی در مرآت خیال منعکس میشود پندار و که صورت عمر و در عالم مثال دیده است و گاهی از شروط وقوع امر معلوم نمیشود لهذا غلط واقع میشود پس راه رضا و تسلیم پیش گرفته متوجه بجناب احدیت باید شد و باین و آن نباید پرداخت و افوض امری الی اللہ ان الله بصیر بالعباد و سعی باید نمود و جانے باید کند تا شاید مقصود از گوش باغوش برسد شهر دے که جان را پیش نه گرفتاری ببدن بود و در ظلمات جسمانی آنرا گم نموده پیدا باید کرد و کسی را که بغایت کشف می نوازند انوار و سیر خود را بنظر بصیرت مشاهده می نمایند و الا جمعیت خاطر و توجہ بقلب و نگرانی بمبدء نیاض رفته رفته ترقی می یابد و در چند مدت لطیفه قلب منور شده از قالب می برآید از باب وجدان را جذب و کشش لطائف مدرک میشود که سلوک عبارت از رفتن است و رفتن متضمن است جذب را و چون لطیفه قلب از قالب

بر آید کسی را از قلب بیالارایه کشاده و کسی را مثل تبه نور مناره بالائے سرایتاده دریافت میشود
 گاهی هم حالت عروج که دل را بجانب فوق کشان و گاهی حالت نزول که گویا قلب را بجبهت تحت روان
 می یابد تا آنکه تدریجاً لطیفه قلب را با اصل خود که آنرا قلب کبیر و حقیقت جامعہ انسانی گویند و بالائے
 عرش مجید است و اصل و متحد می یابد خیال نکلی که اینجا قلب را فنا حاصل شد این از مغلطه کشفی است تا اینجا
 نصف دائره امکان و سیر آفاقی تمام می شود و نصف دیگر که عبارت از سیر در عالم امر است و بلا شک
 موصوف منور و پیش است بعد اتمام دائره امکان و سیر و ولایت صغری قلب را صورت فنا حاصل
 میشود و کسی که از غلطی کشفی رسیدن بقلب کبیر را حصول فنا و سیر در اصول لطایف را ولایت کبری
 و فنا فی نفس و اندک ظاہر است که مستفیدان او را از کیفیات و جذبات و دیگر احوال که در ولایت صغری
 پیش می آید در رسیدن باین ولایت شرط است وصول ولایت کبری را چه حاصل خواهد بود محض بخول در کوه
 ایام گذاری نموده اند فنا کو و ولایت کجا اللہ تعالیٰ المراد ایشان از این جذبات فضل عظیم خود می مقامات ارباب
 تحقیق رساند آیین چون جذبات عنایت الهی و توجهات مشایخ هر دو قوس دائره امکان تمام شود و در نهایت
 تمامیت سیر موقوف بر کشف صریح یا وجدان صحیح است و علامت آن حصول حالت دوام حضور است در
 بیداری و خواب یا بعضی از دیگر کیفیات سیر و ولایت صغری پیش می آید و جذبات قویہ و دیگر حالات و احوال
 نقد وقت میشود و فوراً این ولایت مشابه بنور ماہتاب است و این مقام چون رسوخ و قوت پیدا کند
 قابل اجازت مقید میشود و در ولایت کبری که نور آن مشابه آفتاب نیم روز است اجازت مطلقه می
 فرمایند **فصل بعد** حصول حقیقت فنا و بقا بر هر خاطر که متوجه میشود اللہ تعالیٰ آنرا سر انجام میفرماید پس
 برائے القائے توبه بر کسی که بر شریعت استوار نیست متوجه حال او بود و بهمت نمایند که ملکه صلاحیت
 که نفس شمار است بفضل الهی راسخ شده و نفس او حاصل شود هم چنین چند وقت متوجه باشند یا خود را همان
 کس گنه گار و در خیال خود تصور نموده چند روز توبه و استغفار نمایند انشاء اللہ تعالیٰ بر شریعت ثابت گردد
 و بجهت حل مشکلات آنچه مقصود است در لحاظ داشته بهمت نمایند تا مطلوب حاصل گردد و در بعضی را صحیح
 و تندرست ملحوظ نموده بهمت نمایند یا قصد از الراض فرمایند تا بفضل الهی شفا یابد و دریافت خاطر باطن غیر
 کسی را که صید دل بخیره یا صفی حاصل است چندان متعذر نیست بعد مقابل داشتن دل بدل غیر متوجه بوجدان
 خود شوند هر خطره که در دل قرار گیرد خطره از باطن اوست و خواطر که در باطن می آید بر اقسام است از چپ پائے
 دل بطول ایل و تسلیت عمل و جرأت برگناه و غرور مغفرت الهی خطره شیطانی است و از راست پائے دل
 بطاعت و ذکر و امر خیر خطره ملکی است و از بالای دل بخودی و خود آرائی و عار و تنگ خطره نفسانی است
 و از فوق همه تیرک همه و ترک مقامات و حالات نیز خطره روحانی است برائے دریافت امور مغیبه بعلوم مثال و بلا
 اعلیٰ انظار نمایند در غیبت یا در خواب چیز و ناخ خواهد شد اما حکم بعد نیکو از توجهات نمایند برائے ادراک باطن

اہل اللہ دل خود را از حالتی که دارد خالی تصور نموده مقابل دل آن بزرگ دارند و چنانچه که در باطن پیدا شود
 انعکاس احوال شریفه اوست اکثر از باب خاندان چشمتی حرارت و شوق و از بندگان قادر بر صفا و
 لمعان و انما کابر نقش بندید بخودی و اطمینان مدرک می شود و احوال بندگان سهروردی مشابہت بحالات
 نقش بندید دارد و قدس اللہ تعالیٰ اسرار ہم آیین فیض نسبت اہل اللہ مثل نور غورشید کہ از روشنی تابد یا
 مانند آبرو کے کہ محیط گرد و دیامند نسیم خنک می وزد و یا مانند باران یا مانند آب روان یا مانند چادر باریک کہ
 تمام بدن را شامل گرد و یا مانند شبنم لطیف مدرک میشود و اہل ادراک را احوال از باب قلب بر قلب باوق
 و شوق و حرارت محبت و نسبت اہل ولایت کبریٰ بر لطیفه نفس نیز باطمینان و استہلاک و انحلال ظاہر شود
 بلکہ تمام بدن را در گیر و نسبت از باب کمالات نبوت و دیگر مقامات مجددیہ بلطافت و برینگی و وسعت
 تمام لطایف را محیط میشود بلکہ از ادراک آن نزدیک است کہ نزدیکان دور می نمایند تا بدوران چہ رسد
 لهذا از غایت لطافت و برینگی از نسبت این خاندان شریف مردم اعراض نموده طلب نسبتی کہ ذوق و
 شوق دارد و ناشی از مقام قلب و تجلی افعالی است می نمایند و ندانند کہ این لطافت از کجا است و حال آنکہ
 در وسط درین طریقہ اذناق و اشتیاق عجیبہ و جذبات غریبہ در پیش می آید و احوال اہل این طریقہ
 استمراری است و کمال این طریقہ را در مقام تجلی ذاتی دائمی بے پردہ اسما و صفات درجات آن قدم
 گاہے است ماسخ پس برینگی و غایت لطافت و صف نسبت باطنی ایشان آنکہ دست ادراک از ان
 کوتاہ گشت تا رسیدگان گویند کہ در صحبت ایشان جمعیت مآثری و صفائی حاصل است و کسے را کہ درین
 طریقہ سیر مہر تبہ طلال اسما و صفات یا تجلی صفاتی است البتہ تاثیر توجہ ادبا کیفیت تیز و قوت مدرک
 شود پندارند کہ باطن ایشان قوی است بلکہ رسیدگان بدوام تجلی ذاتی و رافاضہ فیوض و برکات شانے
 عظیم و اماند و مستغنیان ایشان و مانند مدت حرارت و شوق و حضور پیدا کنند ہوا الذی جعل لکم
 من الشجر الاخصر تاراسہ و دنیا بد حال بختہ بیج خام و پس سخن کوتاہ باید و السلام و در طرق دیگر کہ از کثرت
 ذکر جہر و بیس نفس داشتغال سماع حرارت قلبی و ذوق و شوق اکثر ظاہر شود و کیفیائے کہ در مقام جذبہ نقش بندید
 در حصول فنا حاصل گرد و در ہر دو قسم حالات فرقا است اینجا وسعت نسبت باطن و دوام حضور و کثرت
 انوار و برکات نقد وقت است و توحید حالی بے استیلائے و ہم ظاہر شود و اینجا محض حرارت و تپش قلبی
 است کہ از بعض عوارض لاحق گردیدہ است اگر حالت توحید است از غلبہ و اہمہ و مراقبہ توحید است اما اگر
 این نسبت شریفہ لغنا و بقا برسد اکیر اعظم است در احیائے و ہائے طالبان راہ خدا سہ تیار اگر خواهد
 و بیش بکہ باشد بد آنکہ از کثرت مراقبہ کہ آن عبارت از نگہبانی دل از خواطر و انشغال فیض الہی است و نسبت
 باطن عمیق و قوتی پیدا شود و از کثرت ذکر تبیل کہ آن عبارت از لغنی ہستی خود و ہستی جمیع موجودات و اثبات
 ہستی حق تعالیٰ است بار عایت شرط مقررہ فنا و نیستی قوی گرد و از کثرت تلاوت قرآن مجید نورانیت

وصفا و از کثرت استغفار و نماز تضرع و نیاز و از کثرت درود و منامات و واقعات عجیبہ ظاہر شود و اگر
 بنسبت فانیہ خود متوجہ شوی حالتی دیگر و اگر بنسبت بقایہ خود توجہ نمایی ذوق دیگر و معنی نماید در وقت
 بسط حالت اگر چه یکسره متغیر شود شکر پیش گیر و اندک مدتی در وقت قبض بعد غسل بآب سرد و الا بآب گرم
 و دو گانه نماز و استغفار کنی و اگر قبض نرود بار غسل با وضو و تضرع و التجا باین دو سجانه نمائی تلاوت قرآن مجید
 بتدریج و تذکر موت و زیارت گدستان کہنہ و حضور در مواقع خیر و صدقہ از صاحب مال و توجہ بر شد واقع قبض
 است از لقمہ حرام قبض مہیے حلاوتی تا سہ روز و از لقمہ شبیہ تحلیل آن و از صفای ذنوب تا وضو و ادای
 نمازی مانند از تجلی حوالہ القایض رفع قبض بر ارادہ آہی است کوشش میکنی و کشائش را چشم میدار
 عاشق کہ شد کہ بار سجالتش نظر نکرد و اسے خواجہ مدنیست و گرنہ طیب است و معیض را بیدار کردہ را ضبط افتاد
 بدوام ذکر و وظائف عبادیت و قناعت بلکہ معاش نیست و از خدا غیر خدا سجانه بخوابد و در راه خدا ناقص است و
 حضرت خواجه بزرگ امام طریقہ خواجہ نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ وظائف و اورا و طریقہ خود را بر آنچه از احادیث
 صحیحہ ثابت شود قصر فرمودہ اند پس اہل این طریقہ را از کمال اتباع سنت ناگزیر است وقت صبح با دعویہ یا توره بقدر
 میسور بیدار و اذیت دہ بار در سجود و بار استغفار و دہ بار بخود یا اللہم الشیطان الہیم و آیۃ الکسی یکبار
 سورہ اخلاص و معوذتین سہ بار سبحان اللہ و سجدہ صد بار وقت شام و خفتن نیز بخواند پس بعد فاتحہ و رجوع
 بار و اح طیبہ حضرت مشایخ قدس اللہ تعالیٰ اسرار ہم مذکر و مراقبہ مشغول شود و در وقت اشراق دو گانه شکر نماز
 دو گانه استخارہ باین نیت بگذارد آہی از علم تو استخارہ میکنم کہ آنچه از مراد است روز و شب در بارہ من بہتر باشد
 مرا پیش آید و از سوء قضایم انکار دارد رضا بقضا کر امت فرما بعد از آن بدین کتاب و امور ضروریہ سپرد و در وقت
 چاشت چار رکعت کہ در حدیث صلوة الاوابین ہمین نماز صبحی است انہ کان للادابین عفو و الیس اگر بہتر
 شود قبول نماید کہ عودہ قیام لیل است و وقت فے زوال چار رکعت بطول قنوت بخواند بعد سنت مغرب شش رکعت
 کہ بصلوة الاوابین در مروج مشہور است و ادلی بہت رکعت است و شب را اگر مقیدانہ تثلیث نماید ثلاث اول
 و آخری اے ادائے حقوق مولیٰ جل و علا ثلاث وسط بجهت استراحت نفس خود مقرر نماید و الا تریح لیل از ہفتا
 داند و بپہ خواب کافی است نماز تہجد کہ آن بعد از خواب بر غاستن است و مغلوب النوم را پیش از خواب ہم
 جائز است و بے توفیق را وقت چاشت تدارک آن ضرور است و از وہ رکعت یا دہ یا ہشت آنچه تواند
 بخواند در نوافل قرات سورہ یسین سہول است و الا سورہ اخلاص بخواند وقت سحر و عادت استغفار و ذکر و مراقبہ
 نماید اگر از ثلث شب بیدار شود بعد از اغت از اذکار اند کہ بخواب رود کہ آنرا خواب مشاہدہ گویند نماز صبح
 و ساول وقت کہ ستارگان و درخشان باشند بخواند اورا دے کہ دعا حدیث ثابت شدہ و طیفہ باید نمود و تلاوت
 قرآن مجید حافظ را و تہجد بہتر است و غیر حافظ قرآن بعد نماز اشراق یا نماز ظہر تلاوت بتدریج و تحسین صوت
 بمقدار دو ہزار یک جزو یا زیادہ مقرر نماید و اگر شوق و ذوق مطلوب باشد اند کہ چہ متوسط نماید یکصد یا

مراد است

و کلمہ توحید صد بار و در صد بار بعد از نماز ختم و الا یہ وقت کہ میسر شود معمول ہزار بار است ہر قدر کہ تواند
 بخواند استغفار سرب اغضری و ارحمہنی و تب علی انک انت القاب الغفور صد بار سرب
 اغضری و ارحمہنی السبیل الا قوم صد بار اللہم اغضری و ارحمہنی و لوالدی و لمن
 تو اللہ و المؤمنین و المؤمنات سبت و پنج بار بخواند ہر آنکہ این نماز تا تلاوت و اوراد و بعضی حضور قلبی
 صحیح نیست لهذا فرمودہ اند سالک بعد از اسے نماز قرض و سنن مؤکدہ بجز ذکر و مراقبہ نہ داند و تا کہ حضور
 ملکہ گردد و بقاء نفس و تہذیب اخلاق مشرف شود پس ہر روز اسے اندر داد و امرے اندام و معاش و دین
 و تدبیر کہ پیش گیر و سپرداخت و قوف قلبی و یادداشت لازم شناسد اما در علوم و تہذیب و غل مضراست
 و غل علم دینی ممد نسبت باطن فرمودہ اند خصوصاً علم حدیث کہ جامع است تفسیر و فقہ و علوم تصوف را
 بشرط توجہ بروحانیت مقدس و مطہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و حفظ ادب کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم این چند فقرہ
 جامعہ بر ہم تبرک از کلام مبارک حضرت خواجہ عبدالحق غجدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ناگزیر ہمہ سالکان است نوشتہ می
 شود اللہ تعالیٰ کاتب را نیز توفیق عمل بران کرامت فرماید **نصائح** حضرت خواجہ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ
 میفرماید بصیت می کنم ترا ای پسرک من بچم و ادب و تقویٰ در جمیع احوال بر تو باد کہ بتبع آثار سلف کنی
 و ملازم سنت و جماعت باشی و فقہ و حاشیہ آموزی و از صوفیان جاہل پیر میری نماز جماعت گذاری
 بشرطیکہ امام و مؤذن بناسی ہرگز طلب شہرت کن کہ شہرت آفت است بمنصبہ مقید مشو ایم گنام باش
 در تباہانام خود منورین بچکہ عاقضا حاضر مشو و صمان کسے مباشر بوحایا مے مردم در میا و بالوک و انبائے
 ایشان صحبت مدار خالقہ بنا کن و در خانقاہ منشیین و سماع بسیار کن کہ سماع بسیار دل را ہمیر اند فراق
 پدید آرد و نیز بر سماع انکار کن کہ سماع را اصحاب بسیار اند کم گو کم خور کم خسب از خلق بگریز چنانچہ از شیر
 بگریزد و ملازم خلوت خود باش با مردان و زنان و مبتدعان و توانگران و عامیان صحبت مدار لال بخور
 از شبہ پیر میری تا توفیق زن مخواہ کہ طالب دنیا شوی و در طلب دنیا دین بیا و دمی بسیار بخور و از خندہ ہتھ
 اجتناب کن کہ خندہ بسیار دل را ہمیر اند باید کہ ہمہ کس را بچشم شفقت نگری و بیج فروی را حقیر نشمری ظاہر
 خود را میار کہ آرایش ظاہر از خرابی باطن است با خلق مجادہ کن از کسے چیزے نخواہ و کسے را خدمت
 مفریاد و مشایخ را بہمال و تن و جان خدمت کن بر افعال ایشان انکار نہما کہ منکر ایشان ہرگز رستگاری نیاید
 دنیا و اہل دنیا مغرور مشو باید کہ دل تو ہمیشہ اندوگین بود و بدن تو ہمراہ چشم تو گریان عمل تو خالص دعاے
 تو بتضرع جامہ تو کہنہ رفیق تو درویش مایہ تو فقر خانہ تو مسجد منس توحی سبحانہ تعالیٰ باشد احوال حضرت
 مجدد رحمۃ اللہ علیہ امام ربانی مجدد الف ثانی صاحب الطریقہ حضرت شیخ احمد فاروقی رضی اللہ عنہ طریقہ حنیفہ
 از پدر بزرگوار خود گرفتہ اند و از ادراج طیبہ ابن سلسلہ علیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرار ہم فیضنا ہا اجازت و خلافت
 یافتہ و در خودی باز منظور نظر عنایت حضرت شاہ کمال قادری قدس سرہ بودند و خرقہ تبرک حضرت شاہ کمال

از دست شاه سکندر رحمه الله علیهما در واقعه حضرت شاه کمال بالباس آن ایشان را تاکیدات فرموده باشند
 و از ارواح مقدسه اکابر خاندان قادریه و روح پر فتوح حضرت خورشید ثقلین رضی الله تعالی عنه
 بفیوض و برکات و اجازت و خلافت فائز شده اند و اجازت طریقه کبرویه از مولانا یعقوب صوفی که در
 خطه کشمیه کمالات ایشان مشهور است دارند اما نسبت حضرات خواجگان نقشبندی قدس الله امرایهم که از
 خواجہ آفاق حضرت خواجہ باقی الدیافه اند بر حضرت ایشان غالب است و ذکر و شغل و وضع و آداب بهین
 طریقه معمول دارند پس تحریر هر چهار شجره ضرور است برائے تبرک و تئین تا موجب برکت متوسلان این سلسله
 علیہ باشد و با وجود اخذ و کسب فیوض هر چهار خاندان عالیشان از جناب الهی بمواسم جلیله و عطایای کئی
 نبلیله مرفراز شده اند که عقل در ادراک آن کمالات و حالات حیران است حضرت خواجہ رضی الله تعالی
 عنه در باره حضرت ایشان فرموده اند که هم چون ایشان زیر فلک نیست و درین امت مثل ایشان چند
 کس معلوم میشود و معلومات و مشکوفات ایشان بهمیچ و قابل آن است که منظر انبیاء و علیهم الصلوات و التسلیمات در
 آید و از مکاتیب شریفه حضرت خواجہ قدس الله سره العزیز کمال حضرت ایشان معلوم میشود و ملا بدر الدین
 در حضرات القدس و محمد ششم کشمی در برکات احمدیه و محمد احسان در روضه القیومیه و دیگر عزیزان مقامات
 و طاعت و عبادات حضرت ایشان مفصل تحریر نموده اند و حضرت شاه ولی الله رحمه الله علیه بعد
 تحریر مناقبات حضرت ایشان نوشته اند لا یحببنا الا مومن تقی و لا یبغضنا الا منافق فقی **محمد ششم**
 کشمی در برکات احمدیه نوشته و فقی که حضرت خواجہ رضی الله تعالی عنه اصحاب خود را بحجت استفاوه
 از حضرت ایشان ترغیب نموده بسر سرفرازی و استاده اندیکه از امثال امر شریف ابا نموده پس در خواب می
 بیند که آن حضرت صلی الله علیه و آله و سلم خطبه در مدح ایشان میخوانند میفرمایند که مقبول میام احمد مقبول ما **است**
 و مرد میان احمد مرود ما است حضرت شیخ عبدالحق رحمه الله علیه در فائده رساله که از سوالات بر کلام
 شریف حضرت ایشان نموده می نویسد که مراد باره شما این آیه شریفه و ان یک کاذبا فعلیه کذب و
 ان یک صادقاً فایصبکم بعض الذی بعد کمال الفاکر و بیده مخفی نیست که این آیه کریمه در رفع اشتباه
 حقیقت حضرت موسی علیه السلام است مرفعون و رفعونیان را سبحان الله حضرت ایشان موسوی المشرب
 بودند اگر چه حضرت شیخ را از قسط غضب رفع شبهات از این کریمه نشده اما بعد چند بحقیقت کمالات حضرت
 ایشان اقرار نموده اند چنانچه در مکتوب مرسل حضرت شیخ عبدالحق بنود حضرت مرزا حاکم الدین احمد که از احایه خلفائے
 حضرت خواجہ باقی بالله اند رحمه الله علیهما مذکور است که حضرت شیخ از انکار خود باز آمده و میفرمایند که چنین عزیزان
 را بدنبال پنداشت و انکار و اقرار کس که ترجمه لفظ عربی و اما نه سخن از تعصب گوید و با معارف و بقیقه مست
 ندارد و اعتبار نیست کس که بیده بصیرت او بیاید و نظر کشفی او در تدقیق حقائق رسا باشد اگر در سخن الوالا بصائر
 خوض کند جا دارد و با اینهمه مولانا محمد بیگ بخشی مدافع اعراضات که بر کلام حضرت ایشان متعسفان می نمایند و

چار مذہب رسائیدہ و بالفعل درینجا موجود است و دیگر مخلصان حضرت ایشان نیز برچیدن این ادعی از
سلوک راه خدا سعادت یافته و حضرت ایشان خود نیز مرقع اعتراف فرموده اند پیش اہل انصاف و عدل از
حد و اعتساف اجوبہ حضرت ایشان کافی و شافی است میفرمایند کلام ما خالی از سکر نیست صحت و اقصی
عوام است میفرمایند و این را اشتباه بسیار است از اشتباه ظل با اصل و عروج بمنزل الامن عصمہ
اللہ تعالی میفرمایند کشف و معارف خلاف کتاب و سنت مقبول نیست نزد خرد و دقیق یاب ازین سہلہ
کلام شریف حضرت ایشان جواب ہر اعتراض می تواند شد و تفصیل ہر جواب در مکتوبات شریفہ حضرت ایشان
مسطور است فارجمع الیہا اما از تحریر معارف غریبہ و مقامات جدیدہ و بعد تقریر تثبیت معارف متقین
نقصانے بجناب آن اکابر عاید نیست چنانچہ از ظہور ملت محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلوات و التسلیمات
بمسل سابقہ منقصتہ لاحق نشدہ از مذہب جدید شافعی کہ تلمیذ حضرت امام مالک است بمذہب امام مالک
قصوے راہ نیافتہ میفرمایند کہ معرفت خدا بران کس حرام است کہ خود را از کافر رنگ بہتر و نازکیست از
اکابر دین میفرمایند کہ من کیستہ خوشہ چین خرمہا کے دل ایشان در ذیل ذلتہ برادر خواندہ کے نعم اینہا ایشانند کہ
بالواع تربیت مری ساخته اند و باصناف کم و احسان مرا منتفع گردانیدہ حقوق این اکابر قدس اللہ اسرارہم بر خود
لازم دارم میفرمایند کہ این علوم و معارف اندوخت وجود و احاطہ و سریان ذاتی و غیر ذلک این اکابر را در
وسط راہ پیش آمدہ باشد و از ان مقام ترقی فرمودہ باشند اگر تتبع کلام اولیاء کرام رحمۃ اللہ تعالی علیہم
نمای بہ بینی کہ چہ سخنہا کے بلند ازین اعزہ بر زبان آمدہ است بزرگ میفرمایند سبحانی ما اعظم شافی
لوائی ارفع من لواء محمد و دیگر میگید قدیمی علی را قہر کل ولی اللہ و دیگر گفتہ قدیمی علی جہمہ کل
ولی اللہ و در این کل اصحاب عظام و حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہم کہ بالاتفاق افضل اولیاء کرام اند
داخل اند و دیگری گفتہ کہ قرعے در مقامات قرب از خود بیشتر دیدم غیر تم اند کہ بچکس بر من مبالغہ نیست گفتند
قدم مبارک آنحضرت است صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خاطر من تسکین یافت و دیگرے فرمودہ کہ در مقامات قرب از
دریا کے گذشتہ ام کہ انبیاء علیہم السلام این طرف آمد یا ماندہ اند حضرت شیخ محی الدین رحمۃ اللہ علیہ خود را
ختم ولایت نوشتہ اند فرمودہ اند کہ ختم رسالت از ختم ولایت استفادہ می نمایند پس ہر چہ کہ تابعان این اکابر
در چنین کلمات افادہ میفرمایند از علیہ حال یا مامور بودن با ظہار آن مقامات یا تحدیث نعمت الہی یا ترغیب
طالبان راہ یا صرف عبارات از ظاہر کہ گاہے الفاظ این بزرگان بمعانی مقصود مساعدت نمی نمایند پیش انصاف
ہمان توجیہ جواب اعتراضات است کہ اہل ظاہر را بر کلام حضرت ایشان مطمئن می شود و فلا تکنون من المتوہن
علوم و معارف ہر کہ موافق کتاب و سنت بیشتر است و بعضی غیر معقول خود تاویل تفسیر با بد مذہب و زبان عربی
نہاید کشود منکر این طایفہ علیہ قدس اللہ اسرارہم در محل خطر است حضرت عید اللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ فرمودہ
اند انکار مکن کہ انکار شوم است انکار آن کند کہ ازین کار محروم است اللہ تعالی ما و شمارا محبت خود و محبت دوست

خود عطا فرماید آمین المرء مع من احب :

مکتوب نود و یکم

منشی امین الدولہ احمد خاں صدہ در یافتہ و موعظ عبرت انگیز و
نصائح حسرت آمیز بقول آنے کہ مرکبان کباب را راہ توبہ کشاید از ضلالت
دالت بدایت فرمایند و پرده نفس نفیس خود جلوه ظهور دادہ

منشی صاحب الامراتب عالی مناقب سلمہم اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ حضرت منشی
نعیم الدین خاں صاحب مناقب آنجناب بسیار بیان فرمودند لهذا گذارش میرود کہ بگوشت چشم عنایت یافند
فرمایند و توبہ نمایند کہ عمر این پیر در گناہان بگذشت گناہان محضہ از کلمہ و غیبت و طعن و لعن و حیفہ بحال عزیزان
یا مخلوطہ نماز بے حضور و بی ترتیل قرات و روزہ مشوب بلغو و لا یعنی و تلاوت بدون تدبیر معنی و اوقات خالی
از خشیت و حضور حق سبحانہ و انفس و غفلت مصروف اعمال نامہ را سیاه ساخت فوا اسفا در بارغ جهان
برائے گل آیدیم و خار در بار داریم فوا حسرتا صحت و عافیت و کامیابی بہا مرحمت فرمودند و شکر آن ہمہ تصور
فواند امتا بقراآن مجید و بنی حمید صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم عنایتنا شد و سپاس آن این ہمہ غفلت معاذ اللہ حیرتہا
است کہ فردا بچہ رو پیش خدا و رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قبولی پیدا شود چہ نافیہا است بدرجہ شفاعت
و مغفرت رسیدن باین عدم لیاقت متعذر مگر سالیقہ رحمت دریا بدتدارک مانات اللہ تعالیٰ بفضل خود
می تواند فرمود و الا ہیج عذر نیست انا للہ مرگ بر سر و قیامت نزدیک کدام عمل بکار آید نیکان بجنبت
بروند و بتنعمات و دیدار حضرت حق برسند و ما غافلان در محاسبہ در روزے کہ مقدسات آن پنجاہ ہزار سال
است گرفتار ہای ہای یا البتہ لم اخلق تابل ضرور است کہ فردا حسرت نشود التزام اعمال چنانچہ سحر خیزی
و از دیدہ حسرت اشک ریزی و مجاہدات و جافشانی از مقربان بارگاہ الہی سبحانہ و ولایت اللہ تعالیٰ
غیرت و حمیت مرحمت فرماید حضرت منشی نعیم الدین خاں و آنجناب مہربان و بد اوقات خاصہ خود یاد
پیران شکستہ بال در راہ ماندہ فرمایند سبک پے جوانان چون منزل رسند و نخبند کہ داماندہ گان در
پس اندر دعا کے غایب برائے غایب اسرع است در اجابت از شب نیم جادی الثانی بدو لیثان برائے
دعا کے خیر برائے آنجناب گفتہ شد بعد ختم نیز دعا کردہ میشود بندہ نیز اند عا غافل نیست اللہ تعالیٰ
بحکامیابی دایم فائز فرماید و بندہ را نیز آمین و السلام و الا کر ام :

زنجبیل

مکتوب نو دو ویم

در بیان آنکه آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جامع جمیع کمالات الہیہ اند
وہر علوم و معارفی کہ در امت ظاہر شدہ پر تو نیست از کمال او صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ظہور او موقوف بر وقت خاص و شخص خاص بود و ہاں بایست
بدانکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سید المرسلین جامع کمالات الہیہ است و علوم و فیوض کہ در
علماء و اولیاء رحمۃ اللہ علیہم رواج داشتہ است از کمالات او صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کمالی از
انفصاف آنجناب بردہاے اصحاب کہ ام تافہ آنہا را با فضلی مراتب قرب الہی سبحانہ رسانید و آن ظہور
تجلیات ذاتیہ و اممہ است پس با علی و رضا احسان و بروقین و محبت و معرفت حضرت حق سبحانہ و بیحد
و اعراض از دنیا و اقبال با خیرت و اتباع سنن ہدیٰ بیکہ سنن عادی آنحضرت بحجہ رضیہ خود ساختند و حظہا
از نماز بطریق سنون کہ مہراج مومن است و تلاوت قرآن و اذکار مالئکہ می یافتند و وطن و ملک و املاک
گذاشتہ بہمت بجزایر بات کفار و آرزوئے شہادت فی سبیل اللہ داشتند نسبت سکینہ و طمانیت
گویا بسر ما کے ایشان طیبہ نشسته اند و انکال حضور گویا رویت علیی نقد وقت اینہا بود می گفتند کما
نترای اللہ ہا ہا ہا اولیا را شہود جنالی میشود و اصحاب کرام را رویت علیی از انعکاس مشاہدہ توبیہ حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دین از وجہ فضل ایشان است بر اولیا کے امت از کمال عبادات و در راہ
خدا و ترک دنیا و رغبت آخرت از خود خبرے نہ داشتند کمال مرتبہ احسان و صفا و لطافت حالات
کہ دست ادراک انسان کوتاہ است سر ما یے ایشان بود و فنا و بقا و استغراق و بنجود و اسرار توحید و جوی
و کثرت خوارق عادات ازین اکابر منقول نیست باز کمالی از دل پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ
در امت ظاہر فرمود قابل این کمال کہ اے صوفیہ مثل حضرت ذوالنون مصری و حضرت ابو یوسف سیستانی
و حضرت جنید و امثال اینہا رحمۃ اللہ علیہم شدند و از مقتضیات این کمال ذوق و شوق و استغراق
و بنجود و آہ و نالہ و اسرار توحید و استماع اشعار فحشہ و وجد و رقص و میل بحسن و جمال و کم خوردن و کم سخن
و غیر ہما و تہذیب و مشہود حق سبحانہ بودن و سکر مستی و فنا و بقا و عالم را مظهر وجود حق و توابع آن یافتن از
معارف این کمال است این کمالی از اسرار قلبی است و ریخا تجلیات انعامیہ و صفاتیہ ظہور در دوزین
ذوق و شوق قلبی و دید فور توحید ہر طرف انجمن ہا آراستہ شد و دل و لہ و طنطنہ و شورش و گرمی و بے
تابی دل در جہان پیدا آمد و غلغلہ آہ و نالہ دل گدازد و گنبد و قار پیچید و جو آسمان پر شد از گرمی ہائے
آمار محبت جان سوز ساکنان ملا علی حیران و جد و قواجد مل سوختگان گردیدند و صفت ہائے تجلی غلبات

نہ آد و دلوں

عشق و اشتیاق و احراق جانهاے از خود رفتگان پرواخت صبر و خردخت قرار و آرام بیرون
انداخت و اشعار محبت و شوق از دله و جوفانی ارواح خبر داد و اے عجب آن عبد و آن سوزگد کو
وعدہ ہائے آن لب چمن قندکہ و چہ بہانہ میدہی شیدات را اے بہانے شکر لبہات ملائکہ انین
گرمی ہائے نالہ زآہ و دنیا بیہائے و غمر ہائے جانماہ ملائکہ سرگردان و مقدسان در فہم این معنی نہدان
ملک را از سوز آتش عشق آدم چہ خبر و جن را ازین گرمی ہائے جانسوز چہ اثر از بعینات و انواع
اذکار اگر چہ از جوگیہ باشد اختیار نمودند سبحان اللہ عما یصفون لکن طریقیہ اصحاب کہ ام کہ آن
سقاء مرتبہ اسان و اقتصار از کار ما ثورہ بود و ما پیدا شد ہمین حالات قلبی و ولایت را بر نبوت فضل و اقدار کہ در
ولایت توجہ و دروے کی است و در نبوت توجہ بخلق بدانکہ ولایت از تجلیات افعالیہ و صفاتیہ فائض است و
نبوت از تجلیات ذاتیہ و ایمہ کہ صاحب آن نہایات مقامات قرب رسیدہ توجہ و انتظار نداند و در ولایت
توجہ باقی است کہ علامت نارسائی یکمال مقصود است اللهم اننا الحق حقاً و اھدنا الصراط المستقیم
اللہ نبی اولیاء برآمدہ اند باتباع او ولی محتاج است و صدور مقامات بہر تہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باز کمالے
از لطیفہ نفس مقدس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظهور سے یافت و ازین کمال خطے وافر بحضرت شاہ نقشبند
عنایت فرمودند بلکہ این کمال خاصہ حضرت شاہ نقشبند است رحمۃ اللہ علیہ درین کمال حضور توجہ و مشاہدہ کہ
از خلق قلب اللہ آرزو دوام آگاہی بحضرت حق سبحانہ حاصل میشود و جزایات و عبادات و شمول توجہ بہات
سنہ را لازم میگردد و توجہ و تشرع و عمل بغیر میت پیش نہا میشود بعضی را اسرار توحید و صغ میگردد و الا
دوام توجہ و کیفیات در بے خطرگی یا کم خطرگی حاصل وقت می شود توسط در امور از ماکولات و عبادات و عبادات
طریقیہ حضرت خواجہ است و بہمت دلہا و اذکار و لورانی ساختن و از خواطر پرواختن و کار با سر انجام فرمودن از
خصوصاً نص شاہ نقشبند است جزاہ اللہ ذکر خفی با توجہ بقلب و حق سبحانہ و التزام صحبت مرشد مختار
ایشان است مرشد باید کہ کثیر الاحوال یکسب کمالات قلبیہ و حالات لطیفہ نفس از استہلاک و ضحلال و غیوہا
و الا ناقص است و از ناقص کامل نیاید چنانچہ شریعت سحہ نافعہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظهور یافتہ بنی آدم را مقرب
بلکہ آہی سبحانہ ساختہ طریقیہ حضرت خواجہ جوگان شاہ نقشبند یکمال سیر و سہولت و رفاضہ احوال باطن را کاھن فرمودہ سبحان
اللہ و سجدہ و این طریقیہ اسہل طرق در رفاضہ احوال باطن و کثیر النفع و علایستہ است باز کمالے از جناب پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق تعالی حضرت مجدد را کرامت کرد و در طریقیہ حضرت مجدد تصفیہ قلب و لطایف
عالم امر و تزکیہ نفس و استقامت بدن و لطافتہائے نسبتہائے کمالات و حقائق ہر کرا حق تعالی ایجاہد عنایت
این طریقیہ می نماید بسبب کثرت نسبتہا و علوم مقامات ہمہ کس را حاصل نمیشود و ہر جا خدا خواستہ است میرسد
لہذا در علوم و حالات اختلاف دارند توجہ و جود و توحید شہودی و سیر بعضیہ درجات این طریقیہ اگر حق تعالی
فضل نماید ظاہر میشود و باز بجدیات و عنایت آہی بان درجات عالیہ فایز میگردد کہ اسرار و سکر و بجز در حق

صوفیہ را آنجا را نہ نیست بجان اللہ این تالاق منراو از تقریر مراتب قرب اولیاء نیست رحمۃ اللہ علیہم لیکن
برائے حصول افتخار و سعادت صرف چند از مقامات بلندگان نوشتہ ام کہ ندادم از فکر جز نام بہر
زان پسے خوشتر کہ اندکام زہرہ کثرت کمالات الہی کہ بواسطہ حبیب خود صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امت
را بان نواختہ چہ مقدور بیان است و بہر یکے را از اولیاء خصائص بسیار است و ہر فرد از انسان سیر
انواع تجلیات بشمار بعضی از کمالات را تقریر کردہ شد بدانکہ در طرق اولیاء طریقہ حضرت شاہ
نقشبند بطریقہ اصحاب کرام مناسبت تمام دارد اللہ تعالیٰ مرا و تراد را تبارع این طریقہ و احوال مقامات
آن بہرہ و در اردو خطے وافر نصیب فرما یاہ و عنایت از شاہ نقشبند و خلفائے ایشان شامل حال ما پس
ماندگان گردانہ علیہم و لکشا و ہمیتے کار فرما و ارجیم مگر ارشاد حضرت خواجہ ما مراد انیم ما فضلیا نیم مارا امید
داریم یا رفا الحمد للہ علی ذلک نوشتہ شمار سید کہ اگر شخصے اعتقاد حقیقت توحید و وجودی با توحید
شہودی نماید حکم او چیست بدانند کہ قرآن مجید و شریعت برائے علیہم عقائد و ایمانیات و اعمال صالحہ و
اخلاق حسنہ و معاملات بتراضی یکدیگر و دیانہ و از انہ بمؤثر فتن و با استدلال یقین توحید ایمانی قوی
داشتن و تصدیق نبی و آئینہ آورده صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و خوف قیامت و واقعات را از تقدیر حق
تعالیٰ دانستہ رضایا صبر بآن حاصل نمودن و دوام ذکر و مرتبہ احسان و عبادات لازم دل و جان داشتن
و نہایت جہاد در دل و باطن نمودہ و توکل و قناعت توکل و تفویض و وثوق بروعدہ مالے حق سبحانہ قوی
ساختہ خشیت و رضا را مدوکار استعدا و موت کردن از مامورات الہی و فحشاء اکابر دین است ہر کما
درین امور ظاہر و باطن قصورے باشد قصور است در دین او تمام امت بہمین طریق مامور اند آنچہ مروتان
بکثرت از کار و بیورست مریاضات و در خیال بستہ آنرا وحدت وجود مقرر کردہ اند مامور بہ نیست و این
اولیام متولوبہ قابل اعتقاد نتواند شد مبدلے شرع بر غیریت است و در مقامات عالیہ تجلیات ذاتیہ
دانم کہ اصحاب کرام رضی اللہ عنہم بآن درجات رسیدہ اند ازین خیالات بیج نبود و آن اہام از ان کامیہ ہرگز مردی
نیست مامورم اتباع امام العرفاء و المحققین حضرت مجدد و اریم کہ آنچہ علوم و معارف از جناب قایل
قول صدق سبحانہ رب ذوالجلال و علما ایشان را محبت می شد بلعلماء و محققان نمودن سخن بتقلید و ہم گفتن
اعتبارے ندارد ایشان میفرمایند کہ رسائل توحید از والد ماجد خود حضرت شیخ عبدالاحد خلیفہ حضرت
شیخ عبدالقدوس رحمۃ اللہ علیہما خواندہ علمے باین معرفت حاصل نمودم باز بہمین تربیت و تلقین و صحبت
شیخ المشائخ حضرت خواجہ محمد باقی قدس سرہ العزیز آن بعبیان و شہود مبدل گردید و اتصال و تجلی ذاتی
برقی کہ قبلا بہمت حضرت شیخ ابن العربی است رحمۃ اللہ دست داد و علوم و اسرار این معرفت بسیار حاصل
شدہ مغلوب گردانید باز بعنایت الہی و توجہات حضرت خواجہ تبرقیات کثیرہ فائز شدم و معرفتے و رائے
معرفت مذکورہ بحصول آمد و آن وحدت شہود حضرت حق است سبحانہ و مرا یائے ممکنات درین معرفت

غیریت باقی است چنانچه آئینه از لعل آن آفتاب منتهی گردد و حرارت و قرص شمس پیدا شود اگر آئینه را شمس
 بگوید بطور طریقات و انعکاس قرص آفتاب کاذب تواند شد اما جرم آئینه باقی است این است غیریت
 آئینه از اتحاد با آفتاب معرفت اولی در سیر لطیفه قلب ظاهر میگردد و آن از غلبه کبر و محبت است و صاحب
 این معرفت اندک معذوری تواند شد و معرفت ثانیه در سیر لطیف فوقانیه پیش می آید و سکر بعضی مبدل میگردد
 باز بجزایات غنیایات الهی ترقی و اتع شد و معارف موافق مذاق انبیاء علیهم السلام پیش آمد و از توحید
 وجودی که در سیر تجلیات افعالیه ظهور می نماید و از توحید شهودی که در سیر تجلیات صفاتیه واضح میگردد اثری
 نماند تجلی ذاتی دائمی ازین معانی هیچ نگذاشت محض عبودیت و ذل عبدیت نقد و گشت قلمت اعتماد
 تجلیات متصوفه خلاف طریق مشرع است اعتقادات مقررات علماء از واجبات است تا دین درست
 حاصل شود آیات را که معانی آنها علماء موافق مذاق انبیاء علیهم السلام فرموده اند تا ویل بر خیالات فرود آید و
 موافق علیه و سلم هرگز مرضی نتواند شد و تطبیق وحدت شهود با وحدت وجود و آنرا تابع این معرفت ساختن
 از قوت ملکه علمی است معرفت از مقامی ناشی میشود و معرفت از مقامی دیگر حاصل میشود هر دو در نفس
 الامر یکیه نتواند شد توحید وجودی در سیر لطیفه قلبی توحید شهودی در سیر لطیف فوقانی و ازین
 هر دو توحید اثری نیافتن در تجلیات ذاتیه دائمه و جز عبودیت و عبدیت حاصل نداشتن کسی که جمیع
 مقامات طریق حضرت مجدد رسیده و وجدان صحیح و علمی صریح دارد بر ظاهر است و محض انتساب
 طریق حضرت مجدد تا کسب نور از انوار این طریق بمعارف ثلاثه مذکوره نمیرساند و سخن بظن و تخمین
 و تقلید گفتن اعتباری ندارد غرض از طریق صوفیه آن است که فیض باطن حاصل شود و کیفیات
 قلبیه نقد و گشت گردد و الا جاسی دیگر بعیت نماید و السلام تحریر رفته پیش از درود خطی است که پانزدهم
 رجب نوشته شده حضرت سلامت بزرگان دین و طالبان حق الیقین بسبب غلبات محبت ترک و
 تجرد و کثرت ریاضات و اذکار طریق خود ساخته موافق موافقان تمیز از مخطوط خود دست
 برداشته بقاء از خود و لقا حق سبحانه با خلاق او عم نواله خلق قوی پیدا نموده باین معرفت که از سکر
 محبت است رسیدند و رسائل و اثبات آن نوشتند و آیات را تبذیل بر مقصود فرود آوردند و این
 معرفت که با دوست یکیه بودن بهتر است از بندگان و غیریت شوی در جهان افکندند و مخلوبان
 جانان استهلاک در خیال محبوب بهم رسانیده از خود رفتند و با هوسان تکیه نکردند الا اله الا انا و انا
 الکه گنیده بویهم همه او است توحید تمحیل را مباح دادند پیر مابین معرفت رسیده مقتدای
 ماست پیروی او ضرور بنا می پیروی پیر اول که پیشوای انبیاء است عند الله منظور اگر رسیدگان
 بلطائف فوقانی مجددیه در معرفت قلبیه استقرار می نمودند مجنون و اراکانی بر خیال اوستان
 استیلا می نمود و گرفتاران سیر قلب اگر ترقی میکردند از اتحاد و عینیت بتری میفرمودند و سراسر معرفت

معروفه که در عالم شهرت یافته در هر زمان موجود است اِنَّ وَلَ تَوْنِ اِنَّ وَلَ تَوْنِ توهین
تو توهین تو توهین وی تو توهین وی تو توهین وی تو توهین وی تو توهین وی تو توهین وی تو توهین
گردیده است موافق انبیاء عظیم السلام ولا یحیطون به علما اللهم ادنا الحق حقا این تنگ
و عار درویشی سخت حیران است و شیمان تا انجام چه شود اللهم اجدنی مؤمنا و اهدنی مؤمنا و
احشوی مؤمنا و سل بطریق حضرت غوث الثقلین و حضرت شاه نقشبند و حضرت محمد الف
ثانی رضی الله تعالی عنهم محض برائے آن است که مردن بر کمال ثبات ایمان شود و صف بکف و پا
بره دیده بدوست و با یک اهل خنده زنان بیرون شاد و امیدوار دعا است :

مکتوب نو و و سیموم

حضرت خواجہ حسن بود و صدور یافته و تطبیق این دو حدیث تشریف
الفقر فخری و الفقر سواد الوجه فی الدارین بر تقدیر ثبوت اینها

مرقوم بود که درین دو حدیث که مردم مشهوری نمایند تناقض است تطبیق میکنند و الا آنحضرت تطبیق
خواهند فرمود ازین چه بهتر افاده فرمایند و معانی بیان نمایند تا مستحقان مشتاقان بفایده جدیده برآید
گردند حدیث الفقر فخری گویند اصلی ندارد و ثابت نمیشود حضرت شیخ سعدی آنچه شنیده نوشته اند
که از فقر یاد آرد بے افتخار در صورتی که ثابت باشد گوئیم که فقر دو قسم است فقر محمود و فقر
مذموم فقر مذموم که از عدم اسباب بے صبری نماید معاذ الله سیاه روی در آخرت است خلاف امر خدا
تعالی و رسول صلی الله علیه و آله و سلم کرده باشد که امر صبر و وقوع یافته و در دنیا بشکایت و اظهار تشکی بے
آبروی است الفقر سواد الوجه فی الدارین ثابت شد و فقر محمود آنکه از عدم اسباب صبر بلکه رضا بلکه
التواذ بآن نماید و در باطن عدم آرزو و عدم التفات بغیر و توقیر بر جا و خوف و توجه بکبریا سبحانه
کامک تراه بلکه قوی باشد و این نگاه و مرتبه احسان آنچنان غلبه کند که هر جا مشهود اوست باشد الفقر
اذا تم هو الله یعنی عدم التفات بغیر بلکه غلبه شود و استیلا یافته بر جا و در ظاهر و باطن مشهود حقیقت الحقائق
گردید این صبر و رضا و این چنین مشهود و تصفیه مقصود اولیاء کرام است رحمة الله علیهم و فخر اینها و این
اسرار و مقامات از تجلی صفاتی سرزده است تجلی صفاتی و آنچه آنجا حاصل شود از تجلی ذاتی و دائمی که بعد قطع
تجلیات افعالیه و صفاتی و بسیر اسم الظاهر و اسم باطن و سرجه ازین قرب بر بواطن انبیاء عظیم السلام و امرو
نبی بسیار و تراست الشارف لے از فقر مذموم نگاه داشته بکمال فقر محمود رساند و از آنچه اولیاء را بآن
افتخار میرسد بهره یاب گرداند و این ماندگان که عمر بطلالت بسر برده ایم و درین ضعف پیری که چمن

حسرت و ندامت از گذشته و تیرمان از آئینہ کہ در پیشانی چہ نوشتہ شدہ و کسل و سستی در اعمال
ناریم چہ کنیم رب انے مستی الضر و انت ارحم الراحمین :

مکتوب نو و چہارم

در بیان مراقبات و اذکار و اشغال لطیفہ قلب و لطیفہ نفس و حالات
و کیفیات آنہا و توحید و جود و توحید شہودی و یانہ اسب و لک

بعد حمد و صلوة معلوم نمایند کہ اختیار طریقہ شریفہ صوفیہ علیہ ربے حصول غلبہ محبت است و معرفت
در افعال و صفات و ذات را از حضرت حق سبحانہ دانستہ چون در چہ را راہ ندید و بغیر او تعالیٰ پندارند
و محبت و معرفت بدون اتباع حبیب خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بے ذکر کثیر و دوام توجہ و احتیاج بجانب
اکی در ہر امر حاصل نمیشود پس جمیع اوقات بلکہ جمیع لحظات بذكر توجہ معہ و دریم و غفلت از یاد حق سبحانہ
نوریزیم اعمالی کہ از حدیث شریف ثابت است و تلاوت و استغفار و درود و تسبیح و تحمید و تقدیس و درود
سازیم و صبر و قناعت و تحمل و توکل و تسلیم و رضا کہ از اخلاق مرضیہ اولیاء رحمۃ اللہ علیہم است عادت
مستمرہ گردانیم تا نسبت بطریق دوستان خدا پیدا شود بد آنکہ در طریقہ شریفہ مقامات و اصطلاحات مقرر
کردہ اند و در ہر حال الفار و اسرار و علوم و کیفیات اگر فضل اکی شامل شود دست میدہد بر ما و شاد و دام ذکر و
مراقبہ و اتباع سنن و آداب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرض طریقہ محبت است ما نیستانیم عشقش آتش
است منتظر کان آتش اندر سنے زندہ در دائرہ امکان کہ اول دوائیاست مراقبہ احدیت صرفہ کہ مسمی
اسم مبارک اللہ است موصوفہ جمیع صفات کمال و منزہ از جمیع سمات نقصانات می نمایند ہر گاہ کیفیت
و جمعیت تا چہار گھڑی برسد باز دائرہ ولایت صغری کہ ولایت اولیاء است مراقبہ معیت و ہو معکم
ایمان کنند می کنند و درین ولایت سیر در تجلیات افعالیہ اکیہ کہ ظلال اسماء و صفات است پیش می آید و
حالات و کیفیات و اسرار بسیار حاصل میشود بعد از آن کہ حلقہ درین مرتبہ در باطن پیدا شود و اغلب اوقات
توحید و جودی ظاہر میگردد و آن یافتن و دیدن است وجود ممکنات را موج دریا کے ہستی حق تعالیٰ البقی
ہستی او سبحانہ است در کثرت امکان نمودے پیدا کردہ و این دیدار غلبہ محبت ظاہر میشود و بسبب کثرت
ذکر و مراقبہ و توافل لازم باطن میگردد و آنچه با سبیلایکے و اہمہ و بمراقبہ ہمہ اوست عادت نمایند
اعتبار سے نداد و پیش خواہد آمد دائرہ ولایت کبری متضمن سہ دائرہ و توس است درین ولایت کبری ولایت است علیہ السلام
و درین ولایت سیر در تجلیات اسماء و صفات و اصول آن بیان نمودہ اند در دائرہ اولی مراقبہ اتوہیت سخن
اقرب الیہ من جبل الوریٰ معمول است و فیض پریشانی بر لطایف اربعہ روح و سر و خفی و اخفی

و لطیفه قلب نیز وارد میشود هرگاه درین مراقبه جذبات و واردات و حالات حاصل میشود و مراقبه محبت بحسبهم و میخونند و در دایره ثانی این ولایت باید نمود درین مراقبه مورد فیض لطیفه نفس است و حالات و کیفیات تمام بدن را درگیر و دایره ثانی را اصل دایره اولی دانسته مراقبه محبت می کنند بعد از آن که بهره وانی در اینجا دست دهد و دایره ثانی مراقبه محبت نمایند دایره ثالثه را اصل دایره ثانی دانسته مراقبه محبت می نمایند و اینجا هرگاه حالات ناکشود و بهره تمام دست دهد بعد از آن مراقبه در نفس می کنند این تفسیر را اصل دایره ثالثه دانسته مراقبه محبت می نمایند و کمال این دوائر سیر اسم الظاهر تمام میشود و تالیار کما خواهد میشت بکه باشد درین مقامات ترقی نسبت باطن بکثرت ذکر تلمیل الجیال باشد یا بلسان شود و درین دوائر توحید شهودی پیدا می شود و آن ظهور شهود حق است و در مریایه ممکنات در توحید وجودی وجود ممکن در نظر نمی آید و مستور میگردد و در توحید شهودی وجود ممکن آئینه شهود حق سبحانه می شود هر چند در ششعنان نور آفتاب آئینه مستور میگردد و حرم آئینه باقی است و در توحید شهودی دید حرم آئینه مستور نمی شود بر صرافت خود باقی است چنانچه در غلبه ششعنان نور آفتاب تارها بنظر نمی آید نه که وجود ستاره ها تارها زایل شده این چنین فرموده اند بزرگان رحمۃ اللہ علیهم و سیر تجلیات اسم الباطن در پیش الهیت بعد از حصول تجلیات و حالات اسم الظاهر و اسم الباطن کمالات سه گانه و حقائق سبله درین طریقه بیان کرده اند اللہ تعالی عنایت فرماید بلکه در سیر ولایات حالات و کیفیات و اسرار دیگر است و درین کمالات و حقائق انوار و کیفیات و علوم و معارف علیحدہ طریقه حضرت مجدد عبارت ازین ولایات و کمالات و حقائق است آنچه جناب حضرت ایشان شیخ المشائخ خواجه محمد باقی بالله در ارضی اللہ عنہ عرض کرده اند که بنده را بواسطه عنایات آنجناب مبارک طریقه جدیدی که امت فرموده اند و حضرت خواجه این معروض ثابت داشته همین طریقه است متعنا الله سبحانه و ایاکم ببلوکاتھما و حالاتھما و اسوارھا آمین :

مکتوب نود و پنجم

در بیان مراقبات تمام طریقه محمدویه از ابتدا تا انتها

بعد حمد و صلوة معلوم نمایند که بزرگان این طریقه از مقامات قرب تعبیر می فرمایند که بی جهت است و سیر و سلوک در بے جهتی است در سیر قلب و دایره گفته اند دایره امکان و اینجا ذکر اسم ذات و ثبات و قوت قلبی ترقی می بخشد و دایره ولایت قلبی و اینجا اگر خدا خواهد اسرار توحید و حالات و کیفیات و غیره واقع گردد و سیوم دایره ولایت کبری و این ولایت متضمن سه دایره و یک تفسیر است و دایره اولی مراقبه اقربیت حضرت ذات تعالی می کنند و مورد فیض اینجا پیشانی

و لطایف خمسہ است مفہوم اقرینیت و لحاظ داشتہ مراقبہ نمایند در دائرہ ثانی و ثالث و قوس مراقبہ
 محبت یحییہم و محبوبہ می کنند در اینجا مورد فیض لطیفہ فیض است دایرہ ثانی را اصل دائرہ اولی
 دانستہ و ثالث را اصل دایرہ ثانی و قوس را اصل ثالث دانستہ مراقبہ محبت بلحاظ مورد می نمایند ہر
 گاہ در جائے خط و کیفیت دست دہد توجہ بجائے دیگر باید نمود در اینجا فائے فیض و زوال انار خود
 و تہذیب اخلاق و تبدیل رذایل بجمائید و غیرہ حاصل می شود و باز بمسئلی اسم الظاہر متوجہ شود و مورد
 فیض این لطایف عالم امر و جمیع اصول را در لحاظ دارد فیض بسیار دریا بد کجصول این ہمہ درجات
 سیر اسم الظاہر تمام می شود باز سیر تجلیات اسم الباطن در پیش می آید و این سیر را دایرہ ولایت
 علیا گویند و این ولایت ملائکہ ملا را علی است علیہم السلام اینجا مورد فیض لطایف ثلثہ است
 سوائے عنصر خاک باز سیر تجلی ذاتی دائمی است و آن درجات دارد در جہاد الی را کمالات نبوت
 فرمودہ اند نبوت عبارت از تشریع احکام است و کمالات آن انوار و تجلیات است کہ بواسطہ
 متابعت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر توبہ باطن می افتد حضرت ذات را منشاء کمالات
 نبوت دانستہ متوجہ گرد و مورد فیض در اینجا عنصر خاک است باز سیر تجلیات کمالات ربانیت
 است باز سیر تجلیات کمالات اولوالعزم بیان نموده اند در اینجا مورد فیض ہدایت و هدانی است
 کہ بہ تہذیب لطایف عشرہ حاصل شود تا آخر طریقہ مورد فیض ہدایت و هدانی است ہر گاہ خط
 درین مراقبہ دست دہد مراقبہ در کمالات رسالت باید نمود باین لحاظ کہ حضرت ذات منشاء کمالات
 رسالت است توجہ بحضرت ذات نماید باز مراقبہ در کمالات اولوالعزم کہ حضرت ذات را منشاء
 کمالات اولوالعزم ملاحظہ نموده مراقبہ بکنند باز سیر و دیگر است و آن سیر و حقیقت کعبہ
 است حقیقت کعبہ عبارت از مسجد بیت حضرت ذات است ذات را باین لحاظ کہ مسجد
 ممکنات است توجہ بکعبہ باز حقیقت قرآن فرمودہ اند منشاء آن مبدء و وسعت یحیی حضرت
 ذات است توجہ بحضرت ذات باین لحاظ کہ منشاء حقیقت قرآن است مراقبہ انتظار فیض ازین
 مرتبہ مقدسہ نماید باز حقیقت صلوٰۃ می گویند توجہ بحضرت ذات باین لحاظ کہ منشاء حقیقت
 صلوٰۃ است باید نمود حقیقت قرآن عبارت از مبدء و وسعت یحیی حضرت ذات و حقیقت
 صلوٰۃ عبارت از کمال وسعت یحیی حضرت ذات فرمودہ اند باز معبودیہ صریحہ گفتہ اند بحضرت
 ذات بلحاظ معبود بودن آن توجہ می نمایند حقیقت ابراہیمی علیہ السلام و مقام خلقت آن جناب
 عبارت از انس و موالت حضرت ذات است بخود پس توجہ بحضرت ذات کہ منشاء خلقت حضرت
 ابراہیم است بجهت استفادہ فیوض خلقت باید نمود حقیقت موسوی عبارت از محبت حضرت
 ذات است خود را توجہ بحضرت ذات بلحاظ محب بودن خود را کہ منشاء حقیقت موسوی است

باید نمود حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبارت از محبت و محبوبیت ذاتیه است پس توحید باین
مرتبه عالی محبت و محبوبیت منترجیه ذاتیه که حقیقت محمدی است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باید نمود حقیقت
احمدی عبارت از محبوبیت صرفه ذاتیه است توحید بحضرت ذات باعتبار محبوبیت ذات خود را که منشأ
حقیقت احمدی است باید کرد و علیہ افضل الصلوات والتسلیمات باین مقام حب صرف حضرت ذات
است باین مقام لاتین گفته اند که در ولایت علیا کثرت ثنای با طول قنوت و در کمالات ثلثه و
حقائق اربعه تراست و تلاوت قرآن مجید و حقائق انبیاء کثرت درود اللهم صل علی سیدنا محمد
و احواله من الانبیاء خصوصاً علی سیدنا ابراهیم یا علی سیدنا موسی و باریک و بارک و سلم
این همه درجات را تعبیر بدو ایر کرده اند در سیر لطائف عالم امر کتبیات و اسرار و دیرین دو ایر
کمالات ثلثه و حقائق سبده لطائف و سیرنگی در باطن و قوت در عقاید حقه حاصل میشود این سلوک و ایر
در سالهای شود و انوار و حالات هر مقام در مانتها دست میدهد امر سهیل نیست بذكر لا اله الا الله و صدم
بار محمد رسول الله عروج و جذبه حاصل میشود اگر بعد چند بار محمد رسول الله گوید عروج و نزول در می یابد
و اگر تمام کلمه بخواند جمله نزول میشود در کثرت ذکر اسم جذبه می آید و از کثرت تمهیل ثناء دست و پنجه
و آرزو حکم گردد از کثرت درود خواہی نیکی می بیند و از کثرت تلاوت انوار بسیار میشود و از
کثرت نماز تضرع دست دهنده

مکتوب نود و ششم

در بیان تعمیر اوقات با ذکر و اشتغال و علوم تحکیمی و ادعیه ماثوره
و نوافل روز و شب و عمل برائے برآمدن حاجات و دو گانه تفویض
و دید قصور و ترغیب جو و ادا کے حقوق خدا و رسول و تعظیم
سادات و احترام علماء و آنکه اصل کار اتباع پیغمبر است صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم و فواید دیگر و اعتراضات که نا فهمان بر کلام حضرت
مجد و نموده اند شیخ اللہ و اوصد و ریافته

از فقیر عبد اللہ عرف غلام علی عفی عنہ معلوم نمایند حاصل زندگانی حبیبیت علم دین و یاد حق سبحانہ
است و محبت خدا و رسول است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و از اسباب آن عمل و وفق علم و دوام

ذکر است پس اوقات تحصیل علم و انقباس بیاور و سجائے آراسته دارند از آخر شب تا نماز شراق
بعد از نماز تہجد و استغفار و دعا بتلاوت و ذکر بپردازند دو رکعت شکر الہی و دو رکعت
استغفار گذارده شغل کتاب نمایند بعد حصول علم صرف و نحو و تلویح و توضیح و از مقبول تا قطبی و
شرح عقاید و خیالی ہر چہ پیشتر شود تحصیل باید نمود و بہت در تبحر در علم حدیث و تفسیر و علم صوفیہ دارند
در شغل کتاب از آگاہی بزرگراہی سبحانہ و یادداشت غفلت نکنند بعد نماز چاشت قبیلہ نمایند بعد
زوال برخواستہ اگر توفیق باشد چہار رکعت نماز بطول قرأت ادا کنند و این نماز مانند نماز سے
است کہ در صبح خواندہ شود تا نماز عصر شغل کتاب در پیش دارند بعد عصر وقت ذکر و تفضل و استغفار
است بعد نماز مغرب مطالعہ کتاب قریب ربع شب بعد از نماز عشا وقت خواندن و در وقت
است و قرأت سورہ و آیات قرآن مجید سورہ تبارک و الم تنزیل سجدہ و آخر سورہ بقرہ و آل عمران
و چہار قل سہ صبار دآیت الکبری وقت خواب بمغول دارند سبحان اللہ و بحمد اللہ سبحان
اللہ العظیم صد بار و استغفار برای مسلمانان لبست و پنج بار اللہم اغفر لی و ارحم
ولی الدینی و لمن توالت و جمیع المؤمنین و المؤمنات باید از وظائف کلمہ تحمید صد بار و کلمہ توحید صد بار سبحان
اللہ و بحمد اللہ سبحان اللہ العظیم صد بار در روز ہر بار پانصد بار ہر قدر پیشتر شود استغفار اللہم اغفر لی
رحمتی و عافیتی و قب علی انک انت التواب الرحیم صد بار و بیایزہ بار مقرر نمایند سید الاستغفار است
اللہم انت ربی لا اله الا انت خلقتنی و انا عبدک و انا علی عهدک و وعدک ما استطعت
ابو عبد بنی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت و اعوذ بک من شر ما صنعت
اللہم مغفر تک اوسع من ذنوبی و رحمتک ارحم من عملی اکثرہ زبان روید
الاستغفار ہر کہ وقت صبح بخواند اگر ہمہ روز داخل بہشت گردد و اگر وقت مغرب بخواند و ہمہ
روزان شب داخل بہشت گردد پس اکثر باید خواند سبحان اللہ و بحمدہ عدد خلقتہ و رضاء نفسہ و زنتہ عرشہ
و مدار کلماتہ چہ بار سبحان اللہ و الحمد للہ و لا اله الا اللہ و اللہ اکبر و لا حول و لا قوۃ
الا باللہ العلی العظیم عد و ما خلق فی السماء سبحان اللہ و الحمد للہ و لا اله الا اللہ
و اللہ اکبر عد و ما خلق فی الارض سبحان اللہ و الحمد للہ و لا اله الا اللہ و اللہ اکبر
عد و ما بین ذلک سبحان اللہ و الحمد للہ و لا اله الا اللہ و اللہ اکبر عد و ما هو خلقہ
و رود اللہم صلی علی مسیدنا محمد و آلہ و اصحابہ صلواتہ تكون لك رضا و لحقہم ادا
نتی و سہ بار اللہم صلی علی مسیدنا محمد و آلہ و اصحابہ و بارک و سلم بعد دکل معلوم
لک برای حصول مرتبہ احسان و یادداشت دوام توحید بدل و توحید دل بحضرت حق سبحانہ کبریا
ایمان آورده ایم و نگہداشت دل از خواطر گزشتہ و آیندہ و بازگشت بعد چند مرتبہ ذکر بزبان خیال گفتن

خداوند مقتضی توئی و رضا کے تو محبت و معرفت خود و معنی کلمہ نیست هیچ مقصود بجز ذایک
 دوام ذکر اسم ذات باشد یا نفی و اثبات اللہ اللہ المقصود هو اللہ المحمود و هو اللہ المحبوب
 هو اللہ المعین فرمودہ اند برائے ذوق و شوق حیرت و سبب با جسد نفس مقرر است شیدان اشعار
 محبت بے مزامیر و بدون صحبت اغیار و غافلان جائز است برائے آمدن حاجات و نقل خواندہ ثواب
 آن بار و لوح پیران گذرنیدہ بواسطہ آن کابر حضرت قاضی الحاجات اچا بایں خود تفریق امور بحضرت کار ساز نمودہ
 فاختہ کا و گیلہ تحصیل ملکہ یا و داشت و علم دین باید کرد و در و گانہ بعد از نماز اشراق و نماز
 مغرب حبنا اللہ و نعم الوکیل نعم المولی و نعم النصیر و افوض امری الی اللہ ان اللہ
 بصیر بالعباد بعد سورہ فاتحہ و سورہ اخلاص ستر بار این آیات باید خواند و در دو گانہ این آیات
 ربنا ظلمنا انفسنا فان لم تغفر لنا و ترحمنا لنكونن من الخاسرين ستر بار الا تفرغ قلوبنا بعد
 از حد یتنا و حسب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوهاب و بنا اتم لنا نورنا و اغفر لنا انک
 علی کل شیء قدیر بعد از سلام سبحان اللہ الخ عدد دہ ما هو خلقنا من یحب المصطفى
 اذا دعاه و یکشف السوء لا اله الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین باکسے کالے نہ داشتہ و
 ایستہ شہر صدق و عدل ما سئ الہی دل قوی داشتہ زندگی باید نمود واقعات را از تقدیر حق سبحانہ
 دانستہ لب چون و چرا کشودن خلق را مصدر آثار قدرت و حکمت الہی دیدہ ترک جدال نمودن
 دیدہ قصور و غور نیست و عدم یافتہ ہمہ را بتعظیم پیش آمدن کہ نظر بر تو وجود و توابع و آثار وجود
 حق اند سبحانہ و بے آنچه میسر شود ہمہ کس مبروت پیش آمدن گرسند را و دنان و کوزہ آب دادن بآزین
 نماز پر و سورہ است و تجانی از دنیا و انابت بعقبی و استعزاء و موت شعار خود ساخته خلق نیک
 و رفیق و غفور و گذشت و اغراض و اعراض میسر خود ساختن و ادائے حقوق خدا و رسول خدا صلی
 اللہ علیہ و آلہ وسلم و تعظیم عبادات کبار و احترام علما و فقرا لازم گرفتن از حق خود گذشتن و حق غیر را
 ادا نمودن و تجانی از دنیا و انابت با حضرت استمداد الموت قبل فزولہ و صف خود ساختن از کثرت
 ذکر و توجه و نگہداشت حضور و آگاہی دست میدہد علامت آن خشیتہ از حق سبحانہ و دوام تضرع
 و انکسار است گریہ الباقی اعمال بہین دم با خود و پیشو و عظمت و کبریائی او سبحانہ باطن را احاطہ
 کردہ باشد و اصل کار تقوی و اتباع حبیب خداست صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اعتقاد او و اخلاص و اعمالا
 و احوالا سعی باید نمود تا تقوی در ہر امر و شرف متابعت مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم در ترک تجرید
 و توکل تسلیم و رضا ملکہ و عادت گردد آمین اللہ لنا لے این پیر عمر ضایع کردہ را و شمار توین عمل این
 مطالب کرامت فرماید ببنده و کرمہ ذکر مشاجرات اصحاب کرام رضی اللہ عنہم و تفضیل مذہب
 بر مذہب دیگر و تفضل مشائخ عظام با ہم ہرگز نباید نمود از ذکر عقاید سنی و شیوہ لب باید بست

وسماع که مختلف فیہ علما و صوفیہ است نباید کرد و بدون مزامیر اکابر اولیا شنیده اند اگر چه در قرن اول نبوده مذکور حضرت مجدد رضی اللہ عنہ و اصطلاحات ایشان نباید کرد تا نا فهمان بوجه خود افترا نمایند هر که طریقه ایشان کسب کرده است در صحبت آن مقامات مشاهد می نماید و جواب اعتراض با حضرت مجدد خود کافی و شافی بیان فرموده اند از مطالعه مکتوبات شریقه ایشان واضح میشود حاجت رد اعتراضات که مخالفان با ایشان نموده اند نیست و دلیل صحت طریقه ایشان همین کافی که هر که طریقه ایشان و رزق توفیق اتباع سنت نبوی باید و از اتباع سنت نسبت باطن قوی میگرد و ذوالحمد للہ اولاد آخر او ظاهر و باطناً و الصلوٰۃ والسلام علی رسولہ و صحبہ بعد کل معلومات اللہ :

مکتوب نود و هفتم

در بیان طریقه مجذوبان سالک و آنکه طریقه که در اهل اللہ شائع است و موصل بمقصود طریق ذکر است اسم ذات باشد یا لفظی و

اثبات و مایه سبب ذلک

بعد سلام اشتیاق گذارش می نماید محبت و احوال محبت بدون دوام ذکر مشهور نیست که کسی را شده باشد آری کسی بود که جذب عنایت الهی او را خود بخود درمی یابد و بدو ذوق و شوق غلبات محبت منکشف شود و این کار دولت است کنون تا کار رسد و این طریقه مجذوبان سالک است که بعد حصول جذب محض بمحبت الهی سجانه کثرت ریاضت وادکار و عبادات لغت می نمایند و از مجذوبان و مجذوبان حدائق تعالی می شوند لایستویا اللہ تعالیٰ بهمین رحمت عامه خود این پیر عرض کلام کرده رانیز باین مسمیت سرفراز فرماید لیک طریقه که در اهل اللہ شائع است و باین طریق بمقصود میرسد بفضل و باب مطلق عم قواله طریق ذکر است اسم ذات باشد یا لفظی و اثبات با حاضر کردن مذکور مفهوم مسمی اسم مبارک اللہ سجانه در لحاظ داشته که بران ایمان آورده ایم توجه بقلب کرده که محل آن زیستگاه چپ بقاصله دندانگشت بایک به پهلواست و دل را از خواطر گذشته و آئینده نگه داشته ذکر اسم ذات بزبان خیال باید نمود اللہ بعد چند بار باید گفت المقصود هو اللہ المعبود هو اللہ المحبوب هو اللہ باز ذکر باید نمود و لفظ اللہ آنچنان بگوید گویا در دل در آمده و تمام دل را گرفته و این ذکر بعد فاخته پیران قادری اگر قادری است و بار داح پیران نقشبندی اگر نقشبندی است خوانده بسیار و بسیار ساخته طلب فیض محبت از جناب الهی سجانه باید کرد و صبح و شام و آخر شب اگر میسر شود بسیار باید نمود و هر وقت این ذکر و توجه بقلب و نگه داشت خواطر باید کرد این

راہ محبت است و در محبت غفلت حرام تا کہ دل جاری شود بعد از آن از هر لطیفہ بہمین طور ذکر می نماید اول
 لطیفہ قلب دوم لطیفہ روح زیر پستان راست محاذی آن بفاصله دو انگشت سیوم لطیفہ سر برابر
 پستان چپ نزدیک وسط سینه چارم لطیفہ خفی برابر پستان راست نزدیک وسط سینه بفاصله دو انگشت
 پنجم لطیفہ اخفی در وسط سینه ششم لطیفہ نفس محل آن پیشانی انسان ہفتم لطیفہ قلب کہ مرکب از عناصر
 اربعہ است باعتبار عناصر وہ لطیفہ میشود بعد از ذکر این ہمہ بطایف ذکر نفی و اثبات می نمایند و
 طریقی آن است کہ زبان بکام چپ پائیزہ اند کہ نفس نیکو کہ وہ کلمہ لا ازناف تا بدعا غ کلمہ التہ تا بد و فی
 راست میرسانند و الا اللہ را بر دل بلکہ بر طایف خمسہ ضرب می کنند و معنی کلمہ لا الہ نیست هیچ مقصود الا
 اللہ بجز ذات پاک وقت گذاشتن نفس محمد رسول اللہ میگویند و یک نفس یکبار یا سه بار هر قدر نفس کفایت
 کند میگویند و انفس متعدده می باشند نفی و اثبات بے حس دم هم معمول است ذکر بسیار می باید دل بے ذکر
 کثیر نمی کشد بطریق معمول نیست ہر گاہ میخاموشند کہ مشغولی نمایند اول استغفار می کنند باوقاف تہ یا روح بزرگان
 میخوانند باز صورت مرشد حاضر می نمایند پس ذکر می کنند اسم ذات باشد یا نفی و اثبات توجہ بدل و توجہ دل حضرت
 حق سبحانہ و تکرار است خراط و باز گشت ضرور است خداوند مقصود بن قوی و رضائے تو محبت و معرفت خود
 وہ ہر گاہ کیفیت ظاہر شود آن کیفیت را گاہ می نمایند و اگر مستور شود باز ذکر می کنند تا کہ آن کیفیت ملکہ شود پس
 حضور و معیت و پیروی و جذبات و واردات شامل حال میگردد و اگر شود و مشاہدہ و یادداشت لازم جوہر
 دل گردد و کار یک لطیفہ قلب کہ وہ باشد و معاملات لطایف دیگر و دیگر حالات و پیش است تا بار
 کہ خواہد پیش بکہ باشد و فوائد تہ و اشراق و چاشت و بعد مغرب و تلاوت و درود و استغفار و کلمات
 طیبہ مد نسبت باطن است و توجہ بدل و توجہ حضرت حق سبحانہ و تکرار است خراط و باز گشت و درام ذکر طریق
 وستان خدا است این طریق ساکنان مجذوب است غرض با خدا بودن است خواہ جذبہ مقدم باشد خواہ
 سلوک یک چشم زدن غفل از ان ماہ نباشی کہ شاید کہ گاہی کند آگاہ نباشی :

مکتوب نو و ہشتم

و ربیان معنی حدیث شریف اندلیغان علی قلبی وانی لا استغفر الا

کل یوم سبعین مرتبہ و فی روایت مائتہ مرتبہ و فی

دوام استغفار از غشاوہ و غیبت کہ از صفات بشریت و صحبت اغیار و غفلت از ذکر بسبب مدا
 در امور ضروریہ بر دل طاری میشود لازم اوقات ساکنان است آنقدر کہ صفاد حضور و ششیتہ بجای
 آن نشیند و فی الحدیث الشریف اندلیغان علی قلبی وانی لا استغفر الا کل یوم سبعین مرتبہ و فی

روایت مائتہ و شصت ہر گاہ آن سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چنین فرماید احوال ما خاک آلودگان
کدورات بشریت چہ خواہد بود مگر تضرع و استہمال اللہ تعالیٰ نصیب فرماید و از غینے کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم از طریق آن بر دل مبارک خبر داده اند سکوت اولی است کہ از چہ بود و چہ بود و صحتی
رحمتہ اللہ علیہ گفته کہ در اینجا دم نتوانم زو از غین قلب دیگران سخن تو انم گفت بعضے از عارفان در
کہ آن غین سخن گفته اند باین وجہ کہ روزے جبرئیل علیہ السلام خدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم عرض نمود کہ نہایت درجات قرب من در حضرت صمدیت آن بود کہ زیادہ بران ہرگز نبودہ است
کہ میان من و پروردگار من ہفتاد و نہ ہر پودہ از نور بولیس آنحضرت را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در ہر لمحہ
و ہر آن پودہ از نور جلال مشہودی گشت و بجلی نوری بالاتر از ان بر طرف می شد و بتوقف در مقام اول
پیش از انکشاف مقام ثانی استغفار میکرد پس طریان غین بر شہود و مشاہدہ بصیرت قلبی باشد بعضے گویند
کہ این غین پودہ رقیق و لطیف است و حکم بشریت از ملامتہ کثرت اہتمام مہام دین و ملت بمقدار
طرفہ العین فرستے و غفلتے بردیدہ شہود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم می نشست باز بظہور نور و حد
اضحلال می پذیرفت و بعضے گفته اند کہ این پودہ غین از جہتہ غم امت و خوف خاتمہ الیشان بود و استغفار
ہم از براے امت ۛ

مکتوب نود و نہم

و در بیان ترغیب طریقہ علیہ نقشبندیہ در ضمن حدیث الدین النصیحتہ
و دیگر فوائد کثیرہ از اذکار و اشغال و مراقبات و اخلاق و اعمال و اعتقاد
و فتاوی و بقا و دیگر مقامات مجددیہ و دفع شبہات کہ نا فہمان بر کلام آنحضرت
مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نمودہ اند صدرباقتہ

بعد حمد و صلوٰۃ فقیر عبد اللہ معروف غلام علی عفی عنہ وضع می نماید قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
والہ وسلم الدین النصیحتہ فرمودہ است پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درود خدا باد و برود سلام
دین عبارت از خیر خواہی است پس وصیت می کند ہر متان خود را کہ طریقہ علیہ نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم
موافق است بطریق اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اتباع سنت و واجتناب بدعت لازم گرفته اند
اگرچہ آن بدعت مفید باشد موافق این آیتہ شریف الیوم اکملت لکم دینکم دین متین کمال
یافتہ پس عقاید و اعمال و اخلاق و احوال و آن درود و مقام سکینہ و انوار و کیفیات باطنی است بر بطن

طالب و صانع محاملات کہ از حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرویست کافی است در حصول نسبت
 مع اللہ سبحانہ و حاجت با اختیار و رعایت شاق و ثلث مدد و طاعت و اعمال جوگی نیست حضرت
 شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ تعالیٰ بعد استفادہ از طریقہ عالیہ قادر بر رحمۃ اللہ علیہم بخیرت حضرت خواجہ
 خواجگان خواجہ محمد باقی رحمۃ اللہ علیہ رسیدہ نسبت حضور آگاہی از ایشان کسب کردہ و در سالہ
 موصول ہریدیالی المراد نوشتہ اند کہ نزد انصاف بہت کسب حالات فنا و بقا بہتر از طریقہ نقشبندیہ
 طریقہ نیست و استفادہ خود از حضرت خواجہ محمد باقی باللہ در سالہ کہ سلاسل طرق پیران خود بیان
 فرمودہ اند تحریر نمودہ پس بر تو یاد تحصیل نسبت یاد داشت کہ آنرا در طبقہ اصحاب کبار رضی اللہ تعالیٰ
 عنہم مرتبہ احسان می گفتند و صوفیہ دوام آگاہی و حضور و شہود و مشاہدہ کہ دل را توجہ جہ بسط حضرت
 حق سبحانہ پیدا شود و میگویند آن توجہ کثرت اوقات با جمال می باشد و گاہے تفصیل پیدا نمودہ ہر ذرہ ممکنات
 را مرآت شہود حضرت حق سبحانہ می کند ہر گاہ توجہ و آگاہی در بختیگری یا کم نظری یا کیفیت از کیفیت
 قلبیہ دوام پیدا کند این حالت را اندراج نہایت در بدایت گویند و ہر گاہ توجہ و حضور جہات ستہ را
 احاطہ نماید و توجہ بفقہ نماید نسبت نقشبندیہ عبارت ازین حضور بے جہت است و این نسبت شریفہ
 در طریقہ نقشبندیہ احرار بر رحمۃ اللہ تعالیٰ علی اہلہا از طرف خواجہ خواجگان محمد باقی باللہ قدس سرہ
 شیعہ یافتہ عالمی را از مخلصان بالفتح ساختہ جزو اللہ عنہا خیر الجزاء و این نسبت حاصل میشود
 از پنج چیز یکے دوام توجہ بدل دوام توجہ دل بجانب حضرت حق سبحانہ و این ہر دو توجہ را وقوف قلبی
 گویند سیوم دوام ذکر اسم ذات باشد یا نفی اثبات خفیہ مفید تر است از زبانی لجاجت معنی کہ نیست
 هیچ مقصود بجز ذات پاک و ذکر زبانی بشرط ہر دو توجہ ناکدہ می بخشد چہاں ہم نگہداشت دل از خواطر
 دل را از خواطر گذشتہ و آئندہ بجز و خطورہ نگاہ باید داشت تا خواطر هجوم نہ نمایند برائے
 دفع خواطر توجہ بمرشد و نگہداشت صورت او مقابل دل از تمام دارد و این توجہ بصورت مرشد را ذکر
 بالبطہ گویند و التماس بضرع بجانب حضرت حق سبحانہ و دفع این بلیہ عامہ است یا نقش اسم ذات اللہ
 سبحانہ در نظر دارد و بچشم بازگشت بعد چند بار ذکر بزبان خیال بکمال بضرع و انکسار گویند کہ خداوند مقصود
 من توکی و رضا کے توجہ خود و معرفت خودہ این پنج امر مذکور در ہر لمحہ و ہر لحظہ فرض ہاہ محبت است مجلس
 نفس مفید است شرط نیست بدانکہ بنائے این طریقہ بر این اصطلاحات مقرر داشتہ اند و بدون عمل
 بران نسبت شریفہ حاصل نمی شود الا ان لشاء اللہ سبحانہ پس دل سالک را محض بہ نسبت خود انجذاب
 فرماید و باطنش را از اسوا بریدہ و آن اصطلاحات این است یا ذکر عبارت از ذکر است زبانی باشد یا قلبی
 و بین طریقہ ذکر قلبی را اعتبار کردہ اند کہ ہر وقت میشود ہوش و عدم عبارت از آگاہی سالک است اول
 از ذکر قلبی کہ آنرا یادداشت اسمی گویند پنج نفس بے ذکر قلبی نہ برآید ہر گاہ دل را توجہ و آگاہی حضرت

حق سبحانہ دست دید و دیدہ بنیائے درمل پیدا شود باز پروا خست و نگهبانی این توجہ در ہر نفس باید نمود
 با توجہ بقلب ہر گاہ ذکر قلبی یا نگهبانی آگاہی و حضور در خلوت و جلوت یکے شود و کثرت و غوغائے
 خلق سبب فتور نشود خلوت در انجمن گویند و آیت شریف سر جال لا تلمیہم تجارت ولا یبع عن ذکر
 اللہ ایمائے یا نیجالت میفرماید و قوف زمانی واقف بودن سالک است از احوال خود کہ اگر بیاد و حضور
 گذشتہ است شکر نماید و اگر در غفلت گذشتہ است استغفار بکند و باز بر سر غفلت نرود و یاد و غفلت عبارت
 از دوام توجہ و آگاہی است بے مزاحمت فتور نظر بر قدم باید کہ نظر سالک از لپشت پا در رفتن پریشان
 نشود بلکہ در نشستن نیز و قوف عددی در وقت ذکر یعنی و اثبات حبس نفس باید نمود و نفس را بر عدد
 طاق بگذارد و قوف قلبی و نگہداشت و باز گشت معنی این ہر سہ کلمہ پیش ازین نوشتہ شدہ سفر در وطن
 عبارت از کسب اخلاق حمیدہ است از رذائل بجا یاید رفت تہذیب اخلاق حاصل سیر و سلوک است
 چنانچہ حدیث شریف تاکید فرمائے تحصیل مکارم اخلاق است قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
 و سلم بعثت لا تمم مکارم الاخلاق تفحص احوال خود کنی تا کہ دم رذیلہ بر تو غالب است پس از
 نفی و اثبات آنرا از الہیاتی مثلاً حد را از دل بلا نفی کنی باین طریق لا الہ نیست حد در من الا اللہ مگر
 حب الہی در چند روز بہرکت نور ذکر الہی حسد اہل گروہ ہم چنین ہر خوشے بد با نوار ذکر مستور و منکسر شود
 و میتواند کہ با ستیلائے ذکر و یاد داشت کہ تمام بدن ظاہر و باطن را احاطہ می نماید رذیل نہ الی یا بند
 رذائل مثل حسد حق و بخل و ذنات و حب جاہ و کبر و سمعہ و ریاء و عجب و تعلق بغیر و حرص و طمع و ہوا و طول
 امل و تفصل کلام و غیبت و عیب بینی از اینہا پرہیز واجب است بدانکہ تخلف یا خلاق الہی مامور بہ
 است پس تہذیب اخلاق خود باید نمود و بحسن اخلاق موصوف باید شد خلق ملکہ نیست کہ بآن کار نمائے
 نیک و آداب پسندیدہ و پرہیز از رذائل مانند خلقت میگرد و بغیر تخلف و از حسن خلق است تجب لبسے
 مردم در گفتار و کردار و شگفتہ روی و تساہل و تسامح و حقوق و ترک تقاطع و پرورش تن ایدا از ادنی و اعلی
 منها الحکمہ و المواضع گفتہ اند نظر بامرئیکویی کہ ہر شے مخلوق و مرنوق و محفوظ و منظر آثار قدرت حق سبحانہ
 توائل و مقسم علیہ او سبحانہ است تعظیم ہر ممکن واجب میشود و بامر تشرعی حفظ مراتب واجب باید داشت
 منها النصیحتہ و الشفقتہ گنہ گار را بنظر شفقت بینی کہ معذور است گرفتار است در دست نفس و شیطان

لہ و سبب تحمل و عدم الخفۃ بالجملۃ فی العفوۃ و الجلیۃ من اسماء الکبریٰ منہ قولہ قل لے انہ کان علیما عفورا و قدوروا بحکم سید فی الدنیا

و سید فی الآخرۃ رد الخطیب عن انس لان العلم فرع العلم ۱۲

۱۳ مع الفقر الذور و التکبر مع التکبر صدقہ من تواضع لغنی ذہب ثناء و قدر و من تواضع لکد و عدا لکد و دواہ الہ

نفیم فی الحلیۃ عن ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ ۱۴

ویرای او استغفار کنی و تو به خود ای و امر معروف بر حق و خلوت احتمال قبول دارد منها الموافقة و در
 امریکه موافق تشریعت و طریقت باشد موافقت با رفیقان باید نمود و الا اجتناب از آن لازم باید
 دانست منها الاحسان نیکی به هر چیز کردن و از اید اسکے و لها دوری جستن منها المدارة با مردم مسالمة
 کردن و تنگ ناگرفتن منها الاشارة بخاطر غیر بر خود مقدم داشتن و ایصال نفع نمودن منها الخدمت آنچه
 رضائے کسے باشد اگر گناه در آن نباشد سعی در آن نمودن منها الا لفة با دوستان ربط نمودن
 و بهر که از تو قطع کرده است وصل نمودن منها الباشاشة بطلاقت وجهه با مردم پیش آمدن و شکفته
 رونی کردن منها الکرم عطا و بخشش بے سبقت سوال کردن منها الفتوة حق خود بخشیدن و حق غیر او نمودن
 منها بذل الحماه جاه علم یا علوشب و حسب یا و جاهت در خلق هر چه باشد و تعظیم خلق صرف نمودن منها
 الموده پاس دلهاداشتن و یا آنچه کسے را اید برسد از آن احتراز کردن اگر چه ترا در آن ضررے عاید شود
 اگر مرے احسن الی من اسامی منها التودد و تملطف و تفقد نمودن جستجو کنی که شخصی در چه حال است
 پس رعایت آن واجب دانی منها المودة دوام محبت با صلحا داشتن منها الجود بخشیدن بے سوال و بیسوال منها الغفو
 از گناہان در گذشتن منها الصغ از عتاب روگردانیدن منها السخا عطا بعد سوال منها الحیا بسبب شرم از حضرت حق
 سبحانه یا ملائکه که ام عیلم السلام یا عرضی اعمال بحضور رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یا اندیشہ اطلاق مردم از ناشائستہ یا زانان منها
 وفاء العہد اگر در ایضای عہد فائده بغیر شد یا ضرر واقع تواند نمود و قادر آن واجب است و الا سحب منها السکینة
 سکون دل زیر حکم قضاء واجب است و جزع و فزع ممنوع نظر بحکم الهی دل را صبر یا رضا حاصل باشد اگر چه
 بسبب این آہ و ناله از دلمان بر آید منها الوفا که کار را تمکین و نانی نمودن و طمانیت در تجاری احکام تقدیر لازم
 دانستن منها الشاء والدعاء هر نعمتی از هر که بتو رسد از منعم حقیقی دانسته حمد و ثناء او سبحانه و تعالی باید داشت
 و مکافات واسطه اگر ممکن باشد بهتر و الا در حق او دعاء خیر کنی اللهم اجزه عنا خیر الجناہ منها حسن
 الظن بتاویل نیک سیئات غیر را حسنات پسنداری و حسنات خود را قابل قبول ندانی منها
 تصغیر النفس یقین کنی که نفس محل شورا است از تمسکی نیاید اگر تمسک مستفاد است از حق سبحانه و تعالی
 منها استحقاق ما هو من عندک و استعظام ما هو من عند غیرک حقیر دانستن آنچه از تو بود که نفس
 در آن چه آمیخته است از نیت بد و عجب و غرور و بزرگ داشت آنچه از غیر باشد که او در آن عمل چه بد چه صالح
 کردم است و بدرگاه الهی بسبب اخلاص چه قدرے داشته باشد و قد در پسند حسن عن حسن انار
 مراد بی الحسن عن ابی الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن جده الحسن صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و ان حسن
 الحسن اللہ تعالیٰ للعرا و ترا مخلوق یا من اخلاق و زانیا مقامات مقام عبارت است از قیام بندہ در عبادات اقل آن
 انبیاہ است و آن برآمدن بندہ است از حد غفلت آگاه می شود که برائے چه کار آمده ام و در چه

عمر تبا و میگویم ثم الموتة وان ترک گناه است به پیشانی اندک شسته و در آینه عزم جزم بر ناکردن معاصی
ثم الالامة وان رجوع است از غفلت بذكر ثم الودع وان ترک شبهات است و درین وقت ترک آنچه صریح حرام
است تقوی گفته اند شبهات بیجا یافته و حلال پیدا نیست در آنچه شبهه غالب صریح باشد از آن باید گذشت کفایت کند تراب و
نافه و قوت آبی و آنچه ستر عورت باشد ثم محاسبه النفس وان تفقد نفس است از آنچه برو لازم است
تقص حال خود کنی که برین چه واجب است و وقت در چه میگذرانم ثم الارادة وان دوام جهد و ترک راحت
است فوعی که میسوزد و هر اندیشه را نم المزه و آن ترک حلال است و گوشه گیری از دنیا طلب حلال بر مسلمانان
فرض است و ترک آن بر طالبان حق سبحانه واجب تا در هر دو ایست نفسانی گرفتار نشود ثم الفقر و آن نبودن
الملك است و حالی بودن دل از آنچه در دست نیست فاء فقر اشارت بقا قاف بقا عت و راء
اشارت بر باضت اگر برین اشاره عمل کنی پس فاء اشاره بفضل و قاف بقرب و راء بر رویه و رحمة و الا
پس فاء فیضیت قاف قهر بر ارسوای اغود بالله منها ثم الصدق و آن استوار و سر و علانیه است در اعمال
ثم التقبر و آن اختیار مکاره و تجرع المرارات ثم الصبر و آن ترک شکوی است الی الغیر و تجرع المرارات
بلای کسبیته الوجهه ثم الرضا و آن التذنا است و بلا ثم الاخلاص و آن بر آوردن خلق است از معاملات حق
سبحانه ثم التوکل و آن اعتماد است بر وعده الهی که رزق و محبت و نصرت و معیته اوست سبحانه و ازاله طمع
از مایه سودی اما احوال و آن معاملات و لها است با حضرت حق سبحانه و حال از صفاء اذ کار بر دل فرود می آید
الحال فاذلته تنزل علی القلب و لا تدوم فمن ذلک المل قبلة و آن دیدن است بصفا و یقین بمسبوقه
مغیبات و در ابتدا ممکنات را امرات مقام فعل الهی باید و در توسط حالات محالی صفات حضرت حق سبحانه
و در انتها مشاهدات حضرت ذات را قنالت و لقد است هر جا جلوه گویند و درین ملائکه که ام دارد از چنان
اعتیاد که ندارد و ثم القرب و آن جمع همت است در شهود حضرت حق سبحانه با غیبت انما سودی ثم المحبته و آن
موانعت محبوب از هر غیبت و مکر و ثمت ثم الرجاء آن تصدیق حق است سبحانه در وعده الهی او ثم الخوف و آن
مطالعہ دل است بسطوات الهی و نقمات او ثم التوکل و آن محض قلب است از انبساط زیرا که قرب میخواهد
این احوال را پس کسی می باشد از سادگان که در حال قرب می بیند بعلت حضرت حق سبحانه و بیست او
پس غالب می آید بر خوف و حیا و کسی بود که می بیند تطف حضرت حق سبحانه و احسان قدیم او پس غالب می آید
بر دل و محبت در جماع الشوق و آن سبحان دل است عند ذکر المحبوب ثم الاتس و آن

فاء فقر اشاره بقا قاف بقا عت را اشاره بر باضت اگر عمل بر این اشاره کرده شود فاضل
حق سبحان قاف قرب و رویه و الا فاضحه و قاف قهر بر ارسوای بنام شوهرت بگیر ۱۲ -

عقل حضرت جنید است رحمه الله علیه ۱۲

آرام دل است بخواند و خواستن از دور جمیع امور ثم الطمانیت و آن آرام دل است و افتقار بخدا زیر مجاری
 اقدار ثم الیقین و آن تصدیق دل است با رتقاع شک در وجود حق سبحانه و تعالی و اطمینان مشاهده و آن
 حاکم است و بینائی دل غیر رویه یقین و رویت عیان و آن آخر احوال است لقوله صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
 اعبد الله كأنك تراه فان لم تکن تراه فانه سیراک این ترجمه بزبان فارسی است عبارت عربی
 را که حضرت شیخ المشایخ ضیاء الدین ابو نجیب عبدالقاسم سرور دی رحمۃ اللہ علیہ در کتاب آداب الابرارین
 اخلاق و مقامات و احوال را بیان فرموده اند بدانکه طریقه قدما کے صوفیہ بکلیہ تقدیم مقامات سلوک
 است بر طریق جذبہ کہ از کثرت ذکر و توجہ حاصل میشود مقامات سلوک را بتفصیل حاصل ہی نمودند و
 بالبعیثات و مجاہدات تہذیب نفس میفرمودند و اکابر نقشبندیہ طریق جذبہ ذکر و توجہ را بر سلوک مقدم
 داشته میفرمایند بعد رعایت مقامات سلوک باجمالی اوقات ذکر و توجہ معہر باید داشت و مشاہدہ شود
 و یادداشت حاصل باید نمود و خلاصہ مقامات سلوک در طریقہ الیشان مندرج است کہ ولایت بی مقامات
 سلوک و جذبہ حاصل نمی شود و در طریقہ حضرات مجددیہ در سیر لطیفہ از لطافت عشرہ شہود و مشاہدہ دست
 میدہد بدانکہ شرط است در ذکر توجہ بمبدء فیاض و لحاظ معنی داشتن لہذا مراقبات مراتب قدس ذات
 اللہ سبحانه مقرر نموده اند و بطبیقہ قلبی مراقبہ ذات جامع جمیع صفات کاملہ و منزه از سمات جمیع نقصانات
 کہ بران ایمان آورده ایم صبیح اسم مبارک اللہ است سبحانہ می نمایند پس این مفہوم در لحاظ داشته توجہ
 بقلب نموده ذکر باید کرد و اشارہ اللہ در اسم ذات و در لغی و اثبات اشارہ الا اللہ بہین مفہوم باید کرد تا
 این مفہوم در لحاظ داشته استقرار گیرد و ہر گاہ توجہ در این مراقبہ قوت گیرد آثار جمعیست ظاہر شود و جذبات
 و واردات در سار و این واردات را وجود عدم گویند و این واردات از تہاتر بتواصل انجا در مراقبہ معینہ
 باید نمود و اشارہ تنہا کے الا اللہ بمعینہ حضرت حق سبحانہ ہستی خود و ہستی جمیع ممکنات کہ آنرا در لحاظ
 میدارند باید نمود تا معیت در آن بصیرت جلوہ گر گردد و مراقباتی کہ بعد سیر قلبی مقرر است آنجا ذکر و توجہ
 بمبدء و مورد فیض اشارہ کے اللہ و الا اللہ بآنچہ در لحاظ ملحوظ است ضرور است و طریق مشغولی نیست
 کہ اول استغفار نماید و فاتحہ بار و اح مشایخ رحمۃ اللہ علیہم کہ واسطہ فیوض الہی اند سبحانہ خواندہ صورت
 مرشد مقابل دل بدارد باز ذکر بشرائط آن و صحبت الفاظ و لحاظ معنی و افتقار تمام نماید و ملا خطہ منت حضرت
 حق سبحانہ کہ بتوفیق یاد خود سرفراز ساختہ ضرور است و خود را نالائق ذکر پاک خدا کے پاک دیدہ انکسار و
 شکست لازم داشتن واجب ہر گاہ کیفیتی و جمعیتی و بخودی دست دہد آنرا نگاہ دارد و اگر مستور شود
 باز بر سر ذکر رود ہم چنین لازم گیرد تا کیفیت ملکہ گردد و دوام پذیرد و طرق موصلا برائے دوام حضور
 و مشاہدہ اللہ است ذکر است بشرائط آن و استفادہ از صحبت مرشد است بر رعایت ادب و خدمت
 او و کیفیت و توجہ کہ از صحبت او حاصل شود آنرا نگاہ داشتن و غیبت او صورت احوط در دل محافظت

نمودن بان ضرورت یا محض مراقبہ عبارت از انتظار فیض از مبدء فیاض لازم است کہ بر توجہ بمرشد و
وقوف قلبی و مذکور مواظبت نماید بعد حصول ملکہ یادداشت و نماز توجہ بکلیت فوق اگر بہر لطیفہ
از لطائف سابعہ بترتیب مشغول شود و بذکر و توجہ بہر یک مداومت نماید و بہر لطیفہ آگاہی و یادداشت
و کیفیات و احوال و اسرار جدا جدا البیان الہی سبحانہ ظاہر گردد و صحبت غریبے کہ ہمیشہ بینی او
سبب جمعیت خاطر و توجہ باشد مقوی نسبت یادداشت است بمراقبہ محبت و ہمو حکم اینما کہ تمام
کثرۃ ذکر لا الہ الا اللہ بلحاظ نفی وجودات جمیع ممکنات و اثبات ہستی حق سبحانہ و وقوف قلبی بہر دو
معنی شوق و ذوق و استغراق و پیوندی و آہ و نالہ و گریہ دست میدہد و دیگر حالات لغت و وقت میگردد
و اسرار توحید و وجودی در سیر لطیفہ قلبی ظاہر میشود مجنون عامری بزرگ مالوفات خود لیلی الی الی گفت تا کہ
پر تو از صورت لیلی ہر جا جلوہ گر گشت و انانی گشت مجنون در طریقہ محبت کہ بکثرت ذکر و ترک مرغوبات
خود مختار صوفیہ علیہ است درین راہ مقتدا است مجنون بر خیال فانی جان باختر از کمال غلیات محبت
اتحادی با محبوب خود پیدا نمود و اے بریادعیان کہ دعوی محبت لایزالی کہ ہر جا کہ حسن و خوبی است
پر تو از بجلی جمالی اوست می نمایم و جانفشانی و درو و طلب و ترک خودی خود نمی کنیم آہ صد آہ ظہور توحید
و وجودی عبارت است از یافتن و دیدن ممکنات عین وجود حضرت حق سبحانہ تعالیٰ و وجود ممکنات
را امواع دریا کے ہستی مطلق بند و تعیین نقوش غیر را بر صفحہ ہستی مطلق مثل تعلیمات نقوش بر صفحہ
موم دریا بدو این دریا فتن و دیدن بسبب کثرت ذکر و نوافل عبادات و ریاضات دست میدہد
بخیال و ہم توحید و ہمی پیدا نمودن در شرع شریف منع است از شامت این عمل سستی در اتباع
شرعیت می آید و در ارتکاب محظورات محتمل است کہ مبادرت نماید معاذ اللہ نقل است کہ ملحدے
خود را موحد گرفتہ بنگ میخورد می گفت مرا با ہیچ مذہب مزاحمت نیست بزرگے در جواب گفت مگر
با مذہب محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مخالفت می کنی چنانچہ جواب نیامد این است احوال چنین
بے ادبان خود را صلح کل و با ہر مذہب ہم رنگ قرار دادہ در خانہ فواسق می در آیند کہ ما ظہور حق می بینیم
و می شنویم این چنین بے حرمتی شرع شریف معاذ اللہ کہ از ہیچ یکی از متقدمین ہر دوی باشد
آنچہ از کثرت ذکر و مراقبات و عبادت کہ اکابر اولیاء رحمۃ اللہ علیہم بسبب آن باین اسرار رسیدہ
آنرا از نا اہلان پوشیدہ اند تا کہ ظاہر نشود و معتبر است از کثرت ذکر و توجہ محبت علیہ می نماید
این توحید حاصل می شود و این توحید از احوال قلبی است از مقاصد نیست در سیر بہر لطیفہ
معرفتی دیگر است و کیفیات علیحدہ نسبتہائے کمالات نبوت و حقائق الہیہ و حقائق انبیاء علیہم السلام
کہ حضرت محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ در طریقہ خود بیان فرمودہ اند و عالے بان حالات و معارف رسیدہ
آنجا کہ نسبت بندگی ثابت نمی شود و نسبت توحید و سربان وجود در ہستی ممکنات و ذوق و شوق و وصل و اتحاد

فرمود میرزا بد آنکہ از نسبتہائے این خاندان شریف اگر دین وقت نسبت قلبی حاصل شود باحوالات و اسرار آن
و نسبتی کہ در بطریق نفس و دست میدید باکیفیات و علوم آن حاصل شود بسیار غنیمت است و از لازم این نسبت
است استہلاک و انحلال انانیت و صفات ملا از خود سلوب و منسوب یافتن بحضرت حق سبحانہ و وجود خود
و توابع وجود خود را ظل وجود حضرت حق سبحانہ یابد و بر تو کہ از صفات حضرت حق سبحانہ می بیند در حصول این
نسبت توجہ شود و حاصل میشود و آن بدن مقصود است در جمالی و مریائے ممکنات مثل ظهور آفتاب و لائیکہ
ما کے مقابلہ دین دید و دریافت جرم آئینہ در حدت نظر باقی است و در توجہ وجودی از غلبہ محبت مستور در
فنا قلبی کہ عبارت از نسیان ماسوا است از قلب و بے شعوری از دیدن ماسوی ہر گاہ متوجہ بدل شود و دل را
مستغرق انوار جمیع باقی یابد سبحانہ فاعل میشود و امید و بیم از غیر نمی ماند و فنا ہوا و فنا فعل میشود آرزو جز خدا
نمی باشد و صدور افعال از یک فاعل حقیقی می یابد در فنا لطیفہ نفس فنا ارادہ میشود این قدر بے شعوری
از ضروریات طریقہ است سعی نمایند کہ دوام این حالت و دوام توجہ و تواتر در و حالات لازم نسبت باطن
شود نہ تا دوست بچشم نہ بینم ہر دم از پائے طلب کجایش نیم ہر دم نگذیرد بخشم سر نہ توان دید و ایشان
آنند من چچیم ہر دم و دعائے رویت بصری نموده است مقتدا اہل سنت و جماعت است کہ رویت در دنیا واقع
نیست این از غلبات حسنہ و توجہ است در اشتباہ افتادہ و دعائے خلاف اہل حق می نمایند ما کے چہ
بودے اگر این ہچکارہ کم از بیج باین اسرار و حالات فایز شدے آں کہ ہر گداسے مرد میدان کے بود و توفہ
باین اسرار و حالات کفایت کندے گزدارم از شکر جز نام ہر بزدان بے خوشتر کہ اندر کام نہر و وصیت
بدانکہ توجہ وجودی از مقتضیات سیر لطیفہ قلبی است و توجہ شہودی در سیر لطیفہ فوقانی پیدائی کہ تطہیق
این سر و دید و یانت متقدراست آن معرفت از مقامے دیگر است و آنجا احوال و کیفیات و علوم جداست و این
از مقامے دیگر پیدا اینجا حالات و واردات علیحدہ در پیش می آید سر و احوال متباینہ و اسرار متفادہ و دید و یانت
مخالفہ را یکے گردانیدن بسیار تعجب است اما آنچہ اہل معرفت بیان فرمایند اوراک اہل جہل از ان کوتاہ خواہد
بود و بصیرت بدانکہ تمام نسبتہائے خاندان حضرت مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ باکیفیات و حالات و انوار و علوم
آہنا کہ ہر مقام احوال و اذواق و اسرار جدا دارد دین وقت تا باب است این نسبتہائے عالیہ در فرزندان
ایشان و کمل خلفا آن اکابر جلوه گزیدہ حضرت محمد زبیر و صاحبزادہ بلختم المشائخ بودند و حضرت مرثیہ مادہ
خلفاء خاتم این مقامات بلند کہ از خصائص حضرت مجدد است این ہر دو بزرگ تسلیک سالکان تائہایات طریقہ
احمدیہ مجددی می نمونہ فیض روح القدس اربانہ مدد فرمایند و دیگران ہم مکنند آنچہ مسیحائی کہ و بداند آنکہ
حاصل سیر سلوک کہ در صوفیہ صافیہ معمول است انصباغ است بصیغۃ اللہ و فنا در ذائل و انصاف
و بقا جماید و توجہ بانوار و کیفیات کہ در مقامات جذبیہ پیش می آید ہر یکے را کہ از فخر و بقا و حالات قویہ
بمقامے کہ رسیدہ است بقوت دست دادہ و بشریت نمودے یافتہ و جہت حق غالب آید و تسلیم در رضا

و توکل و صبر و حیا و انہم رسائیدہ اور افضل و شرف ثابت است بر غیر خود کہ درین امور شبالتہ ندارد
اللہم وفقنا لما تحب و قوضی بدانکہ برائے رفع قبض باطن و تیرہ شان حالات و کیفیات باطن
تلاوة یا استماع قرآن مجید با ترتیل و تحسین صوت و حزن و طول قنوت و در نماز با کمال خضوع و خشوع
مقرر است و اصحاب کبار رضی اللہ عنہم بہمین اعمال قرب غور سندر بودند و معمولی نبود کہ انعقاد مجلس تصاید
و اشعار نمایند اگر کسی از نجاب این امور میکرد و مطعون و ملام بود استماع نغمہ قنار و جہر ذکر یا بشد در قرون
متاخرہ ظہور یافتہ تحرث است و استماع نغمہ در صوفیہ نیز اختلاف است حضرت ابوالحسن شاذلی و
حضرت نھاود باس رضی اللہ عنہما سخت انکار داشتند و حضرت شیخ عبدالحمید محدث رحمۃ اللہ علیہ در
بعضے رسائل خود این اختلاف نقل کردہ اند لیک بے مزامیر بدون انعقاد مجلس غافلان شنیدن اشعار
عجبت در خلوت گاہ گاہ مضائقہ نیست حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ و علیہم فرمودہ اند کہ ماند انکار
کنیم و نہ این کار کنیم در وقتیکہ نائے و چنگی بحضور مبارک ایشان آوردند این کلام فرمودند زیرا کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کار نکردہ اند و از بعضے مشایخ این امر و وسیت انکار بزرگان چہر اکرم در نسبت مجیدہ
استماع نغمہ را اثر نیست شنیدن قرآن مجید کہ معمول حضرت مجدد بود صفا و جمعیت می افزاید و نغمہ قنار اہل قلب
را ذوق می بخشد و مجلس مبارک مقدس حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ لای و مزامیر
ہرگز نبود و مجمع اہل غفلت انعقادے نہ داشت و رفقاء الفواد و سیر الاولیا این چنین مسطور است ذکر جہر
متوسط یا از حزمین برائے ذوق و شوق گرمی باطن احیاناً لا بائس بہر گاہ در دل انجذابے پیدا شود و بے
اختیار آواز ذکر بدرد و حزن بلند می برآید این چنین جہر را کسے مانع نیست ذکر خفی را افضل است بر جہر
بچندین مراتب ذکر خفیہ ہر وقت می شود و ذکر جہر مانند جلس در لغی و اثبات برائے حصول گداز و گرمی مقرر
کردہ اند مثل و درست از آلہ سمستی و کسل را پدید آید لکن بصیحت اتباع عقاید سلف صالح مثل حضرت غوث الثقلین
و حضرت مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہما باید نمود و در شان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جز بہ نیکی
لبس نباید کشود نفوس ایشان بغیض صحبت خیر الایثار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہذیب تمام یافتہ و از انصاف
پاک گردیدہ و واقعات اینہا ہمہ بہ نیت صالح بود و الا لازم می آید کہ صحبت خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
در جماعت کہ مال و جان و در راہ خدا و رسول در باختہ اند و قرآن مجید از شنائے این بامہشت تاثیرے بخشد
و حسب و نیاز و محبت جاہ از دلہا کسے آہنازفتہ پس ما واپس ماندگان را چہ نفع باشد دین و عقاید و اعمال
و اخلاق پیغمبر خدا و کلام خدا و رسول و مناقب ائمہ اہل بیت نبوت رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایشان رسائیدہ
اند و صورت تفسیق و تکفیر معاذ اللہ اعتماد از دین برمی خیزد و دینے کہ فساق و کفار رسائیدہ باشند در آن
و توفیق و اعتمادے نتواند شد حضرت امیر در وقت خود امام بحق و نائب حضرت رسول بحق بودند و خالقانرا تشبیہ
افتادہ و آن اشتباہ موجب لعن اہل مصر و شام گردیدہ فتنہ برپا شد و اصحاب باہم یکجہ بودند آیتہ شریفہ را حجاز

ببینہم در شان اصحاب کہ ام دارد است و حجاب صیغه صفت مشبہ است و صفت مشبہ دلالت
بر دوام دارد پس الفت و دوستی آنها با ہم ازین آیتہ تشریفہ ثابت شد و کلاً وعدہ اللہ الحسنی و بارہ
الیشان است و وعدہ حسنی ابرائے نیکان بود رضی اللہ تعالیٰ عنہم واجب است سکوت و عدم غرض دین
و اوقات بلکے رعایت جانب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ہمہ را شرف صحبت و قرابت بآن حضرت
ثابت است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمودہ اند کہ آنحضرت را جامع
قبائل عرب پیوندے دوایستہ بود مقتدان مشائخ را رحمتہ اللہ علیہم کہ برینا خرمین حتی تربیت و تلقین ثابت
دارند فضل ثابت است پاس ادب آن اکابرہ لازم است و غلبہ جنون محبت مفروض در حفظ مراتب ساقط
است در ترجیح نہ ہیہ بر نہ ہیہ تفصیل مجتہدے بر مجتہدے طریقہ بر طریقہ عفو فی نایب نمودن آنها ہمہ را قیام کرد
و تحقیق اتباع سنت و رضاء الہی بود سبحانہ و رحمتہ اللہ علیہم و از تحقیر مسلمانے و عیب بینی و سخن چینی و
خود را قدرے نہادن اجتناب لازم باید کرد و خود را محض عدم یافتن و کمالات را باصل آن دادن و جنات
خود را قابل قبول ندیدن و سیئات خود را مثل کوبے بر سر گرفتن و بدیہائے غیر را بتاویل نیک انگاشتن و
وقال کہ روزمرہ را تاراج نہ کنی سبحانہ دستن و لب بچون و چرا نکشادن و با کسے بحث و جدال نکردن ابن قدر
مناقشہ و لہارامی خراشہ کہ مخالف میگردد چنین است و تو گوئی آنچنان او تکرار نماید فی این چنین است
تو گوئی مسلمان بر خطا بودم زیادہ ازین سخن تکرار نکند تا فتنہ و غوغا پیدا نشود و دل مکرر نگرود و این است
طریقہ اہل معرفت رحمۃ اللہ علیہم نقل است چند رویش بخدمت حضرت شیخ شکر گنج قاسم سرور آمد
کہ ما را با ہم ناخوشی در میان است قصہ ما را بشنود و انفصال فرمایند ایشان فرمودند ما را داغ شنیدن قضایا
نیست مولانا بدرالدین اسحاق و بابا نظام الدین شافعیصل نمایند اینها نزد آن ہر دو بزرگ درجائے
نشستہ سخن نزاع شروع کردند یکے بدیکر سے گفتند شما در این مقدمہ چنین ارشاد کردید دیگر سے گفت
فی شما چنین فرمودہ بودید اہل منازعت نقل سخنہائے یکے بدیکر را با الفاظ حسن ادب بیان کردند سلطان المشائخ
و مولانا بدرالدین اسحاق بسیار گریہ کردند ہر گاہ کلمات ناخوشی شما ہمہ ادب و تعظیم یکے گریہ داشت در صورت
خوشی چہ قدر رعایت یکے بدیکر کردہ باشند ایشان بخدمت حضرت گنج شکر عرض کردند کہ این عزیزان
برائے تربیت آمدہ اند کہ درویشان را با ہم درستی و سخت گوی نمی باشد اللہ تعالیٰ اتباع این بزرگان
عطا فرماید بدانکہ نماز را در اول وقت بارعایت طمانیت رکوع و سجود و رعایت قوم و جلسہ جماعت
ادا باید نمود قوم و جلسہ پیش بعضے فرض و نزو بعضے واجب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ہر نماز بے
قوم و جلسہ نکردہ اند ہر کہ عمدتاً ترک می نماید عادی نماز بود واجب است و اگر سہواً ترک نمودہ سجود
سہو بجا آورد و در غیاب اہل سنت و جماعت داخل است کہ استخفاف سنت کفر است و صحبت و ہر
ماہ سہ روزہ و ہر چہ روزہ ہا شورہ و روزہ پانزدہم شعبان در حدیث ثابت است و شش روزہ شوال

در روزه احتیاط از غیبت و دودغ و طعن و فضول کلام ضرور است و الا روزه قابل ثواب نیست حتی
 بود که رنج گرسنگی و تشنگی بردارد و روزه باین امور بر باد پیش بعضی غیبت مفسد روزه است و این است
 مذہب اوزاعی و پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم غیبت گرا با عادت روزه تو ضو امر کرده اند و سبب ازار و قیص
 و غیرہما کبیرہ است پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ازار را امر با عادت و وضو فرمودہ اند کہ نماز مسبل قبلے ندارد و صیبت
 و بد آنکہ حصول نسبت جمعیت و توجہ بے اعمال ظاہر محال است نور اعمال را در اطمینان باطن اثرے تمام
 است اندرون از التفات و عظمت غیر پیراستہ و بیرون با اعمال و اخلاق نیک و شکستگی و انکسار از رستہ
 بالا تر این کلمے نیست پس بر توباد با اعمال کہ از ان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در احادیث صحیحہ ثابت
 است التزام آن کنی تا از اہل سنت حبیب خدا باشی ان الحب لمن یحب لیطیع حضرت خواہ نقشبند
 رحمۃ اللہ علیہ در طریقہ خود ادا و اعمال مقرر نگردہ اند کہ آنچہ با حدیث ثابت شود از اعمال برائے
 حصول محبت و قرب حضرت حق سبحانہ کافی است پس اعمال دعا و انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق نمودہ متابعت
 نمائی حرکات و سکنات کہ بہ نیت اتباع و توجہ بآحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ادا کردہ شود تمام
 عبادت می شود در ادائے فرائض نیت ادا کے فرض و سنت متابعت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کنی کہ این فرض بجهت فرض بودن آن از حق سبحانہ بمن و با اتباع حبیب خدا و امی کم مکافات
 تحائف یکدیگر و رسوم و زیارت و سنن و احوالات مثل گوشت و کدو و سرکہ و شیرینی و مشروبات
 مثل شربت آب سرد و غسل ولبوسات مثل پیراہن و قیص و ازار و حله و بنو و سرخ کہ علماء و خفیه آنرا
 مخفی تحقیق کردہ اند بہ نیت اتباع عبادت میشود و نور ایمان می افزاید کہ این ہمہ از رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم ثابت است نماز تہجد و اشراق و چاشت و اوایلین و سنت عصر چہار نفل بعد
 سنت عشاء و دو نفل بعد و ترشستہ بقراۃ سورۃ اذ از لزمت و قتل یا ایہا الکافرون در حدیث ثمرات
 بہ ثبوت پیوستہ است و تلاوت قرآن مجید وقت تہجد اولی و کلمہ تہجد صد بار در روز و سبحان اللہ
 و بسمہ صد بار و وقت صبح و شام و صد بار وقت خفتن و رعد و استغفار در حدیث وارد است
 و ادعیه صبح و شام و وقت خفتن و وقت غیر معین ہر قدر بران مواظبت تو ان نمود از احادیث صحیحہ
 در یافتہ بران عمل نماید و درین ہمہ اعمال و عادات نیت متابعت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم بکنند و صیبت بد آنکہ توجہ باطن بحضرت حق سبحانہ درین طریقہ معمول است و آن دوام
 آگاہی است بحضرت حق سبحانہ و بعد از توجہ و حضور باطن دیدن صدور افعال از فاعل حقیقی سبحانہ
 رود و گوئیم شد وصال این است و بس بدین معنی وارد بعد تہجد از حول و قوت خود تہجد و
 اخنیا ربکار سار مطلق سبحانہ تفریض باید نمود این است مراد ازین مصرعہ تو مباش اصلا
 کمال این است و بس بد و ہر گاہ در ہر امر نیت اتباع رسول خدا کنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و توجہ

یا حضرت داری صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم توجہ دو قسم پیدا شد پس بر تو باد کہ این ہر دو توجہ را حاصل زندگے دانی
 و این ہر دو توجہ را لازم گیری و صحبت کسی کہ ذکی و فارغ باشد علم صرف و نحو و منطق تا قطبی و علم کلام و
 فقہ و اصول بخواند و درس علم حدیث و علوم صوفیہ علیہ کہ در آداب و اخلاق و مقامات سلوک و احوال تابعین
 رسایل نموده و مکتوبات حضرت شیخ یحییٰ مینری رحمۃ اللہ علیہ و کتب سیر و داستان حق سبحانہ و تہذیب نفس
 اثر تمام دارد و رسایل حقایق چندان مفید نیست کہ ہر کہ در طریقہ سعی و مجاہدہ و کثرت ذکر می کند اسرار و معارف
 برود و افق ہمیشہ و اکثر اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم روش جو در بند و جہد و عبادات نافلہ لازم گرفتہ بودند و
 غلبات احوال و کیفیات بسیار داشتند و در بیان اسرار و معارف سکوت میفرمودہ اند و این است طریقہ
 اسلم از مطالعہ مکتوبات شریفہ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ توفیق متابعت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 و تحقیق معارف و روشنی دل و جان حاصل است و جواب اعتراضات کہ بر کلام ایشان می نمایند واضح میشود
 کہ ایشان جواب اعتراضات خود فرمودہ اند عزیزان کلام زیادہ گویند و تحقیق نکردہ سوء عقیدہ بخیر مت ایشان
 بہرسانند مکتوبات شریفہ ایشان را درس و مطالعہ نمایند اگر مطالعہ نکنند انصاف بدہند چہ قدر فوائد شریعت
 و طریقت و حقیقت و معرفت و اسرار اکبیرہ در باندہ این سعادت بزروار نیست و سبحان اللہ چہ
 معانی و معارف و حقائق موافق شرع شریف در آن مندرج است حضرت خواجہ خواجگان خواجہ محمد باقی
 رحمۃ اللہ علیہ پیر ایشان کہ از ائمہ عارفان اند میفرمودند در جواب استفسار ایشان کہ معارف شما قابل
 آن است کہ بمطالعہ انبیا در آید میفرمودند بلا سطرہ شیخ احمد دریافت شد کہ توحید کہ چہ تنگ است و شاہ
 راہ دیگر مثل ایشان زیر فلک نیست و این چنین مدرج ایشان در مکاتیب حضرت خواجہ موجود است رحمۃ اللہ
 علیہم حضرت مجدد میفرمایند کہ بعد حصول توحید وجودی کہ از غلبہ محبت و کثرت ذکر و طاعت نافلہ دست
 میبرد معرفت دیگر پیش می آید و آن موافق کتاب و سنت است و در طریقہ ایشان کسی کہ از بسیر لطیفہ قلب
 بر نرفته و بسیر لطیفہ نفس رسید و از آنجا ترقیات نمزدہ بسیر لطیفہ قالب خاک راہ یافتہ آنچه حضرت
 مجدد از اسرار و معارف فرمودہ اند آنرا عیال می بیند ایشان امام صدیقان اند و پیشوا کے عارفان آنچه
 فرمودہ اند بہراران کس نموده اند رحمۃ اللہ علیہم رحمت و وسعت کافیتہ و اذیتہ و ناهمان گویند
 ایشان بخدمت دوستان خدا سخن بے اوبانہ نوشته اند از عدم غرض و کلام ایشان است ایشان میفرمایند کہ معرفت
 خدا بر کسے حرام است کہ خود را از کافر رنگ بدتر نہ بیند این کمیئہ زلہ بردار خوان نعمت ایشان است و اینہما را
 بانواع نعم تربیت فرمودہ اند حضرت غوث الثقلین را فی اللہ عتدہ اسطرہ فیض ولایت و ہدایت نوشته اند و خود را نائب ایشان
 کہ خلیفہ قائم مقام پیری باشد میفرمایند حضرت غوث الاعظم گماید در شمار اصحاب کبار و اہل بیت عظام اند و این عبارت
 در رسالہ مکاشفات غیبیہ مندرج است و بیج جا لفظ بے ادبی یا تجنب یا تحریر کردہ اند مردم بے تحقیق آنچه میخوانند میکنند
 گویوت کلمتہ مختصر ج من افواہم ان یعقولون الاکت با حضرت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ

زبان بی حرفہ گویان آنچہ شنیده اند بخدمت ایشان نوشته که شما دعوائے ہمہ سری با انبیای نما پیدا ایشان
صریح فرموده اند کہ ہمہ سری کفر است مگر شرکت خادم با خود و بیچ ولی بمرتبه ادنی انبی نہیں و بیچ
ولی بمرتبه صحابی نہیں سارا کچھ اویس قرنی و عمر بن عبدالعزیز مروانی باشند و برائے تفقید معلومات خود آن
پچہ و واقعہ دیدہ اند بخدمت پیر خود نوشته اند مقام خود را بالکاس انوار الودان مقام حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ رنگین یافتہ اند کہ این مقام بہ نسبت آن مقام شریف بلند دیدم ہر گاہ مقام ایشان
بالکاس الودان این مقام متلون باشد بیچ جا اعتراض نیست باطن مریدان بالکاس انوار پیران خود نور
می باشد برائے طلب صلوٰۃ ابراہیم علیہ السلام ہمہ امت مامور است اگر بعض را دین امر دخل زیادہ
باشد خلاف دین و ملت نیست از اعمال نیک امتہ ثواب بجناب انبیاء علیہم السلام حاصل است از یکے
زیادہ و از یکے کم پیغمبر خدا را مفاہیح خزائن زمین کرامت کرد و دوز آن بواسطہ خلفاء و سلاطین حاصل شد
و ہر بقہ توسط حضرت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ قائل است مردم نا فہم کہ از علوم و اقوال صوفیہ خبر نہ دارند
و بے لحاظ انکار می نمایند تا ب اللہ علیہم السلام ایشان استفادہ خود از حضرت غوث الثقلین و حضرت
خواجہ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہما بیان نموده اند و فرمودہ اند کہ کبرے طریقہ قادریہ و چشتیہ و سہروردیہ
و کبرویہ رحمۃ اللہ علیہم مرا بجلالہ نسبت ہائے شریفہ خود سرفراز فرمودہ اند اگر خواہم نسبت ہر یکے ازین اکابر
ساکنان را جدا جدا تربیت نمایم اما طریقہ جدیدہ کہ بغایت حضرت خواجہ خواجگان خواجہ محمد باقی نقشبندی
احمراری رحمۃ اللہ علیہ بالیشان مرحمت شدہ کیفیات و علوم آن جدا است ساکنان بآن طریقہم رسیدہ
اند بسیار بے کیفیت و بے رنگ است دست اوراک اذان کوتاہ است لہذا زبان انکار پیران دراز است
نا رسیدن و نا فہمیدن سبب انکاری شود کہ کہ بجمیع اصطلاحات مقامات این طریقہ علیہم برسد اورا
بیچ انکار نمیشود آیتہ شریفہ بر بے نہایتی کمالات الہیہ و دالات میفرماید قل رب زدنی علما ولا یحیطون
بہ علما حضرت مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ تسلیک نسبت نقشبندی اختیار نموده اند کہ بموجب تشریح و
تورع میشود و نسبت اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بسیار مشابہ است و نسبت احمراری کہ حضرت
خواجہ احرار را از آبائے کرام رسیدہ و منشاء اسرار تہجدی میشود آن مزلہ اقدام است سلوک آن مؤید
داشتہ اند اسرار تہجد در نسبت در سیر قلب واضح میگردد و ظہور این علوم از اہل سلوک قلب کم نہیں
می ماند و صمیمت بدراکلمہ اگر بغایت الہی سجانہ قناعتہ بمالابد معاش و ثقت بمضمون حاصل شود بہتر
ازین راحتے و فراغتے نیست والا اختیار وجہ معاش را بجهت ضرورات بشریت موافق شرع شریف
مانعی نیست اللہ تعالیٰ این فقیر حقیر و جمیع درستمان را در یاد خود و اتباع حبیب خدا صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم از کیفیات محبت و معرفت حسن خاتمہ در ہر امر بہرہ یاب و ارادہ صمیمت بدراکلمہ طریقہ دینی
راہ محبت است و محبت متعلہ جان سوزے است کہ ہر ترس و بیم ہامی سوزد و حصول محبت بر دوام ذکر

وخلوت و عزلت و ترک آسودگی شود و تفریح بگزیدہ کہ عاقل است و دانکہ در خلوت صفات
دل است و جان بازان راہ حق تبرک بالوفات و مرغوبات گریزندگی نثار قدم محبوب خود نمود
اند برگ درختان قوت ایشان بود و عمر با خواب نکرند و ذکر و تلاوت آرام بخشہا کے اینہا میکرد و حضرت
غوث الثقلین کہ محبوب او سبحانہ است رضی اللہ عنہ ہفتادہ سال در برج عجمی انزوا نمودہ پنج
گیاہ معاش نموداشتند و در ایام مشیت خود یک ختم قرآن مجید و طیفہ داشتند سلطان المشایخ
نظام الدین اولیا چارہ رکعت می نمودند و وقت سحر طعام سہل می خوردند حضرت عبدالقدوس ہشت
سہر رکعت و طیفہ داشتند حضرت خواجہ محمد باقی قدس سرہ پیر امون اکثر شبہا احیاء می فرمودند و می فرمودند کہ
افسوس شریک تائی کرد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین التواضع لمراد ترا شرم و ندامت کی امت فرماید کہ اتبع
بزرگان دین لازم حال باگرد آیین و صحبت با دانکہ آنچہ از حال و مقال کبرائے دین علیہم الرحمۃ
در رسائل سیر و مقامات و معارف آن پیشوایان طریقت و حقیقت دریافت می شود آن است کہ
حاصل سیر و سلوک جذب و شہود وحدت و کثرت و توحید و جود است و ذلک فعل و صفت و
استدراک ذات سالک است در غلیات مشاہدہ حضرت حق سبحانہ و این معارف را کمال گفتہ اند
مگر حضرت علاؤ الدولہ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ و اتباع ایشان رحمۃ اللہ علیہم میفرمایند ظہور اسرار
وحدت و جود در وسط راہ سلوک پیش می آید و جواب و سوال عبدالرزاق کاشی کہ در توحید و جود غلو
دار و نجسوت ایشان در نفحات حضرت ملا جامی مذکور است از معارف حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ
و تابعان ایشان آن است کہ توحید و جود در سیر لطیفہ قلبی پیش می آید و غلیات محبت و آہ و نالہ و استغراق
در بخودی و مستیہا از لوازم سیر این لطیفہ است و در سیر لطیفہ روح سلب نسبت صفات از خود و نسبت آن
بحق سبحانہ و در سیر لطیفہ سراسر انجلاال ذات سالک و شہود حضرت ذات تعالمت و تقدست و در سیر
لطیفہ حقی تفرید جناب کبریا از جمیع مظاہر و در سیر لطیفہ اختی تخلق با خلاق الہی سبحانہ و در سیر لطیفہ
نفس زوال عین و اثر و انتفا و انما حضرت حق سبحانہ کرامت میفرماید و این معارف در سیر لطیفہ علم
امر از سرچ اند و در سیر لطیفہ ثلثہ عالم خلق حیثیت ظہور تخلی ذاتی دائمی دست میدہد و در سیر لطیفہ خاک تخلی ذاتی
دائم و فقدا ان ایں ہمہ معارف و کمال لطانت و صرافت و بی رنگی و بی کیفیتی نقد وقت میگردد و کمال عبودیت و دید
تصور نیستی و اتباع ہویٰ لما جاء بہ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل می شود العبد
عبد غضن اللہ لہ و الحق حق سبحانہ صال للتلذذ و لذی الاذباب بعد ازین در کمالات است
و الوالعزم و حقائق الہیہ و حقائق انبیاء علیہم السلام معاملات بہیات وحدانی کہ از لطیفہ قلبی ترکیب

نفس و غماص حاصل شده فی اقتدار ذات در غایت تنزیه و احوال و انوار لطیفه و کمال یقین ایمانیات
 هکذا نامر ای عین پیش می آید کسی را که کشف صریح باشد سیر خود درین مقامات بدیده بصیرت می
 بیند و الا در انتقال مقامی از مقامی بغیرات صریح در احوال باطن خود از روی ذوق و وجدان
 دریافت می نمایند و آنچه بشارت در این طریق روح و ادراک صاحب بشارت سیر و کیفیات در
 باطن خود عیان نه بیند یا بوجدان و ذوق تغییرات صریح در خود دنیا بد از اعتبار ساقط است و افزون
 است بر حضرت حق سبحانه تا ب اللہ علیهم السلام که از شکوه از سلوک جدید مقامات که بحضرت محمد و آل
 علیه رحمت شده نوشته شد و تصدیق از آن کرده اند باین همه مقامات و معارف خود را ذیل مشرب
 غار اکابر اولیا نوشته اند و هیچ از مراتب ادب فرو نگذاشته و دولت ندهد خدا که کس را بعبادت
 پیغمبران ایشان را منکر اولیا مقرر کرده اند عذر اللہ لهم از خداست معاذ اللہ یا از عباد است استغفر اللہ
 از بے خبری است پس حمد و عناد هر دو از کبایر است مسلمانان از ارتکاب کبایر برمی و پاک اند اگر
 بدیده انصاف مطالعه کلام ایشان نمایند هیچ اعتراضی و انحرافی ندارند و صحبت با ائمه اختیار طرق
 صوفیه که از مقریان بارگاه الهی اند سبحانه برای آن است که بین صحبت ایشان عقاید صحیح اهل سنت
 و جماعت با قوت و صفائی در آن حاصل شود و توفیق تقدیم اعمال صالحه و اخلاق حسنه مساعد گردد و احوال
 نیک و ذوق و شوق حضور و آگاهیه و یاد داشت و محبت خدا و رسول خدا صلی اللہ علیه و آله و سلم و توحید
 و تخلص دل از التفات غیر و کیفیات و معرفت و غیره که آن کبار در کتب خود بیان نموده و دست و پایی
 دل از آرزو و غفلت و تنگی نفس از رذائل حاصل شود و دل را بتری و نفرت از بدعت و معصیت پیدا شود
 و الا مریدی بیفایده بود و مریدی برای آن نیست که با عتقاد و شفاعت پیران بدعت اختیار نمایند و آنچه بزرگان
 آید بگویند و بیاباکی در افعال بکنند الحمد للہ که بهین توسل مشایخ کبار و مخلصان صادق را این امور موافق مقتضای
 این وقت و دست می دهد و نقل است که بزرگمجناب الهی سبحانه نالید که الهی بهین توفیق فضل تو در اعمال
 و اذکار تصور نمی کنم و احوال و کیفیات که در ایام جوانی من بود درین پیری نمی یابم یا تفسی گفت جوانی تو
 نزد یک بود بزرگان پیغمبر خدا صلی اللہ علیه و آله و سلم پس بعد از زمان حبیب خدا صلی اللہ علیه و آله
 و سلم موجب بعد ما بعد ان شده است انا للہ و انا الیه ما جوں بدانکه این مقامات و درجات که
 در طریق علیّه احمدیه مجددیه سلوک بود درین زمان معلوم نیست که کسی در عالم موجود باشد که بآن تواند
 رسانید پس لاکن ما واپس ماندگان است که بعد توبه و انابت در عایت نهد و در ع و صبر و قناعت
 و توکل و تسلیم و رضا و مقاماتی که در صوفیه علیهم محمول است طریق تو سطر در ماکولات و ترک مألوفات
 و عادات پیش گرفته اوقات بوظایف اعمال از نماز که در شب و روز شصت رکعت میشود و
 تلاوت قرآن مجید و درود و استغفار و کلمات طیبات معمور در ایام و بوقوف قلبی و ذکر اسم ذات باشد

یا نفی و اثبات جنائز و سائنات و نگہداشت دل از خواطر و کمال توجہ بحضرت حق سبحانہ بکمال افتقار و
انکسار و بازگشت و سفر در وطن حاصل زندگانی بدست آریم و عمر بخسارت نگذاریم و در پیشانی
چہیت بکسان زیستن بکمال استقامت براتباع حبیب خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و یکسو
نگہ داشتن ملکہ آگاہی و حضور و یادداشت راسخ داشتن کہ صاحب شرع را انکار سے بر اعمال
ظاہر و ملک را طعن بر حضور باطن نماید ہوتا یا بحمصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و دیدہ دل ہمیشہ
حضرت حق سبحانہ بنیاد باشد اللہ تعالیٰ این پیغمبر ضائع کردہ را و جمیع درستان را توفیق عمل برین
طریقہ کرامت فرماید و دوام بر دو توجہ بحضرت حق سبحانہ و توجہ بحضرت حبیب خدا صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نقد وقت فرماید آمین آمین آمین -

مکتوب عدم رسالہ پنجم

در بیان مقامات تمام طریقہ اینقہ مجد و یہ از دائرہ امکان تا بدایرہ
الاحسن و مراقبات انہا من ابتداء الی انتہا صادر یافتہ

بعد حمد و صلوة واضح باد کہ اکابر این طریقہ شریفہ مقامات قرب در عالم مثال کشف صحیح و معائنہ صریح دیدہ
تعبیر از ان مقامات بدائرہ مناسب یافتہ اند کہ آن مقامات بے جنبہ و بے چون اند و دائرہ ہم بے جہت است
والا جائے کہ خدا است دائرہ کجا است دائرہ اولی دائرہ امکان است در نصف سافل آن
سیر آفاقی دست میدہد و آن عیارت از دیدن انوار است بیرون باطن خود بر نگہا کے مختلفہ و در
نصف عالی آن سیر و سلوک نفسی است و آن مشاہدہ انوار و تجلیات است در باطن خود و ہمنام
و واقعات را اعتبار نہادہ سعی و جہد در حصول دوام حصول و آگاہی باید نمود در اینجا ذکر اسم ذات
و نفی و اثبات و تمیل لسانی ترقی می بخشد و مراقبہ احدیت صرفہ حضرت ذات کہ اسمی اسم مبارک
اللہ است می نمایند و قوت قلبی توجہ بدل و لحاظ معنی کہ نیست ہیچ مقصود بجز ذات پاک باہمت
الفاظ ذکر و نگہداشت دل از خواطر علی الدوام می باید کہ دل بے ذکر کثیر نمی کشاید توجہ بدل و توجہ
دل بحضرت ذات او سبحانہ و نگہداشت خواطر و ذکر یہ صحت الفاظ و لحاظ معنی کہ نیست ہیچ مقصود
بجز ذات پاک و بازگشت کہ خداوند مقصود من تویی و رضا کے توجہ و معرفت خودہ با ملاحظہ
نیستی خود و اثبات ہستی حضرت ذات پاک بانکسار و تضرع باید کہ دائمی باشد چون کم خطرگی یا
بے خطرگی کہ مانع توجہ و کیفیت نشود تا بچار گھڑی برس و مراقبہ معیت و ہو معسکد اینما کنتم
در ہر لحظہ و ہر دم باید نمود و ذکر تمیل لسانی تیر و این مراقبہ در ولایت صغری می کنند کہ دائرہ ثانی

است و اینجاست تجلیات افعالیه الهیه ذلال اسماء و صفات است در اینجا توحید و جود و ذوق و شوق
 در آه و ناله و استغراق و بیخودی و دوام حضور و توجه و غیره حاصل میشود و چون توجه احاطه و شش جهت
 نماید و انتظار سه نماید شروع سیر در دایره ولایت کبری می نمایند این دایره ثالث است متضمن سیه
 دایره فیک قوس در دایره اولی مراقبه اقریبت سخن اقریب البید من جبل الودید می کنند و ذکر تسبیح زبان
 موجب ترقی می شود و بخیال نیز مورد فیض در اینجا لطایف خمس اندیشگر است لطیفه نفس نصف سافل دایره
 اولی مشتمل بر تجلیات اسماء و صفات نهائیه است و نصف عالی آن متضمن اعتبارات و شیون ذاتیه
 و دایره ثانی اصول آن تجلیات و دایره ثالثه اصول آن اصول و قوس اصول آن اصول درین دایره
 دوم و سیم و قوس مراقبه محبت یحیهم و یحبون می نمایند مورد فیض در اینجا لطیفه نفس است هرگاه
 دایره اول تمام گردد مراقبه و ذکر در دایره ثانی باز در دایره ثالثه باز و قوس ذکر و مراقبه معمول است در این ولایت
 کبری که گفته اند انبیاء است علیهم السلام توحید و جود و قنایان و استیلاک و اضحلال و نسبت باطن و اسلام
 حقیقی و تشریح صادر در عالم راضل و جود و توابع وجود حضرت حق سبحانه یافتن و قنایان و ذاکل صفات و تخلق
 با خلاق نیک دست میدهد و بحصول این همه تجلیات ظلال اسماء و صفات و تجلیات اسمائی و صفاتی و اصول
 این سیر اسم ظاهر تمام می شود و من بعد سیر تجلیات اسم الباطن و حالات آن پیش می آید و این دایره رابع
 مقامات است و این سیر را ولایت علیا مقرر کرده اند در اینجا نماز نافله با طول قنوت و مراقبه مسما کس اسم الباطن
 موجب ترقی میشود بعد ازین سیر تجلی ذاتی دائمی دست می دهد و این تجلی ذاتی دائمی را تعبیر کلمات نبوت کرده
 اند و این دایره خامسه است و تجلیات ذاتیه درجات دارد اول کمالات نبوت است و در این جا مراقبه ذات
 بحت از اعتبارات می نمایند و لطیفه عنصر خاک در اینجا مورد فیض است تلاوت قرآن مجید در اینجا ترقی
 می بخشد و نکات حالات باطن و بی رنگی و بی کیفیتی لغت و وقت می شود و در اینجا در نیات و غفایه قوتها
 حاصل می شود و استدارائی بدیهی میگرد و و کشف اسرار حروف مقطعه قرآنی بحققان این درجات حاصل
 میشود و درجه دوم دایره کمالات رساله است و این دایره ششم است و درجه سیم دایره کمالات اولوالعزم
 است این دایره هفتم است درین دو دایره مورد فیض بیست و حدائی سالک است که بعد تصفیه حصول
 قنایان لطائف خمس عالم امر و تذبذب لایکث خمس عالم خلق ترکیب دیگر یافته و در حقایق سبل بعد ازین پیش
 خواهد آمد نیز مورد فیض بیست و حدائی است و تلاوت قرآن مجید مخصوص و نماز با موجب ترقی میشود بعضی
 اکابر بعد حصول کمالات ثلثه سیر حقایق انبیاء علیهم السلام مقرر فرموده اند دایره خلعت این دایره ششم است
 حقیقت ابراهیمی است علیه السلام در اینجا مراقبه حضرت ذات بجا ظاهر آنکه حقیقت ابراهیمی علیه السلام
 از اینجا ناشی است می نمایند و صلوة ابراهیمی بسیار می خوانند دایره ثانیته این دایره هفتم حقیقت
 موسوی است علیه السلام در اینجا مراقبه حضرت ذات پاک که منشاء حقیقت موسوی است می کنند درود

اللهم صل علی اسیدنا محمد وعلی اخوانه من الانبیاء خصوصاً علی کلیمک موسی وبارک وسلم
 وروی کنند دایره حجرت ذاتیه منزهه با محبوبیه ذاتیه حقیقت محمدی است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم این دایره
 دہم است درینجا مراقبہ حضرت ذات پاک بلحاظ آنکہ منشاء حقیقت محمدی است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 می نمایند دایره حقیقت احمدی این دایره یازدہم محبوبیه صریفہ ذاتیه است درینجا مراقبہ حضرت ذات
 ادبجانہ بلحاظ آنکہ منشاء حقیقت احمدی است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باید نمود در دایره حب صریفہ ذاتیه این امر دوازدهم است
 مراقبہ حضرت ذات بلحاظ آنکہ منشاء حب ذاتیه است می نمایند و کثرت صلوات اللہ علیہ صلی علی
 محمد وآلہ واصحابہ افضل صلواتک عدد معلوماً تلک وبارک وسلم کذلک درین
 مقامات ترقی می یخت بعد ازین مرتبہ لایعین واطلاق حضرت ذات است سبحانہ من بعد دایره
 حقیقت کعبه حسنی این دایره سیزدهم کہ آن عبارت از ظهور عظمت و کبریا کی حضرت ذات
 است سبحانہ درینجا مراقبہ حضرت ذات باعتبار سجودیت آن ممکنات را می کنند باز دایره حقیقت
 قرآن و این دایره چهاردهم است حقیقت قرآن عبارت از مبدی و وسعت حضرت ذات است
 درینجا مراقبہ حضرت ذات باعتبار رے کہ منشاء حقیقت قرآنی است می نمایند این دایره پانزدهم
 است باز دایره حقیقت صلوة کہ عبارت از کمال وسعت بیچون حضرت ذات است سبحانہ درینجا
 مراقبہ حضرت ذات کہ منشاء حقیقت صلوة است باید نمود من بعد مرتبہ معبودیت صریفہ است درینجا
 سیر نظری می تواند شد نہ سیر قدیمی کہ آن در مقام عابدیت میشود این است اسامی مقامات و مراقبات
 طریقه احمدیہ محدودیہ کہ تفصیل آن در مکتوبات تشریفہ مندرج است در ولایات ثلاثہ ظهور کیفیات
 میشود ازینجوی و استغراق و توحید وجودی و استہلاک و ضحلال و توحید شہودی و فناء انا و کیفیات لطیفہ قالیبہ
 ظهور تجلیات ذاتیه دائمی کہ در کمالات ثلاثہ و در حقائق سبعہ لطافت و بساطت و وسعت و بے رنگی و بے کیفیات
 نسبت باطن و قوت در ایمانیات و عقاید حقہ بهم می رسد و کسی کہ کثرت مراقبات در این مقامات
 عالی می نماید در بساطت و بے رنگی ہر مقام فرق می تواند کرد و اللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع
 والمآب

فانکہ بدانند کہ حضرت مجدد رضی اللہ عنہ تہذیب و تسلیک لطائف خمسہ عالم امر مدراجہ میفرمودند بعد
 حصول فنا و بقا و احوال و امور را بطبیعہ بہ تربیت و تہذیب لطائف عالم خلق می پدید آفتند اما فرزندان گرامی آنحضرت
 با بزم کمان و بیکر سیر لطیفہ روح و سر و خفی و اخفی موقوف داشتہ تزیین لطیفہ نفس اہم دانستہ اند کہ در ضمن سیر لطیفہ
 قلب آن لطائف را تہذیب حاصل می شود و منشاء و مقام فنا و بقا و لطیفہ روح تجلیات ثبوتیہ الہی است و منشاء
 و محصل فنا و بقا و لطیفہ سر تجلیات حیثیونہ ذاتیه الہی است و منشاء روحانے حصول فنا و بقا و لطیفہ خفی
 تجلیات صفات سلبیہ الہی و منشاء وجابے حصول فنا و بقا لطیفہ اخفی شائے است جامع از شائے (باقی صفحہ ۱۴۲)

مکتوب صد و یکم

خواجہ حسن مودود و صاحب و ریافتہ در جواب اعتراضات اول آنکے مرشد
باید کہ موافق طبائع مختلفہ طالبان بالذرائع متنوعہ اشتغال تربیت فرماید
و ہمیں آنکہ حضرت مجدد پر و اخت نسبت حضرت خواجہ محمد باقی نکردند
و ریاضات نہ نمودند و نسبت فتورے راہ یافت کلمات عالیہ چگونہ
صادر می شد بیوم آنکہ تفصیل طریقہ علیہ حشمتیہ چہارم آنکہ اولیاء
بمرتبہ بیغوثیت رسیدہ اند بسیار اند و در حشمتیہ و در نقشبندیہ و در نظر نحی
آید و در قادریہ یک ذات مبارک حضرت غوث الاعظم رضی اللہ
عنه است و ما پناہ سرب دلک

جناب فیض آب صاحبزادہ عالی نسب ولایت حسب حضرت خواجہ حسن صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ
قولکم مرشد موافق مختلفہ طبائع طالبان بالذرائع متنوعہ اشتغال تربیت فرماید ارباب بصیرت و کشف
ہمیں طریقہ تسلیک کردہ اند اما این کلینیہ نسبت انبیاء علیہم السلام بیک طور شریعت کہ ایمانیات و
عملیات و خلق نیک و تراضی در معاملات است اصلاح بنی آدم میفرمایند آن اعراض از دنیا و
اقبال بآخرت است و اہل اسلام باین یک طریقہ صلاح و فلاح یافتہ اند حضرت خواجہ نقشبند
رحمۃ اللہ علیہ بیک شغل کہ توجہ بقلب و توجہ بحضرت حق است سجانہ و آنرا مرتبہ
احسان گویند و ذکر خفیہ و اتباع سنت و ترک بدعت عالمی را کامیاب فرمودہ اند و آن حصول مرتبہ
احسان است کہ جزو سیوم دین است بسبب نور قلب بدوام ذکر و توجہ اخلاق و اعمال را مرفی فرمودہ
آن توجہ جہات سنہ را احاطہ میفرماید و سر توحید و وضع میگرد و اگر وضع نشد دین خالص مرتبہ

(البقیہ حاشیہ صفحہ ۱۴۰) الہی سجانہ در سیر لطیفہ قلب ظہور امر از توحید وجودی و در سیر روح سلب صفات از خود
و نسبت آن بجن سجانہ و در سیر لطیفہ امر از خلل ذات و در ذات او سجانہ و در لطیفہ اخفی تغیر جناب بکبر از جمیع
مظاهر و در لطیفہ اخفی تخلق با خلاق او سجانہ لغد وقت سالک شود و تا یا رکرا خواهد و میباید کہ باشد ۱۲۸

احسان حاصل است و انوار ذکر ظاہر و باطن را مستنیر میدارد به صحبت مرشد و دوام ذکر و
توجه این مرتبہ دست می دهد و بیاضات و عبادات اہل این طریقہ ہمین اتباع شریعت است و پس عمل
بغیر میت نسبت باطن را در خشان میدارد و قولکم در بارہ حضرت مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ نسبت
حاصلہ از شیخ المشایخ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ انعکاس است پیرا خست آن نکرد و در بیاضات
نہ نمود و در آن فتور سے راہ یافت و نسبت با ولہا و صحابہ ترک ادب کردہ مساوات بخیر البشر نمود
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر در نسبت فتور راہ می یافت کلمات عالیہ چگونہ صادر می شد حضرت
خواجہ کہ امام اہل معرفتہ اند و در بارہ ایشان میفرمایند علوم شہا سہم صحیح و قابل ملاحظہ انبیاء است علیہم
السلام مثل ایشان زیر فلک نیست مانند ایشان چند کس کہ مشتق باشند از شیخ احمد نقابی است مثل
ماہر زان ستارہ ما در سایہ او گم اند و علماء و عقلاء بصحت معلومات و مقامات طریقہ ایشان شہادت داد
اند و در سیر لطیفہ قلب اسرار توحید و جود و در سیر دیگر لطائف علوم و کیفیات متنوعہ و در سیر لطیفہ نفس
توحید شہودی و در سیر لطائف عالم خلق العبد العبد و الحق حق شہودی شود این است مشرب انبیاء علیہم
السلام و مبدائے شریعت بر غیر نیست است این معانی از کشفیات و تسلیکات ایشان بطالبان است سہ
ولا بیت و سہ کمالات و ہفت حقائق و طریقہ خود بیان کردہ اند و بان درجات طالبان را در ساینده این حقیر
کمترین اگر طالب خوش استعداد سے کہ تارک و خلوت گزین باشد و اوقات بمراقبات و اذکار مہمور دارد
اورا باین مراتب تواند رسانید بواسطہ سخاوت پیران کبار بحض فضل الہی سبحانہ بلکہ چندین کسان باین درجات
رسیدہ اند فالحمد للہ سبحانہ و این از کمال صدق و نہایت کمالات حضرت مجدد است رضی اللہ عنہ غرض کہ
حضرت مجدد معدن فیض چشتیہ و قادریہ و سہروردیہ و کبردیہ و نقشبندیہ و نسبتہائے جدیدہ کہ محض بر ایشان
فائز شدہ بودند خاص کنندہ مصلحت عام را چون این طریقہ جامع فیوض خاندانہائے خمسہ بلکہ ستہ
است از نسبت بر شش سیراب تو انیم ساخت شکر و سپاس نعمتہائے الہی سبحانہ و انعامات حضرت رسالت
پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و انعامات جناب ارشاد و مشکائے مقدور بیان این مجمع جرایم غیر متناہی نیست
در برابر نعمتہائے متکاثرہ جز الفعالی و عذر تقصیر من مقصر نقد وقت ندارم سالہا شدہ کہ این چنین عبارت
در حق حضرت مجدد نوشتہ بودند و حالانیز از مکارم اخلاق دور است بمریان ایشان این کلمات تحریف
نمودن قولکم و تفضیل طریقہ علیہ چشتیہ ہرگز از خاندان خاص بہرہ مند و منسوب میفرمایند فضا کل آن و نظر
او جاوہ گری نمایند و الا مشرف و فضل بر خاندان و مشایخ بقدر اتباع سفت است و تہذیب طالبان این معنی
در نقشبندیہ بسیار است تامل و انصاف ضرور است درین طریقہ از بدعت مزجے نیست و فیوض
آن عالم گرفتہ است فالحمد للہ حق تعالیٰ میداند کہ بندہ را بخاندان عالیشان چشتیہ آنقدر نیاز است
بہتر مہم کہ گویند اخلاص نقشبندیہ ندارد نان کسے خوردن و شکر کسے گفتن بحجہ خود ساختہ است حضرت

شیخ عبدالحق محدث دہلی تحقیق آنچہ شنیدہ بر آن اعتراض فرمودہ می فرمایند شما انکار پیر خود را کردید
ایشان میگویند سر کمالے کہ مرا کہ امت فرمودہ اند از علم و معرفت بواسطہ حضرت خواجہ سہروردی
می فرمایند شما انکار حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کردید ایشان میگویند مرتبہ حضرت
غوث الثقلین در اصحاب کہ ام و اہل بیت عظام محسوب است میفرمایند شما انکار اولیاء می نمائید
ایشان میگویند این کمینہ ردیہ زلہ بردار خوشہ نعمت ہائے اینہا است میفرمایند شما ہمہ سہری می
کنید یہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایشان می گویند ہمہ سہری کفر است ظاہر است ہر کہ در نعمت ایمان
و اسلام پیغمبر خدا شریک نیست کافر است میفرمایند کلام شما در مذکور خلعت اشداست امر بطلب فقر و
در مرتبہ خلعت ہمہ راست پس ہمہ را درین امر دخلی باشد از بعضی کم از بعضی زیادہ مفایح زباین پیغمبر خدا
را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عنایت شد فتح بلاد بعد پیغمبر ہر دست خلفا و سلاطین نادر واقع شد این
فتوح موجب ثواب آنحضرت است الدال علی الحین کفاعد تادبالات تفسیر و جزئیات فقہ و
وقالی تصوف ہمہ از کمالات آنحضرت است ظہور آن موقوف بر اشخاص خاص در وقت خاص بود
و ہم است کہ بعد پیغمبر خدا این کمالات بآن حضرت لاحق شد بلکہ ظہور آن کمالات در این اوقات
شده از غلبہ احوال و در ہم فرق نمیشود گفت شیخ عبدالحق محدث در ترجمہ فتوح الغیب حضرت غوث الاعظم
بعضی معانی بر قلوب عرفاء می آید عبارت از ان قاصر است تسلیم آن اولی قلت شیخ ابن جنین میفرماید
و با حضرت مجدد جنگ دارد المعاصرۃ اصل المناظر حضرت شیخ در ترجمہ عبارات آدینختہ
است از آیات ظواہر است کلام حضرت مجدد از مقامے ناشی است و نظر ایشان بر مقامے قاصر تہجات
از غلبہ حال یا از امر الہی یا ترغیب طالبان یا بحدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحقیقی کہ در کمالات
سطحیات می نمایند در اینجا نیز ہمان می تواند شد قولکم اولیاء ہر مرتبہ مغوشیت رسیدہ در چہشتیہ بسیار
اند و قادر بہ ہمہ ذات حضرت غوث الاعظم است لے در خاندان قادریہ حاجی نشہ و شاہ قبص
میران عبد اللہ شاہ ابو المعلے شاہ کمال کہتبی رحمۃ اللہ علیہم مثل اینہا عزیزان بسیار گذشتہ اند و درین
دیوار و احوال خلفائے کہ در دیار دیگر اند بسیار اند و نقش بند یہ خواجہ محمد باقی حضرت مجدد و پسران
ایشان حضرت آدم بنوری میر ابو العلی و مثل اینہا بسیار اند اقطاب و غوثان مریدان ایشانند محبت
بخاندان چہشتیہ بر این تحریر باعث است آن جناب را سلمکم اللہ تعالیٰ و الباقی علمائے شریعت
مصطفوی صلی اللہ علی صاحبہا بر صوفیہ علیہ کہ ریاضات شاقہ و شدات و رابغنیات و انواع
اشغال کہ بآن ملہم شدہ باشند نہ آن است کہ از جوگیہ گرفتہ اند از عمل بندہ میر منع است و ضرر بہ کہ
در ان اذکار می نمایند اعتراض دارند یعنی این شریعت بر توسط اعتدال است قلت اگر مجاہدات شاق
باشد و نفس تاب آن نداد و این اکابر معمول نمی کنند پس رعایت نفس کہ در حدیث تشریف آمدہ نفس را

برو تھتی است بیداری باشم و نماز و عبادت و خواب می کنم برائے راحت نفس ہم میفرماید خلاف سنت
 از بزرگان تجرینی شود حضرت خواجہ بابائے طریقہ بر توسط اعمال قلمی اندر عزاء اللہ خیر الخیر و با حضرت
 غوث الثقلین ابن جوزی انکارے داشت و بر سلطان المشایخ نظام الدین اولیا رضی اللہ عنہ تابعان
 ایشان گویند ار حضرت آدم علیہ السلام تا زمان ایشان این چنین آثار ولایت از بیچ یک ولی ظاهر نشدہ
 گویند کہ ہر کمالی کہ انبیاء و اولیاء و علماء داشتہ اند سلطان المشایخ جامع آن است باین ہمہ کمالات ہر
 ایشان احتساب کردہ اند یکے گفتمہ از دریای گذشتہ ام کہ انبیاء علیہم السلام بر ساحل آن ماندہ اند و لاری
 انفع من لواء محمد خاتم النبۃ ابن ہمہ اسرار از من کہ خاتم ولایتیم کسب نمایند گفتمہ اند پس ولایت را فضل
 بر نبوت ثابت شد تابعان توحیات این سگریات کردہ اند بر طریقہ حضرت مجدد جائے اعتراض نیست
 و تا ولایت و توحیات بعضے کلام کہ منظون الا کلام است خدا کردہ اند و مخلصان نیز مردان اذان تاویل
 چشم پوشیدہ زبان طعن دبا کردہ اند و ما مردان بحسن ظن و عدم طعن اعتراضات را کج است و مردم و
 جواب اعتراض مسلم غرض باین کثرت و وسعت و انوار و حالات کہ ذہ لطیفہ و علوم و کیفیات آہنا و نہادہ
 از ان بیان فرمودہ اند کہ ام طریقہ است لیک فضل متقدم راست بسبب تربیت و تلقین اللهم انزل الحق
 حقاً و اهدنا الصراط المستقیم تذکیر آئینہ گویند فلا نے از فلا نے فیض یافتہ فیض بمعنی ریختن
 و القا است ہمین صحبت انوار و کیفیات از حق سجانہ بردل اظہار شدہ و این انوار و کیفیات دل را مردانہ
 ماسوا و گرم بجزت جناب کبریا ساختم آند و از سخت بر لبست و راہی بلبیب ہویت یکشا و از زوا و خلوت
 و ذکر و عبادت بحیہ او کردند این است معنی فیض و این حالات از نقش بندہ شائع گردیدہ و سماع بے
 مزامیر مختلف فیہ است جہاز آن نیز باین مقام گرمی و حرارت پیدا می شود و بیتاب می نماید ذوق و شوق
 کہ باین گرمی دست و دلبالہ باعث ترک و تخرید میگردد پس فیض از نقش بندہ بسیار حاصل شدہ حضرت
 سلامت درین تحریر با کہ بوجہی نوشتہ شدہ فضلیہا رفتہ آنجناب صاحبزادہ اند سخن و از مناسب نیست
 از خرائی احوال خود چہ نوشتہ شود عمر کبسل و لطالت گذشتہ مدین شدت ضعف و سیری تدارک کجا اللہ
 قلے بواسطہ حضرت غوث الثقلین و حضرت شاه نقش بندہ حضرت مجدد گمان اول عمر و اسطوخار
 آن معاف نمودہ سیات را مبدل بحسنات فرایدہ رضائے کہ مخطوبان نباشد و اشتیاق قلے جانفزا
 لازم حقیقت دل و جان عطا نماید مگر کہ دل ابن مبین پر خون شدہ بنگر کہ ازین سراسرے نافی چون
 شدہ مصحف بخت و پابرد و دیدہ بد دست و پاپیک اجل خندہ زمان بیدار شدہ و این مرگ کرامت فرایدہ
 آمین

مکتوب صد و دوم

بسید احمد بغدادی در جواب عرضہ کہ مشتمل بر اظہار ملال مزاج مبارک

جناب حضرت ایشان و منبری از غسرت ظاہری خود بود و صدوریافتہ مع بعضی انصایح و مایناسب و لک

سید صاحب عالی مراتب حضرت سید احمد لعلی علیہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
عنایت نامہ تحریرہ بلست و منقلم ربیع الثانی چہارم جمادی الاولی رسید سرست بخشید و رفع انتظار نمود
نوشتنہ اند کہ تو از ما کہ در ستہ و نا خوشی داری و جہ نا خوشی معلوم نیست استغفر اللہ این چہ حرف است
و جہ شہادہ و عزت و شرف این گمترین درویشان است کثر اللہ امثالکم و این وہم ہا ز دل دور
فرمایند اگر در راہ موافق است البتہ توقف ضرور است ہزار اسباب مزاج شما موافق نیست بہر حال دل عزت
نمایند شہر لبت دارند و مشغول بجدایا باشند و اچیلے طریقی مانتا بید بار با نوشتہ شد کہ در خطاب و القاب
این حقیر اعراق نکنند خطوطہ کے طولانی موقوف دارند معلوم نیست کہ چہ را بذرانی نمی شود در این قدر نوشتن
کفایت می کند حضرت سلامت اسلام علیکم ورحمۃ اللہ الحمد لعلی انجا خیریت است و خیریت شما مطلوب
و بامر شما تلقین طریقی می کنم تا بہ ہم میرسد الحمد للہ سعی نمایند کہ جمعیت و توجہ و حضور و جذبات و واردات
در دلہا پیدا آید و در لطافت دیگر نیز تماشائے زمین و آسمان و ہمیشہ و دوزخ براسے ترغیب کو دکان
خوب است و اہل محبت سوزے در جگر و انگشتہ و رخط و از آئینہ و ست بسردارند تا چہ پیش خواهد آمد
و نہ کہ بندہ پیش کسے نکند و ترغیب نمایند حاصل سیر و سلوک شخصت سالہ من ہمیں چہا خیریت
ولس این خوبی استعداد شما را است کہ مردم با این حالات پیش می آید دل شکستہ و سینہ پرشتہ و
جان ملسستہ و دیدہ بدیدار جان فزایستہ می باید سہ ہمہ اندر نہ من بتوان این است یا کہ تو طفلی و
خانہ رنگین است و رویت حضرت حق سبحانہ و زیارت نبی برحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہترین
مطلوبات است خطہ رسدہ اوائل ربیع الاول بہستم آن رسیدہ بود و جواب آن فرستادہ شد
و در جواب آن ہمیں مطلب تحریر بود از نگلی نوشتہ اند قاف و فقر قاف و قاف قناعت و راوریانست
این اشارتہا در نظر دارند پس ما شما این خدا اختیار کردہ ایم شکایت چیست غیر مرون بیست
فرہنگی و گم و در نگیر و یا خدای جلیلہ گم استقامت در ضا و شوق لقائے جان فزا و دوام عافیت
و دیگران حاجاتہا وقت خود و بعد فراغ نفس نماز مساکت نمودہ باشند جمعیت میشود و بدو ملی جمعیست
خواطر جمع دارند بندہ از دعا غافل نیست و السلام بغیر زبان و در سنان سلام و التماس دعا

مکتوب صد و سیوم

بہ نواب شمشیر خان در دعائے ترقیات ظاہری و باطنی با بعضی مطالب

در جواب عرضیه ایشان صدریافته

فروا بیا صاحب والا منقلب عالی مراتب تلمظ فرما کے مخلصان ترقی خواہ جمیع مطالب تو اب
 شمشیر بہا و سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ترقی و ایمان و عرفان گو یا حضرت حق را
 مشاہدہ می نمایند ترقی و اسلام کہ در اعمال ظاہر خطی کامل در ذوق حب الہی می افزائند ترقی در محبت کہ
 بسوز و درون بنالہ و لکشا شوق را تازہ میدارند و ترقی در صداقت کہ عمر براخلاص صدیقان میگذازند ترقی
 در جاہ و دولت دنیا کہ جہاں را یکام بخشی معهود دارند و عاصی عافیت و کامیابیاں مژدہ می شود و کامیابی
 نمی شود مگر حصول این ترقیات اللہ تعالیٰ ازین مطالب ما را و شمارا برہ کامل عطا فرماید و بدوام اذکار و
 اشغال ہمہ را ازین مقاصد مخطوط دارد و در زشدرہ کہ عنایت نامہ درود نموده باخبار خیریت ذات والا
 صفات مسرت رسانندہ الحمد للہ مرقوم بود کہ سہ کس حافظ قرآن نجید مقرر نموده در باندہ بقریب سہ کس
 بست بارہ ہر روز بخواند این قدر تلاوت مشکل می شود منزل خواندن در وقت آسان است مگر پیچیدہ
 ہمیں است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اما بزرگان ما خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امیر المؤمنین عثمان
 رضی اللہ عنہ در یک رکعتہ ختم می کردند و حضرت فحوت الثقابین و حضرت خواجہ معین الدین رحمۃ اللہ
 علیہما ہر روز یک ختم قرآن میفرمودند و باب شوق و محبت زیستن در عبادت می گذارند زندگی بے بندگی
 بکار نیاید السلام اللہ تعالیٰ خوش و خرم ہمہ جا دارد کہ گوشہ چشم عنایت بحال فقیران دارند بخدمت دین
 و جمیع اعراس سلام و ستوت ملاقات و تاکید نماز و ذکر و صلوات بر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و استغفار و کلمات
 طیبات و رضائے آنجناب بفرمایند۔

مکتوب صد و چہارم

بہ سید احمد بغدادی در جواب عرضیہ ایشان معہ احوال خالقہ عرش
 اشتباہ و طریقہ توجہ نمودن و بیان مقام اجازت طالبان

بخدمت شریف سیادت و منقبت مرتبت صاحبزادہ عالی نسب حضرت سید احمد بغدادی
 صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام منور و دعا کے برآمد مطالب ترقی و جہات واضح می نماید الحمد للہ کہ
 فقیر عنایت الہی سبحانہ بخیریت است و شب و روز بچلقہ و مراقبہ بانبارع پیران کیا رحمۃ اللہ علیہم اوقات
 خوش دارد و طالبان گاہے صد و ہفتاد گاہے از ان کم بالفعل صد و چہل باشند می باشند وین کثرت
 توجہ کم میشود و یک می گویند ما را فایدہ می شود اگر کسی کس نبوت بیاندازد جمع جذب و حضور و واردات حاصل
 شود بسیار باینہا لقمہ است و آنجناب ہم فرمودہ بودند پیشانان خود را بی گزیدہ اند و می کنند با خود بفرمایند

در عمر همین بالقائے نور و جمیعت و حضور شغل نموده ام اللہ تعالیٰ قبول فرماید و بفضل خود بواسطه آنجناب
و دیگر مردم که بعنائیت الہی فیضهایانته اند طریقہ مرایا پیدا روباتی دارد و عنایت نامہ دیروز رسید سرترا
بخشید و آردن خطوط بسیار خوش میشود شدت انتظار نکرد و آشتی بود الحمد للہ کہ بعنائیت الہی بواسطه
کثریہ آنجناب رفع شد از ترقیات باطن شریف و مستفیدان نوشته باشند بہمت و توجہ بالنجا بجناب حضرت
حق سبحانہ بواسطه مشاکح کوام رحمۃ اللہ علیہم و خود را در خیال این فقیر را منتخیل نموده و در ترقی طالبان سعی فرماید
ہر گاہ حضور و جمیعت و توجہ و جذبات و واردات مطالع عالم امر را دریابد
توجہ بر لطیفہ نفس نمایند پس بطالع عالم خلاق و دیگر درجات باید نمود کہ
راکہ حضور قلب و لطیفہ نفس حاصل شود قابل اجازت است و آنچه از تقدیر ملائکہ و ملائکہ مہور نماید شکر
و استغفار لازم شناسند مطالعہ و ملاحظہ بکنند کہ این ناموافق چہ رسیدہ و از ان احراز و احب شناسند
حضرت مولوی بشارت اللہ صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ یکسال و بیس جا بوده بوطن رفتند خدای العفو و
اعرض عن الجاہلین خلق کریم خود نمایند و مراد و عایا و دارند چہ خوش بود کہ در بغداد شریف کان دیار بعائیت
رسیدہ اشاعت طریقہ فرمایند از دوستان سلام و بدوستان سلام رسانند :

مکتوب صد و پنجم

بمولوی بشارت اللہ صد ر یافته در اطہار افتراے بعضی مردم کہ تکفیر
تاکلان توحید و جودی و تفصیل طریقہ خود بر طرق دیگر بجناب حضرت الشیخان
نسبت کردہ بودند و ماینا سب ذلک

مولوی صاحب والامناقب عالی مراتب حضرت مولوی بشارت اللہ صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ قبل ازین خطے بنام شریف در خط حضرت ابوسعید صاحب فرستادہ شدہ حق
تعالیٰ برساند مزاج فقیر بدستور است و ضعف مستولی و ازندک حرکت تشو و تنفس می شود و مرصنہ و دیگر عا
فرمایند کہ حق تعالیٰ عاقبت بیکر کند ملا عابد آمدہ گفتند کہ بزرگان لکھنؤ میگویند کہ غلام علی شاہ تکفیر
قایلان توحید و جودی و تفصیل طریقہ نقشبندی بر جمیع طرق اہل اللہ می نماید کبریت کلمتہ تخرج
من افواہم ان یقولوا لا اکاذبا فقیر می گویم کہ کہ خلوت و ترک و تجرید و ریاضت و مجاہدہ و
کثرت از کار و عبادات مغلوب محبت میشود و این کلمات بگوید از سرکہ محبت معذور می تواند شد و
بتقیید و خیال بختن و ہم بستن و مطالعہ رسایل توحید این امر ازستان محبت بر زبان آوردن جاہز نیست
قاضی منع کند کہ بجناب قدس الہی بے ادبی نکند و در وقت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و اصحاب

گرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ازین توحیدات مذکورے نبود بعد زمان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم این امر
سکریہ ظہور یافته پس آیات و حدیث را بتاویل تا بلع این معرفت نمودن طریقہ ساختہ اند و تطبیق معرفت
حضرت مجید با معرفت حضرت شیخ ابن عربی از توفیق علمی است نہ در حقیقت و واقع بدانکہ تفضیل
یکے بر دیگرے بے حجت شرعی آیت محکمہ حدیث صحیح و اجماع نمی تواند شد پس آنچه این ذمہ مشہور کردہ
اند نسبت باین فقیر افتر او کذب است کفی بالمساء کذب ان میجدت بکل ما سمع موم بے تحقیق
بخدمت بزرگان سخنان غیر واقع میرسانند مگر کسی کہ در صحبت او تصفیہ و تزکیہ و اتباع سنت و تہذیب اخلاق
و احوال محبت بطالبان بسیارے رسد او را فضل ثابت است بلے او لیبار خاصہ ہا است بآن خصال
از یکدیگر امتیاز دارند حضرت مجدد ہمین ترتیب حضرت خواجہ بطریق جدیدہ رسیدہ اند و آن طریقہ متضمن
لطائف عشرہ و احوال و انوار و اسرار بسیار است و سوائے آن نیز حق تعالیٰ ہر کرامی خواہد بآن مراتب
میرساند فلشرفی لکرمادون ہمتان کجا و آن مقامات کجا الا ان یشتاء اللہ در سیر قلب اسرار این معرفت
و در سیر لطائف دیگر معرفت توحید شہودی و در سیر لطائف عالم خلق الحق حق و العبد عبد ظاہر میشود
کہ مشرب انبیاء است علیہم السلام فرمود سیر یا حضرت مجدد اسرار و معارف توحید در سیر تجلیات افعالیہ و
صفاتیہ پیش می آید و در سیر تجلی ذاتی و دائمی عبدیت محضہ العبد عبد و الحق حق عیان میگردد آن مشرب
انبیاء است علیہم السلام و کسانے کہ بتجلی افعالیہ و صفاتیہ رسیدہ باسرار توحید زبان کشادہ و رسایل توحید
بنوشتہ اند ممکن است کہ از آنجا ترقیات کردہ باشند چنانچہ این فقیر اول علم این معرفتہ داشتہ باز
بعیان و ہتھود مبدل شد باز بہ جذب عنایت حضرت حق سبحانہ بواسطہ حضرت شیخ المشائخ حضرت
خواجہ معارف حضرات انبیاء گرام مشرف شد فالحمد للہ کما ہوا بلہ عجیب عجب شمار اترک طمانیت
در رکوع و سجود و قوسہ و جلسہ طیارے می نمایند و شنیدن تار و نغمہ و تغزیہ ہا و صورتصاویر
سبحیہ دارند معاذ اللہ ثم معاذ اللہ اکابر چشمتیہ و قادریہ رحمۃ اللہ علیہم ما مریدان را باین بدعتہا
نفرمودہ اند اناللہ مسلما فی اگر انبیسست کہ حافظ دار و مدار اقامت دین خود باید داشت بگرم شاید
رحمت ظہور فرماید و فلا حے و صلا حے بمنظر آید حال مشائخ و پیران باین تباہی باشد مریدان طوط
مستقیم و دین قریم را کم می شناسند

مکتوب صد و ششم

بہ سید امین الدین در جواب عرضیۃ ایشان کہ درخواست اجازت
تعلیم طریقہ نمودہ بودند صد و ریافتہ مع بیان بعضے روش طریقہ

میر صاحب عالی مناصب حضرت سید امین الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم
 ورحمۃ اللہ از روئے کہ تشریف بآن صوبہ بردہ اند و قطعہ عنایت نامہ رسیدہ بیک مضمون کہ
 احوال باطن خوب است و در ترقی و کسے را توجہ کردہ می شود و تاثیر میشود و اجازت نامہ طریقه
 نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم بفرستند طریقیہ این بزرگان جمعیت و حضور و جذبات و واردات است
 و انوار نسبت تمام بدن را احاطہ کند اگر این امور حاصل است و بدیگران میرسد اجازت است
 بآرک اللہ فیما اعطاکم فاختہ حضرت شاہ نقشبند و پیران و خلفاء ایشان خواندہ و بندہ را در دل
 فاشہ بہمت و توجہ نمایند کہ یکہ از بندگان رسیدہ است و در دل طالب در آید و حرکت پیدا شود و ہمچنین بر لطیفہ
 و بعد ذکر شدن لطائف توجہ کنند کہ انوار جمعیت و حضور از بزرگان کہ رسیدہ است در دل طالب فاش
 شود و باز توجہ بر اسے انجذاب قلب کردہ باشند تا انجذاب بعقود و ہمچنین بر ہر لطیفہ و در ہر لحظہ و لمحہ
 از پر و اخت نسبت باطن و نفی خواطر و دوام توجہ و دوام ذکر لازم گیرند تا فرو آں حسرت و انفعال حاصل
 نہ شود صلی اللہ علی اخیر خلق محمد وآلہ و اصحابہ و بارک وسلم و بدوستان و عزیزان سلام و التماس عارسانہ
 ظاہر باعمال صالحہ آراستن و باطن از خواطر و آرزو و غفلت پیراستن معمول مقربان بارگاہ الہی است بجانہ
 ۵۰ این کار دولت ست کنوں تا کرار شد توجہ و آگاہی را حقیقت ذکر و نسبت باطن گویند ہر گاہ این حضور
 و آگاہی در بے خطرگی یا کم خطرگی با کیفیت قلبی دست دہد آنرا اندراج نہایت در بدایت گویند

مکتوب صد و ہفتم

بمولوی عبدالرحمن شاہ بھمانپوری در جواب معنی ایں دو شعر صد و بیست و نہ

یا تیر نہ گیر و مردانہ بزن ؛ تو علی وار ایں رخسیر بکن

یا چو صدیق و چو فاروق مہین ؛ ر و طریق دیگر آنرا بر گزین

معنی بیت اول جہاد اکبر کن بانفس تا تہذیب آن حاصل شود و معنی بیت ثانی جہاد اصغر
 بکن با کفار و اعمال ظاہر لازم گیر کہ عاقل است میدانند کہ امر جہاد اکبر و جہاد اصغر بہ اصحاب را است
 رضی اللہ تعالیٰ عنہم سر و جہاد اصحاب میگردند و متابعت در اعمال ظاہر لازم می گرفتند صبر و توکل و
 تسلیم در رضا اعمال باطن است و تلاوت و تہجد و صدقات اعمال ظاہر ہیچ مسلمانی نیست کہ این اعمال
 ظاہر و باطن نکنند و الا مسلمانی گجایس بہ ترک اعمال باطن و اختیار محض اعمال ظاہر مسلمانی درست نمی شود
 در حق صحابہ این گمان را فضیلت است قرآن مجید و درج صحابہ نازل است احمقان نمی فهمند مگر مناقب
 جزئی کہ از حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم مروی بسیار است بآن مناقب ففضل ثابت
 نمایند قدم اسلام و اخوت و قرابت و درج حضرت خاتون جنت بودن و در خیر برورد لایست گشتن

و عمر و دو رکعتش این چنین مناقب و رحمة شما عشره نقل کرده باشد هزار رکعت میخوانند و انظار بسوی حق می نمودند و ختم قرآن مجید و سایر عتبات میفرمودند از حق سبحانه محبت اهل بیت عظام و محبت اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بر کمال میخوانیم اهل بیت ایزد یغیر خدا و اصحاب کرام مروج دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بنده این چنین مذکور است تمییز هم مرگ و آخرت مراد بیافیه است اللہ تعالیٰ لیساطه اصحاب کرام و اهل بیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم غامه بجز فریاد آیین عقیده حضرت غوث الشقین و حضرت شیخ شکر رحمة اللہ علیہما که تمییدات سلمی و رعقاید نجف حضرت نظام الدین اولیاء در حق کرده اند و عمل بوسلیمت و کرم بدعت و اعراض از افراط و تفریط و رافض و خوارج اللہ تعالیٰ مامور است که است فرایده حاجات داین حاصل شود آیین ظاهر است که این و شعرانه شنی حضرت تلامی روم نیست ایشان از کمال اولیاء و علماء اهل سنت و جماعه اند رحمة اللہ علیہ و تفصیلی نیستند آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اگر سر علم باطن بحضرت امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ می گفتند و بدیگران نمی فرمود خلاف این آیه می شدانا ارسلناک للناس کافقہ یس علم ظاهر و باطن بهمہ مسلمانان ارشاد کردند حضرت امیر میفرمودند علوم و احکام که بهمہ اهل اسلام میفرمودند همان علوم بما گفته اند پس بقول صوفیه تخصیص علوم باطن بحضرت امیر ثابت نمی شود و از این و واجبات و اخلاق و حسن معاملات و جهاد و صغر و جهاد اکبر و اتباع سنن بدی و اعراض از دنیا و اقبال با آخرت بهمہ را تکلیف کن کردند بقول این ارشاد تصفیة قلب و تزکیة نفس و مرتبه احسان کامل که تمام بهمہ اصحاب را حاصل شد مگر از صحابه رضی اللہ تعالیٰ عنہم کثرت خرق عادات مروی نیست که ظهور و خلاق موجب فضل نمیشود از اولیاء آنقدر کرامات مروی است که از اصحاب کرام مروی نشده و چه فضل ترویج اسلام و موافقت مسلمانان و اشاعت علوم دین و اجتناب از بدعت و محدثات است گفته اند آنقدر مناقب حضرت امیر مروی است که از اصحاب بنفول نیست لیک فضل حضرت شیخین راست رضی اللہ تعالیٰ عنہما برائے ظهور بکثرت آن امور را بعد از اینها

مکتوب صد و ششم

شیخ غلام مرتضیٰ صدور یافته در جواب عرفیه مع طریق ذکر اسم ذات
و نفی و اثبات و مراقبه احدیت و محبت و دیگر نصایح ضروری

بخدومت شریف شیخ صاحب مهربان شیخ غلام محمد مرتضیٰ صاحب سلمه اللہ تعالیٰ ابدا سلام علیکم و
رحمة اللہ کذا ازش می نماید قیمة کریمه درود نمود مسرت رسانید و مندرجه اش واضح شد درین ضعف پیری و

مرض حرکت سفر ہرگز مناسب نیست در خلوت نشسته و در اختلاط بروئے خلق بستہ باستغفار
 و نماز از گدشتہ ارباب و حسرت از آئینہ تاج پیش آید و تلاوت و رعد و قضا کے مافات و ذکر اسم
 ذات و لفظی و اثبات لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بطریقہ معمول است بلحاظ معنی نیست ہیچ مقصود بجز
 ذات پاک اگرچہ متوسط برائے ذوق و شوق سم کردہ شود مضایقہ ندارد و دوام توجہ بحضرت ذات
 و لفظی خاطر و رجوع بمشاخ کرام کہ بہت متوجہ ایشان است رحمۃ اللہ علیہم اوقات معمور و آشنی موجب
 قرب الہی است سبحانہ اللہ قالے توفیق کرامت فرماید آمین این پیر عمر ضلح کردہ فرصت ندارد کہ ہا میں
 اعمال پودانہ و دیرین پیری و ضعف قوی و مرضی کہ تلاوت و نماز متعسر است دے مدبر خواستہ و برائے
 استغیا و وضو و فتن متعذر و در مسجد و مزار پیر خود حاضر شدن کہ گویا کج رفتن است تو ائم رفت کثرت
 توجہ و ورود باب حاجت برائے دعا بسیار شدہ الحمد للہ تشبہ بعضا بحین کردہ می شود من تشبہ
 بقوم فهو منهم انشاء اللہ تعالیٰ امن و این نعمتہا کے سکاثرہ متوافرہ حضرت منعم حقیقی ہم نوالہ و
 احسان ہائے کثیرہ حضرت رحمۃ العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و انعامہائے لا تعد و یحقی حضرت
 پیر و مرشد برحق رضی اللہ تعالیٰ عنہم و جزا ہم اللہ سبحانہ عنی خیر الجزا گیا ہی ضعیفہ را اینواختند و خاک افتادہ
 را از نالت خواری و در ساختہ اللہ اللہ اگر بر دید از تن صدر زبام و تجامن شکر یک نعمت گذارم
 چو گویم و چہ نوسیم کہ این لاشی چہ معاملات جامی ظہور یافتہ و چہ سلوک ہائے خوشحالی بر عرصہ مر و رشتافہ و ان
 تعد و الجمۃ اللہ لا تخصرہا اگر عاشق است فراغت و فراغت ہیچ یکے از اجداد و مرا عشر عشیران
 میل شدہ و اگر معاد است فیوض و برکات و کرامات معلوم نیست کہ درین وقت کسے را باین حالات و احوال
 فراغت باشند سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون و سلام علی المرسلین و الحمد للہ رب العالمین
 و قیہ مراقبہ حدیث می ہوا اللہ سبحانہ موصوفہ بجمع کمالات و منزہ از جمیع نقصانات و در لحاظ داشتہ توجہ
 و ذکر و نگہداشت معمول است و وقتہ مراقبہ معیت و ہو معکما اینما کنتم مفہوم معیت حضرت حق سبحانہ
 و در لحاظ داشتہ کہ با ما است بل و جان و بدن شعل می نمایند بزرگ و توجہ بقلب و ذکر چند کرت معمول است
 مبنیٰ و تمام بدل این دعا ۱۵۰ خلا قربان احسان شوم و این چہ احسان است قریانت شوم و مقصود
 من قوی عجزت و معرفت خودہ انچہ از ذرا فاضل نماز میسر شود معمول است زبان از لایعنی و لغو و غیبت و سخن چینی و
 عیب بینی پاک می باید استغفار برائے خود و مسلمانان و برائے کسے کہ حق او ثابت است یا بطعن و لعن و
 غیبت و بدگویی سوا خذہ اثابت شدہ لازم است و انفعیل از گدشتہ و حسرت از آئینہ لعدوت باشد
 شیخ فضل علی پیر ایشان سلمہا اللہ تعالیٰ برین فوشتہ عمل فرض شناسد و السلام و ہمہ عزیزان و دوستان
 بقبول سلام دعا کے خیر برائے این ناچیز نمایند سخن کم کردن کم و خلق ہدن و کم خفتن و دعا ہر امر توسط نون

و دوام ذکر این است طریقہ طالبان حق سبحانہ در ادنی حرکت و نماز تشدد و تنفس و کوفت ساق و دامن می شود اسباب حیات قوت اعضا نمائندہ ست محض بارادہ قادر قوی سبحانہ صورت حیات باقی ست
 خدا یا بحق بنی فاطمہ کہ بر قول ایمان کنی خاتمہ و مغلوب احوال محبت و در شہود حضرت حق سبحانہ مرگے میجو اہم و آرزو کے معنی این بیت ابن یمن کبروی دارم منکر کہ دل ابن یمن پر خون شد منکر کہ ازین جہان فانی چون شد مصحف بکف و پیا برہ و دیدہ بدوست و بابیک اہل خندہ
 زنان بیرون شد

مکتوب صد و نہم

بخدمت علماء و فضلاء و غیرہما از شرفائے کدوسائے اعلیٰ روم

صدربافتہ و ربیان احوال مولانا خالد سلیم اللہ تعالیٰ

بعد حمد و صلوات بخدمت خدام ذوالاحترام علماء و فضلاء و حفاظہ امرا و حکام و شرفاء آندیار کتب آثار گذشتہ میشود کہ مجمع فضائل ظاہر و باطن مولانا خالد سلیم اللہ تعالیٰ با اشارات غیبی در ہند و شاہجہان آبا و نژاد محقر لاشی عرسیدہ در طریقہ نقشبندیہ مجددیہ مصافحہ بیعت نمودہ با ذکر و اشتغال و مراقبات در خلوتے پرواقتند بعنائیت الہی سبحانہ بواسطہ مشائخ کرام ایشان از حضور و جمعیت و میخودی و جذبات و واردات و کیفیات و حالات و آثار حاصل شد و مناسبست بہ نسبت قلبی نقشبندیہ دست داد و باز توہیات بر لطائف عالم امور و لطائف عالم خلق ایشان کردہ شد و باین توہیات بنی از دیار ہائے نسبتہائے حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ بہرہ یافتہ و باین حالات و مقامات اجازت و خلافت کہ در تلقین و ارشاد طالبان ایشان را وادہ شد و در وطن رسیدہ بریاضات و پیر و اخت نسبت باطن مشغول شدند و ایشان را قبولے پیدا شد و بعنائیت حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ اشاعت طریقہ نقشبندیہ در ان دیار نمودند و الحمد للہ دست ایشان دست من دیدن ایشان بدین من و بستی ایشان و بستی من و عداوت ایشان بمن میرسد و مقبول ایشان مقبول پیران کبار من اعنی حضرت شاہ نقشبند و خواجہ احمد و خواجہ محمد باقی و حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہم تعظیم و احترام ایشان بہ مسلمانان آن ملک و عا خیر خواہی و مزید حیات و حفاظت ایشان برین فقیر واجب است خیر الناس من یفیع الناس وجود ایشان با غنیمت دانند و محبت و دوستی و رعایت آداب آن صاحب شہادت و حدیث دین اسلام چہاں چہ ضرر و فواید و اعمال و ایمان و مرتبہ احسان و تصدیق حقیقت مرتبہ احسان جان و دین من است سبحان اللہ خدمت ایشان این مرتبہ دست میدہد و توفیق اقبال با معرفت و اعراض از دنیا

نقد وقت میشود و قرآن اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم فیض از پیغمبر خدا میرسد که سکینه و طمانیت قویه
درست میداد و فیض ازان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برد لها کے اولیاء رحمۃ اللہ علیہم وارد شد
بیتانی ماد اضطراب و دلوره را باعث گشت نعره های حضرت شبلی رحمہ اللہ از عجایب احوال
صوفیه گفته اند در صحبت حضرت خواجہ باقی باللہ میر محمد نعمان و مرزا مراد بیگ و رحم اشرف ابن ہر دو ازین فقیر
استفادہ داشتند نعره و آواز بیتانی ہا بسیار حاصل می شد و در خاندان حضرت میر ابو العلی نقشبندی آہ و ناله
بسیار است اگر در اصحاب مولانا خالہ ابن امیر نظام شد نہرو خوبی مولانا خالہ راست نہ جائے طعن نادانان
و این فیوض پیغمبر یا بخصایص محل مقتضی صیاح و بیقراری بہاست و فیض از پیغمبر یا بخواجہ نقشبند رحمہ اللہ
رسید استہلاک و انحلال و نسبت اصحاب حضرت خواجہ نقشبند بر سرایت نمود و فیض از پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بر باطن حضرت مجدد و دیانت جامع این حالات مسطورہ اولیا و رحمۃ اللہ علیہ و شامل
کیفیات نسبتہا کے اصحاب کرام رضی اللہ عنہم کہ بس عالی و لطیف و میرنگ از بجلی ذاتی دائمی ناشی است
و تمام بدن را بجزبات و واردات میرساند و از لطافت عالم امر و عالم خلق برتر است سبحان اللہ و
بسمہ الحمد للہ کہ مولانا خالہ از جمیع حالات و درجات فیوض از بجایہ یا یافتند و مناسب استفادات
طالبان افاضہ آن می نمایند این چنین گویند یا باب دران ملک باشد سعادت آن زمین و ستفیدان بالیقین
است در بیج عصرے و قرنی از قرون صوفیہ این چنین مجامع و کثرت فیوض را معلوم نیست کہ باشد
تا بنیدایشال و اخلاص و محبت و استفادہ از ایشان واجب است حضرت مجدد و اصحاب کرام حضرت
خواجہ محمد باقی و حضرت آدم بنوری و اصحاب حضرت مجدد و مولانا خالہ و اصحاب ابن لاشی امتیازہ ما دارند بلکہ
ایفقد کثرت فیوض و محبت آن اکابر ہم نبود الحمد للہ ثم الحمد للہ اید او عداوت حاسدان از خدمت
حضرت مولانا دفع نمایند و ثواب رسند و لاتی سبحانہ ناصر و معین کافی است ہمراہ اخلاص میگیند
حضرت مجدد و طریقہ چشتیہ و قادریہ و سہروردیہ از الدخود و کبرویہ از مولانا یعقوب صرنی گرفته استفادہ نقشبندیہ
از حضرت شیخ المشائخ خواجہ محمد باقی نمودند و در اندک زمانہ با سرار و افوار و حالات و کیفیات و جذبات
و واردات کثیرہ رسیدند باز ہمین ترتیب حضرت خواجہ محمد باقی بطریقہ جدیدہ و راستے طریقہ صوفیہ
علوم و معارف بلند غیر متعارفہ صوفیہ فارغ شدند حضرت خواجہ فرمودند علوم شما صحیح قابل آن است کہ بنظر
انبیاء علیہم السلام و آید میفرمودند شیخ احمد زام حضرت مجدد است آفتابی است کہ مثل ماہن ازان ستارہ در
سایہ او گم اند مثل ایشان زیر فلک نیست ملا عبد الحکیم سیانکوی گفته کہ ایشان مجددین الف اندام اللہ
شاه ولی اللہ در مکہ شریفہ رسالہ کہ در رد و فتن حضرت مجدد نوشته اند از مایعظ عربی از فارسی ترجمہ کردہ
اند و بجا نوشته اند بلخ امرہ الی ان لا یحبہ الا مومن تقی و لا یخفہ الا مہتق شفی پرشد بلکہ اسلام
از فیوض حضرت مجدد و واجب شد بر مسلمانان شکر فیوض فائز از فیوض متنوعہ کہ در طریقہ جدیدہ خود بیان کردہ اند

انصوفیہ روی نیست مولانا خالہ و مولوی ہراتی و مولوی قمر الدین پشتوی انکار بعید از تحریر میرسانند پیش بندہ
آمده فیوض مجددہ کسب کرده در مجددیہ سعیت کردند کہ این فیوض در کتب و صدور بلکہ در قبور بھی یا ہم علماء و فضلاء
بدرجات مقامات طریفہ مجددیہ اقرار دارند سند در مناقشہ بر برخی نیست عارف نامی کہ عبارات مکتوبات حضرت
مجدد را تحریف نموده عبارت مخرفہ را ترجمہ بلفظ عربی کرده و مدینہ منورہ رسالہ فرستاد و سید بر برخی ناواقف
از جابقت و بے تحقیق انکار ایشان نوشتہ رسالہ در مکہ شریفہ ارسال داشت و بدینست میرزا محمد یار خجندی اونداد
و عبارات صحیحہ مکتوبات از مکتوبات بر آلودہ ترجمہ بلفظ عربی نوشت کہ برین عبارت بیج گزینی نیست و بہرہائے
علمائے مکہ آن رسالہ رسانید کہ برین عبارت صحیحہ بیج اعتراض نیست و آن رسالہ درینجا هست و شیخ عبدالحق
از انکار باز آمدہ و در رسالہ نوشتہ کہ با این چنین عزیزان بد نباید بود و غشاوہ بشریت ممانندہ حضرت مجدد جواب
اعتراضات خود نوشتہ اند و مخلصان ہم تاویل در کلام الہی سبحانہ جاری است در کلام اولیا و نیز ہمہ کلام حضرات
اولیا و نیز ہمہ کلام حضرت مجدد شروع است جائے اعتراض ندارد و معتزمان را از بے ادبی منع باید نمود
کہ منکر اولیا و در خطر است و السلام گفتہ اند از قلوب عارفان گاہے معانی مے آید کہ الفاظ عبارت بآن معانی
نمیگردد پس تسلیم اولیٰ لکھنا نہ کہ قلب و لطائف از توجہ مولانا خالہ رسیدہ اند و روئے قرآنی بدعت گذار شدہ
صلح نہند و ہزار سال بحضور و جذبات فرزندہ انداے برادر انصاف باید داد کہ این سعادت و دولت از کجا آمدہ
باین مواہب ایشان را حضرت و باب سبحانہ بواسطہ پیران نقشبند رسانیدہ امید و عاویث از ایشان
داریم

مکتوب صد و دہم

بمولانا خالہ رومی در جواب علیضہ ایشان

جامع کمالات ظاہر و باطن و مجمع فیوض اکہیہ حضرت مولانا خالہ سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ الحمد للہ کہ تالبت و دویم ذی الحجہ ۱۲۳۰ھ فقیر بخیریت است و بآنچہ امر مشایخ کرام است
رحمۃ اللہ علیہم وعلیہم تعلیم و تلقین طریفہ اوقات محمود دارد۔ رقمہ کریمہ درود نمود و اخبار خیریت مسرور فرمود
و اشاعت طریفہ کہ از شامی شروع بطالبان فیضہا میرسد موجب ادا کے ہزاراں فکر و حمد بجناب منعم حقیقی
عم نوالہ و ہزاراں درود و صلوٰۃ بر رحمت العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و مدح الوفاء و شامشایخ عظام
رحمۃ اللہ علیہم میگردد کہ مثل شما مقبول بارگاہ الہی سبحانہ ظاہر گردد بسبب حضور و توجہ و یاد داشت کہ اکثر
مرتبہ احسان و شہود و شاہدہ گویند دل از خواطر و آرزو پاک و در توجہ حضرت حق سبحانہ مستغرق نیست
مشاہدہ و غایت آرزوئے عارفان در آن ملک رواج یافت و مردم بر اتباع شریعت قائم تر شدند
اللہ تعالیٰ زیادہ برین نسبت شریفہ و شریعت رواج بخشد امین و بر مستغنیان شاہ کہ در حقیقت مستغنیان

من اندو جميع مخلصان و محبان رضا کے خاطر شاد و اتباع در ہر امر واجب است اگر در اعمال فرتز شود و افلاک
باطن باقی بخدمت مرشد خراب نمی شود ظهور بے تاہم آہ و ناله و لغو سنت اکابر صوفیہ است در خدمت
حضرت غوث الثقلین و ابوعلی قفاق کہ با دستا و شہور اند از بس اضطراب و شوش مردم میر و ندکاش
درین نظر جان بر آید گر آنجانان را ازین پرتو دیدار حق سبحانہ می میر انداز دست نشان داز مشتاق جان
اللهم ارزقني قتلا بسيف غلبه الاشتياق في حبك من قلمة محبتي فانما هي تبتغى لاسر
خود ببار و انانیت نماند الاطال الاشتياق الى القاء حبیبی خرا د الله شوقی الیہ بدیدہ گریان و
سینہ بریان بروم سے مصحف بکف پیابره و دیدہ بدوست و ہر فیضی گورامت فایض شد فیض
پیغمبر است صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مگر از ظہور خصائص نحل ناگزیر است فدا آفتاب در آئینہ محبت اللہ
برنگہائے گوناگون می تابد اسرار توحید و جوی در سیر لطیفہ قلب میشود سے زور یا مونج گوناگون
برآمدن زنجینی برنگ چون برآمدن گہ در کسوت لیلی فروشد و گہ در صورت مجنون برآمدن این توحید
از شہدہ ہائے قلب محبت است کہ از کثرت ذکر و مراقبہ و عبادات و خلوت ہا دست میدہد مجنون ہر جا
کہ دید صورت لیلی مشاهده کرد از غلیظہ محبت حضرت مجدد توحید دیگر بیان نموده اند و مشرب انبیاء علیہم السلام العبد
معبود و الحق حق فرمودہ انانچہ ازین حالات و معارف عنایت فرمائید لکن استفاد طالب خوابد بود چہ گفتیم
و چہ نویسیم مستفیدان و محبان تمام تابع رضا کے شما باشند بیچ کس اختلاف نماید و السلام

مکتوب صدویار دہم
بحواجہ حسن صدوریانہ در رد بعضی طعنہا کہ درین طریقہ شریفہ و بجناب
حضرت مجدد رضی اللہ عنہ تحریر کردہ بود

حضرت سلامت السلام علیکم ورحمۃ اللہ و بشارۃ اللہ فرشتہ اند کہ نسبت طریقہ نقشبندیہ انعکاسی است
کسانیکہ بر ریاضت و عبادت و کثرت اذکار تصفیہ قلب و تزکیہ نفس کردند آن نسبت اینہا را مہذب
نمود و نیستی و فنا و شکستگی و انکسار و ذل و افتقار بجمیع رقبہ ایشان گردید مگر کسی کہ در ریاضات و خلوت
و انزوا و قصوری نمود بہمان انعکاس و انوار و کیفیات و توجہ و حضور اکتفا کرد زبان در طعن اولیاء
و مساوات بانبیاء بلکہ تفضیل خود بر خیر الانبیاء علیہم السلام زبان کشاد سبحان اللہ ہر گاہ نسبت
باطن یکے بہ سادہ جزوید تصور و تعظیم مقرران بارگاہ الہی سجانہ از وظاہر نمیشود و الا از نسبت مع اللہ
حفظ ندارد حضرت مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد تلقین اذکار حشریہ و قادیہ و سہروردیہ از والد ماجد
خود طریقہ کبریہ از مولانا یعقوب صوفی رحمۃ اللہ علیہم و طریقہ نقشبندیہ از شیخ المشائخ حضرت خواجہ

محمد باقی قدس سره یافتند و در اندکی زمان بجنود و شهود و جذبات و واردات و انوارها ملو و جید
وجودی که در طریق احراری است مشرف شدند حضرت خواجه پیر ایشان در مدرج استعداد بلند و
ترقیات ارجمند که محض بجهت اکتی سجانہ آن رسیده اند میفرمودند شیخ احمد آفتابی است که مثل
ماہزاران ستاره مادر سایہ آن گم اند و مثل ایشان زیر فلک نیست اگر چه سبب این همه ترقیات
موسبت الہیہ و التفات حضرت جناب پیر ایشان است لیکن قوی العلم و کثیر العمل و تابع آنچه در
طریقہ نقشبندیہ است بودند پس اللہ تعالیٰ ایشان را بواسطہ تربیت حضرت خواجه محمد باقی طریقہ
جدیدہ عنایت فرمود و آن طریقہ مشتمل بر طاعت عشرہ و راکے آن و علوم و معارف بسیار است
و اسرار کہ در ہر لطیفہ جدا جدا ظاہر میشود حالات و کیفیات ہر لطیفہ بسیار دارد حضرت خواجه محمد باقی
پیر ایشان میفرمودند این علوم شہاہ صبح و قابل مطالعہ انبیاء علیہم السلام است و علماء و عقلا و طرقہ
جدیدہ ایشان را حاصل کردہ شہادت بصحت آن دادند و لایحیطون بہ علمائے ائمہ شریف است
کہ جمیع علوم الہی رسیدن امکان بشر نیست پس فضل و تفضل در اولیاء ظاہر است آنچه ایشان را
از مقامات اولیاء ظاہر شدہ نوشتہ اند کہ سیر او در تجلی افعالی است و کہ سیر او در تجلی صفاتی و کہ سیر
او در تجلی ذاتی ازین تحریر نقصانے بحضرات اولیاء عاید نمی شود و در سیر مقامات انبیاء کہ خود را
محتظی ازان یافتہ اند میگویند خادم باخدم ہمراہ می باشد و باخدم مساوات ندانم آیتہ شریفہ میفرمود
و جمیع اصحاب کرام را مرید ذات خود فرمود و آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرید بودند پس اصحاب
اولوالالباب مرید اند حضرت ذات را حق تعالیٰ در ارادت خود پیغمبر خود و یاران او را مساوات
فرمود کہ باین آیتہ ایمان دارد و در مریدی یاران پیغمبر بحضرت ذات شک نمی آرد و در طلب افزونی
مرتبہ خلعت ہمہ امت برابر اند از یکے زیادہ و از یکے کم میفرماید آنچه مرا حاصل است ہمہ بواسطہ
جناب پیغمبر است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمہ اولیاء و انبیاء بواسطہ محمد رسول اللہ بمراتب قرب رسیده
اند آنچه نوشتہ شدہ ایمان ہمہ اہل اسلام است ازین طریقہ جدیدہ حضرت مجدد عالم نبی آدم فیض
یافتہ و پر شد بلا و اسلام از فیض ایشان حضرت سلامت ہم نوشتہ اند کہ مرا از طرف حضرت آدم
خلیقہ حضرت مجدد اجازت است و اجازت نمی باشد مگر بعد حصول فیض والا اجازت محض لغو باشد
اگر بہ نسبت انعکاسی پس میگردند این فیوض و علوم چگونہ حاصل میشود گاہی ہم شب مراقبہ میکردند و اکثر
از نیم شب تا صبح در تہجد تلاوت میفرمودند کہ خوردن و شب و روز ذکر و تلاوت و عبادت و افاضہ
طالبان طریقہ داشتند آنجناب نوشتہ اند کہ طریق چشتیہ بر طریق صوفیہ فضل دارد ہر کرا از خاندانی خاص
نایدہ میرسد آنرا افضل میداند و الا فضل طرق و مشائخ بمقدار اتباع سنت و ترک بدعت است و نیست
طریقہ حضرت نقشبند نوشتہ اند چشتیہ تربیت طالبان موافق استعداد اینہا می نمایند ہر یک طرز تربیت

از خداقت شیخ دواست حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برائے تربیت جمیع عالم یک
نسخہ شریعت آورده اند ایمانیات و عملیات و اخلاق حسنہ مسلمانان ہمین یک نسخہ از مرض شفا
یافتند و مرتبہ احسان و اقبال با آخرت و اعراض از دنیا کہ ہمین است شفا پیدا نمودند شاه نقشبند توجہ
بقلب و بحضرت حق سبحانہ و لفی خواطر و ذکر خفیه طریقہ مقرر فرمودند ہمین یک طرز تربیت جهانی را
کہ امیاب نموده آنچه مفید باشد برائے اصلاح و لها بحصول مرتبہ احسان و بیزاری از دنیا و توجہ با حضرت
و استقامت بر اتباع سنت و ترک بدعت پیش باید گرفت آنجناب ارشاد نموده اند کہ بعضے را بجمہر و سماع
تربیت می نمایند برود انکار علماء است و از آنچه باین ہر دو حاصل گردد منکر ہر چہ بخط بشرعی پیدا شود مخطوب
است بعضے بمحض باعمال ظاہر ارشاد می کنند اعمال ظاہر از دایہ خودی آموزند بر آن اتفاق چگونہ کرده شود
بعضے را باربعینات و تشددات و ماکل و صوم وصال میفرمایند این ہمہ از غیر مجوزات سماحت دین
محمدی است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انما یرید اللہ بکم الایسی آورده ام برائے شما دینی آسان الحدیث
لا درہیانیت فی الاسلام لکن طریقہ حضرات نقشبندیہ بنا کے آن بر توسط اعمال و ذکر خفیه کہ ہفتاد
درجہ از جہر فضل دارد سبحان اللہ ظاہر باتباع سنت آراستہ باطن از محبت و علاقہ بغیر خدا پیراستہ
و مرتبہ احسان در اعمال حاصل گردیدہ این است طریقہ اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم الکی حضرت شاه
نقشبند و خلفائے ایشاں را ازین مسکین ہزاران جزائے خیر کرامت فرما و آنچه اینہارا کرامت
فرمودہ این پیر ضعیف را نیز عطا فرما آمین آمین آمین بندہ از مخلصان اولیاء است و شاخوان مقربا
بارگاہ الکی سبحانہ اگر بے ادبی زبان دراز نماید منع آن لازم است ہر دو سماع و اعمال جوگیہ و ضرب و درافکار
و تشددات در اعمال طریقہ صحابہ نیست تاب اللہ علیہم و علیہم و امرہ ازین نامروی نیست منع آن بے ادب
از بندہ ممکن نیست اولیاء و اقطاب در تمامہ طرق میشوند تخصیص طریقہ خاصہ نیست آنحضرت سالیما شد
کہ مذکور پیر بالطنع میفرمایند اگر خاموش باشم از اخلاص و راست ہر کہ با پیر تو بدو تو با او نیک در طریقت
سگ ازین کس بہتر اگر چہ دید و قدر مرا بہ تیغ چیر فضل نمیدہد لیک باین بے تمیزی و بے غیرتی زیستن حرام
اللہم مغفر تدک اوسع من ذنوبی و رحمتک ارحم من عملی فاغفر لی فانت
غفار الذنوب توحید وجودی از حالات وارودہ الکی است بدوام اذکار و ریاضت و عبادت و ترک
و از دوا نہ بخبال و مطالعہ کتب صوفیہ قاضی را میرسد کہ انسان منع فرماید از اشعار متبسمہ زلف و حال و غیر ہما
و از ذکر سلمی و لیلی و تجلیات الہیہ خواستن و لیکن بحضرت ذات مقدس منزہ نمودن و در سماع اگر چہ بے مخطوب
است باین خیالات رقص نمودن طریقہ قرن اول نیست و آنچه نہ موافق قرن اول باشد اعتبار رے ندارد
ہر طریقہ و ہر عمل کہ مشابہ بطریق اصحاب خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیست جائز و خطر است والسلام

مکتوب صد و دوازدهم
در روطن بائے طاعنان کہ خودہ تکب مخطوطہ را نذر و بجانب مجدد
رحمۃ اللہ علیہ الفاظ نامناسب بر زبان می آرند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وہستین قال اللہ سبحانہ وکان حقاً علینا فصر المؤمنین بر فضل ما واجب است نصرت
مومنان بدانند امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی نقشبندی سہروردی رحمۃ اللہ علیہم بعد حفظ
قرآن مجید و تحصیل علم طریقہ چشتیہ و قادریہ و سہروردیہ اندوہ داجد خود خلیفہ حضرت شیخ عبدالقدوس
گنگوہی و کبرویہ از شیخ یعقوب صر فی کشمیری رحمۃ اللہ علیہم گرفتہ از خدمت شیخ المشدک حضرت خواجہ محمد باقی
احرار ی طریقہ نقشبندیہ اخذ کردہ ہمین فصاحت و توجہات شریفہ آنجناب نسبت نقشبندی حاصل کردہ
و آن نسبت عبارت از دوام آگاہی و حضور حضرت حق سبحانہ است و تمول آن جہات ستہ را و حالات
و جذبات و واردات و علوم و معارف طریقت و حقیقت و اسرار توحید پیدا نمودند بر پکت عنایت آنحضرت
و جذبات فضل الہی سبحانہ طریقہ جدیدہ بالیشان مرحمت شد و آن طریقہ متضمن لطافت عشرہ است
و سوائے آن و ہر لطیفہ کیفیت علم و معرفت عباد اود و علوم و وقایق و حقائق کثیرہ و مقامات بسیار
درین طریقہ بیان نمودہ اند الحمد للہ کہ علماء و عقلا بحقیقت آن شہادت دودہ اند و دران شبہ و شک
نیست دوام توجہ بقلب و نسبت باطن و توجہ بحضرت حق سبحانہ کہ آنرا مرتبہ احسان گویند و ذکر خفیہ
و ترک بدعت و اتباع سنت مثل اصحاب کبار و اخلاص و نیاز بخدمت اولیا طریقہ ایشان است
و آنچه بے تاقل بر کلام ایشان اعتراض نمایند مخلصان جواب آن گفتہ اند و بیچ مجلس انکار نیست
پس بایں طریقہ کہ مثل طریقہ اصحاب کرام است ایشان را و اصحاب ایشان را کافر گفتن ایں چہ مسلمانی
ست و در حدیث آمد کہ کسی را نکفر نماید اگر کافر نیست خود کافر گردد و عقیدہ اہل سنت و توجہ بحضرت
حق سبحانہ و ذکر خفیہ و اتباع سنت و ترک بدعت و اخلاص حضرات مشائخ اگر کفر باشد دین اسلام
چہیت و بدانند مشائخ عظام عقیدہ اہل سنت و جماعت و ترک بدعت و فکر خفیہ طریقہ داشتند اما تفریق
ساختن و مرثیہ خواندن و تصویر پیش خود داشتن و سنگ تہ اشیدہ نام قدم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم بران بنادہ خلق را سنگ پرست ساختن و قرض زنان دیدن و قصریش کردن و نماز ترک قومہ و حبسہ
و طمانیت ضائع نمودن و ہول و مرعہ بنگاہیدن و نعمہ تارظن و اعمال جوگیان و انواع اذکار کہ از قدر امور و
نیست معمول داشتن ایں طریقہ صحابہ نیست و نہ بزرگان داشتند حلال دانستن آن کفر است و اما

فسق عجب مسلمانی است طریقہ صحابہ را کفر میگویند و خود این امور معمول میدانند تا نیز از گرمی حلات قلبی
و کشف و خرق عادت از کفار ہم میشود صراط مستقیم اتباع پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ظاہر و باطن
و این است مسلمانی و نزول قرآن مجید برائے ہمیں است اللہ تعالیٰ این فقیر مسکین و جمیع مسلمانان
را کرامت فرماید و بر آن بہت داشته از غلصان و مفلحان گرداند:

مکتوب صد و سیزدهم بسید احمد بغدادی در جواب عرضیہ در احوال خلفائے خود با بیان فقر و قناعت صد و ریافتہ

سیادت و شرافت مرتبت حضرت سید احمد سلیم اللہ تعالیٰ و ابقاہ لا انتفاع المسلمین بطول
بقاۃ السلام علیکم ورحمۃ اللہ یک دو عنایت نامہ رسیدہ بسیار مسرور و متبجح و شاد کام ساخت جزا کم
اللہ خیر الجزا و در محاسن صفات ذاتیہ اجتناب در ظاہر و باطن و بذل آن مکارم سامیہ در بارہ این فقیر
حقیر زیادہ تر دانی فرمودہ بر مندرجہ مطلع نمود حق نیست کہ بودن مثل شما عزیزان مولانا خالد و سید محمد
و میاں ابو سعید و پسرش احمد سعید و میاں رؤف احمد و مولوی بشارت اللہ و مولوی کرم اللہ و دیگران
سلیم اللہ تعالیٰ و جعلہم لایمتقین اما لکدرا این طریقہ و منسوب باین لاشی ساختن از اجلہ نعمائے
الہیہ مستغنیہ از تقسیم ہر شکر و سپاس است از دست زبان کہ بر آید کہ عہدہ شکرش بدر آید
شکر نعمتائے حق چندانکہ نعمتائے حق بل اصناف ذلک از کیفیاتی کہ نقد حال ظاہر و باطن و ترقیاتی
کہ در تجلیات صفائیہ کہ در لطافت عالم میشود و تجلیات ذاتیہ کہ در لطافت عالم خلق بکمالات حقایق
دست مے دید و احوال مستغنیان و دوام توہ حضور و جذبات و واردات متواترہ متواصلہ البتہ بقرآن
مسرور فرمودہ باشند ما مردم کہ بفضل الہی بزیب و زینت فقر محمدی شرف یافتہ ایم اللہ تعالیٰ بدوام
شکر و رضا و تسلیم بجماری قضا عطا فرماید مرا بر سادہ کوچیما کہ سحرانی خندہ می دید کہ عاشق گشتہ و
از بار چشم مرحمت دارد و رضیت باللہ رباً و بمحمد نبیاً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللهم ادرقنا حبک وحب
و رضاک و رضاک و شفاعتہ اصحاب معاذ اللہ این شعر سواد شتہ شدہ ماضعاً تاب رخ فقر ندیم
لغفر باللہ من الفقر و العنت و ضیق الدین و ضیق الآخرة و نسئہ دوام العفو و العافیۃ فی الدارین و الشکر
و الرضا:

مکتوب صد و چہارم
بحاجی عبداللہ بخاری صد و ریافتہ در بیان اجتناب از صحبت صوفیان

متبدعین کہ دزدان دین اند و ترغیب بر التزام صحبت مشایخ طریقه بہائیکہ تا دیان طریقہ الہیہ اند و مابینا سب ذلک

نبارک اللہ سبحانہ یقول الحق وھو بہدی السبیل و صلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ
علی اصحبہ و بارک وسلم درویشان این شہر اسماعیلخانند و لغویہ ہامی نورسند برائے تسخیر و رجوع خلق و تفضیل
جناب امیر المؤمنین علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بر خلفا و ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم می نمایند و تعزیر ہا
می سازند و مرثیہ ہامی شنوند و امر می کنند باین دو کار و شنیدن طنبور و سازگی و بدعتہا طریقیہ دارند و خصوصاً
در اذکار و اعمال جوگیان معمول می نمایند و ملاقات فساق پیشہ کردہ اند و قومہ و جلسہ در نماز و جماعت و
جمعیہ ترک دارند این امور و مثل آن در متقدمین ہرگز نبود کہ این ہمہ از دین نیست و علمای اہل سنت و
جماعت ازین بدعتہا نفی میکنند معاذ اللہ کہ این اعمال منہی عنہا در صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم باشد ہر
کہ دین اسلام خواہد و بر طریقہ سلف صالح باشد ازین دزدان دین دور ماند ذکر و شغل و مجلس گرمی و
شورش دارد و کشف معتبر نیست جوگیان ہم دارند فاعتبوا یا اولی الابصار دین و دنیا جمع نمی شوند
برائے دنیا و دین برباد دادن از عقل نیست مشایخ بخاری شریف توکل و توفیق گیریدہ از دعوت خوانی
و آنچه واسطہ رجوع خلق باشد کہ دل را مشوش میسازد و احترام دارند عقیدہ سلف صالح و عمل سنت و
عزیمت و ترک بدعت اختیار کردہ اند آنچه از حرام و مکروہ کیفیت دست دہد از ان احترام دارند بحرام
آنچه نقد وقت کرد و حرام است ذکر خفیہ کہ افضل از جہراست و پرداخت مرتبہ احسان و دوام توجہ
بمبدعہ فیاض طریقیہ ایشان است بتوجہات آن اکابر و ہا بلکہ جمیع لطافت جاری میشوند و توجہ و حضور و
دل خالی از غیر کہ آنرا مشاہدہ گویند و جذبات و واردات و احاطہ انوار ظاہر و باطن اینہا دست میدہد
دل از خطرہ غیر پیراستہ و حضور و مشاہدہ حاصل و باطن باعمال سنت و عزیمت آراستہ سبحان اللہ عجیب
سوار تے است و عبادتے اللھم اسرنا قنا بحبیبت المصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم و بہولاء
المشایخ الکرام رحمۃ اللہ علیہم آمین طریقیہ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ حصول این معانی است در جمیع
لطافت و لادری من کاس الکس ام نصیب آمین :

مکتوب صدیابانزدہم

بایں بندہ لاشئ صدور یافتہ در جواب عریضہ و آنکہ استخارہ در ہر
امر ضرور است مع احوال بعضی خلفاء خود

بخدمت شریف صاحبزادہ عالی نسب ولایت حسب جامع کمالات و مقامات احمدیہ مجرب و مجتہد
 شاه رؤف احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ و جعلہ للمتقین اماما بعد سلام مسنون السلام علیکم
 ورحمۃ اللہ وارضی عنی نماید الحمد للہ کہ تالبت و دویم ذی الحجہ خیر و عافیت است مگر ضعف و رغایت
 استیلا است اللہ تعالیٰ عافیت بخیر فرماید بدعا و کمیت مدد فرماید کہ بر قول و احوال ایمان خاتمہ شود
 آمین خیریت و عافیت و سلامت و استقامت ایشان در کار عنایت نامہ بعد انشطار بسیار و روز
 نموده بلخبار خیریت مسرور فرمودہ آچکہ از رجوع طالبان و ظهور تاثیرات توجہ بحال اینہا نوشتہ اند
 دل بسیار محفوظ گشت الحمد للہ الاھم فرمودہ و اگر طریقہ در آنجا رواج میگرد و طالبان زیادہ
 میشوند توقف در آنجا مناسب است استخارہ در ہر امر ضرور است میان بشارت اللہ جوی ہنوز
 نیامدہ اند شاید تشریف فرما شوند خط مولوی غلام محی الدین قصوری رسیدہ نوشتہ اند کہ مردم بسیار برائے
 طریقہ می آیند فواید می یابند دل بسیار خوش شد نوشتہ ام کہ ملاقات روحانی حاصل است و عنایت
 بحال شما شامل و قصد این طرف توقف نمایند گل محمد و کابل قبولی یافتہ اللہ تعالیٰ بطفیل شما مقبولان
 این نامقبول را ہم قبولی عطا فرماید و السلام بندہ را در دعایا و دارند شیخ جلیل الرحمن سلام میرسانند

مکتوب صد و شانزدهم

نیز باین بارہ نالائق رؤف احمد محل اللہ سحانہ لذاتہ صد و ریافتہ
 حضرت سلامت السلام علیکم ورحمۃ اللہ عنایت نامہ رسیدہ و باخبار مترصدہ مسرتما بخشید
 الحمد للہ بحال طالبان توجہات بلیغہ فرماید حضور و جمعیت و توجہ و جذبات و واردات استہلاک و
 اضحلال و تہذیب اخلاق و شکر و صبر حاصل شود باین احوال و کیفیات اجازت بدہند و طریقہ را راجع
 نمایند جلدی در آمدن نکنند تفویض بہ کریم کار ساز نمودہ بکار مامور مشغول باشند و السلام و بندہ را
 در دعایا و دارند

مکتوب صد و ہفتم

نیز باین عاصی پر معاصی عفی عنہ صد و ریافتہ
 بخدمت شریف صاحبزادہ عالی نسب حضرت شاه رؤف احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ
 السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ الحمد للہ کہ فقیر تا تحریر بعافیت است و ضعف مستولی اللہ تعالیٰ
 عافیت بخیر فرماید بدعا حسن خاتمہ و عافیت دارین یاد دارند قیہ کریمہ رسیدہ مندرجہ واضح شد
 بموجب تحریر شریف دعایا عافیت دارین کردہ شدہ اللہ تعالیٰ اجابت فرماید اللہ تعالیٰ

مارا و شمار بر طریقہ پیران کبار ظاہر و باطناً استقامت کرامت فریاد احوال باطن خود و مستفیدان نوشته
باشند در ہر امر بواسطہ ارواح طیبہ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم بجناب الہی عم نوالہ التجا و تضرع لازم
شناختند کہ حاجات دینی و دنیوی بواسطہ ایشان رواند و السلام بدوستان اسلام:

مکتوب صد و ہند و ہفتم

نیز باین بندہ گنگار در بیان ضعف نفس نفیس خود و معنی پندار پسند
و بشارات فیض اشارات صد ریافت

بخدمت شریف عالی مراتب والا مناقب حضرت میاں رؤف احمد صاحب لمہم اللہ تعالیٰ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الحمد للہ تا پاس از دہم شوال عافیتہا است مگر ضعف پیری و ضعف
قلب غالب اللہ تعالیٰ عواقب امور بخیر فرماید و میراست کہ با حجاب خیریت رفع انتظار لغیر مودند
امید کہ ہمیشہ احوال باطن خود و باطن مستفیدان نویسان باشند با امید و اتق رحمۃ واسعہ سالقمہ
بواسطہ ارواح طیبہ پیران کبار علیہم الرحمۃ بکار ما مورستند باشند اندیشہ نہ کنند فقیر ہم از دعا و
توجہ غافل نیست انشاء اللہ تعالیٰ ترقیات ظاہر و باطن نقد وقت می شود در ہر امر دو گانہ نماز و خواندن
شجرہ طیبہ و دعا و تضرع لازم شناختند لغت بہتر ازین نیست کہ ظاہر و باطن با اعمال مصطفیہ صلی اللہ
علی صاحبہا آراستہ و دل از خواطر غیر پر راستہ باشد خدا کے تعالیٰ مارا و شمار انصیب فرماید قل اللہ
ثم فہم حسبن اللہ و نعم الوکیل کتب بحسبیل ہادیہ و نہایہ و توفیق و تلویح و مسلم و شرح و قایہ و کثر
و کتب حدیث و ہر کتابی کہ باشد تفسیر بیضاوی و مدارک و جلالین و مکتوبات شریفہ و عارف و قشیری
و تعرف ہر کتابیکہ ازین ماہم رب بفرسند و قیمت آن طلب نمایند رسالہ حدفاصل در کتب حضرت
سراج احمد رحمۃ اللہ علیہ البتہ باشد اگر بدست آید بفرسند و السلام:

مکتوب صد و نوزدہم

نیز باین بندہ در جواب عرضداشت مع کلمات شوق انگیز و طلب آمیز
و عنایت شامل و بشارات حاصل صد و بیست

از فقیر عبد اللہ معروف غلام علی بخدمت شریف عالی مراتب والا مناقب حضرت میاں شاہ
رؤف احمد صاحب لمہم اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ امروز شانزدہم شوال عباد اللہ

رقیبہ کریمہ رسانید و اخبار خیریت مسرور ساخت از تحریر مبالغہ در القاب و آداب بارها منع کرده ام
 اللہ تعالیٰ برضائے خود و رضائے حبیب خود صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم موافق فرماید تحریر کلمات
 دیدہ قصور کہ منہی از فنا است حضرت خواجہ بزرگ ارشاد کرده اند دو پر پرواز برائے طیران نضائے عالم
 قدس است کثرت اعمال و دیدہ قصور اللہ تعالیٰ بایں دو جناح طیرانے در نیستی خود استغراق نشود
 ہستی حضرت حق سبحانہ میسر آرد و قطع اضافات روزی فرماید مصرع تو مباحش اصل کمال این است
 و بس و نسبت با منقطع گردد اگر آنجا طالبان جمع آیند اقامت بہتر اگر در مسافت بعیدہ سفر آسان باشد
 و استخارہ و شہادت قلبی راہ بدہد این دولت دست و ہد مبارک این کلید اخوان بہ تعمیر قدوم انارت
 لزوم ہر وقت مشتاق است چہ نصیحت است کہ چندے از خود رفتہ رفتگی با ہم در نیستی با پیدا نمایند بہت دے
 کہ بار گذارد قدوم بخانہ ما و سوز کہ کعبہ شود سنگ آستانہ ما و السلام

مکتوب صد و بیستم

نیز بایں لاشی صد و بیافتہ در احوال مرض خود مع مواعظ و نید
 بخدمت شریف صاحبزادہ ولایت نسب عالی حسب حضرت شاہ رؤف احمد صاحب سلم اللہ
 تعالیٰ بعد سلام و نیاز و التماس و عاگذارش می نمایم الحمد للہ کہ تا ششم ربیع الاول خیریت یافت
 مگر ضعف پیری و ضعف قلب مستولے است و عارض متالم میدارد اللہ تعالیٰ عاقبت بخیر فرماید
 بدعا و ہمت و ثواب تہلیل مدد فرماید برائے آبادی این کلیہ خزان و عافراین کہ مسکن درویشان
 این طریقہ شریفہ و اہل علم تفسیر و حدیث و فقہ و تصوف ہمیشہ باشند مقضیاً مصلحتاً ہم در طریقہ دست
 شکستہ یا شکستہ زبان بریدہ دین درست یقین درست دے از ما سوارستہ و راتم آرزو نشسته
 ویدہ بدوست و دخنہ جگر باہ اشتیاق سوخته مصرع اے خدا قربان احسانت ستونم و ہر بن
 موبد بد دل سجدہ محبت حاصل زندگی یافتہ رضا بقضای سچیہ خود ساختہ در کار است تا کہ ابنوا زند
 سرب انی قمتنی الصرا و انت ارحم الراحمین این خاک پاکے ہمہ ما بایں انصی مقاصد عرفا
 و دیاب امین اگر سببی بے سعی بنوازند مضایق نیست حضرت ابوسعید و لیسر الثیاب و جناب شہ و مولوی
 بشارت اللہ از برگزیدگان اصحاب اند اللہ تعالیٰ سلامت دارد و بیرون عنایت نامہ مرقومہ چند روز
 در مشردہ صحت و شفا مسرور ساخت ہمیشہ سلامت با عافیت موفق برضا باشند امروز ششم ربیع الاول
 صحیفہ شریفہ نوشتہ ایام مرض رسیدہ بہندرجہ مرضیہ مشتاق ملاقات و دعائے کثیرہ ساختہ امید کہ
 اثر ظاہر شدہ باشد آنچہ مرقوم است اللہ تعالیٰ احوال دائمی آنجناب و ابن عمر ضائع کردہ گرداناد و سلامت
 و عافیت و استقامت رواج فرمائے طریقہ شریفہ باشند شرح و قایہ و ہادیہ و تلویح و توضیح و کتب

تخصیصی و حدیث شریف و مقامات حریری و تفسیری و آنچه نوشتہ اند البتہ می باید اللہ تعالیٰ اگر خواست
است طلبیدہ شود و السلام بخد مت بزرگان و عزیزان دوستان سلام و دعا

مکتوب صد و سبت و یکم

نیز باین بندہ لاشی روف احمد صد و ریافتہ و در ارسال این مکتوب کہ امت
ایشان است کہ در ان ایام گفتگوئے توحید و وجود و شہود و شخصہ بمیان آورد
بود و سخنان طعن آمیز بجناب حضرت مجروح زبان می راند ناگاہ این عنایت ناسید
حضرت سلامت السلام علیکم ورحمۃ اللہ حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ و اتباع ایشان میفرمایند
کہ معرفت و حدت وجود و شغل قلب و اذکار و ریاضات و عبادت و انزوا و مراقبہ معیت دست میدہد
و حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ بتفصیل اسرار این معرفت از فیض صحبت شیخ المشائخ حضرت خواجہ سید اند
و در سیر لطیفہ قلب یافتہ پس ہمین تربیت حضرت خواجہ ترقیات کثیرہ نمودہ بمعارف دیگر فائز گشتہ
و معرفت و حدت شہود و سیر لطایف دیگر یافتہ اند پس بعنایت حضرت خواجہ ترقیات دیگر واقع شد
و حظ و افراز درجات تجلیات ذاتیہ الہیہ حاصل نمودہ میفرمایند و حصول این درجات نسبت بعینیت
و ظلیت و توحید وجود و شہود مفقود است و جز غیرت محضہ العبد عبد و الحق حق ثابت نیست
انبیاء علیہم السلام و اصحاب اینہا رضی اللہ عنہم ازین مقولہ حرفہ نراندہ اند مشائخ عظام در ولایت کہ ناشی
از تجلیات صفاتیہ است از غلبہ سکر محبت کہ از کثرۃ ذکر و توجہ دست میدہد باین معارف اکتیاز دارند
سبحان اللہ در صحبت این کمترین در ولیشان اگر قصد کردہ شود این ہر سہ مراتب نفوذت گرد و جناب
حضرت محمد فرخ رحمۃ اللہ علیہ رسالہ سہمی بجناب فاضل و حق و باطل درین ہر دو معرفت تحریر فرمودہ اند و کتب
حضرت سراج احمد صاحب البتہ باشد از فرزندان ایشان طلبیدہ یا از ہر جا بہر سد باید فرستاد و دعائے
صحت و شفا برائے فقیر کہ ضعف قوی و عارضہ خارش مولم دارد بکے آبادی این کلمہ اخزان کہ در تیاری
آن رنجہائے بسیار رسیدہ لازم شناسند و بیکر و مراقبہ و شغل و دوام توجہ بحضرت حق سبحانہ بہ نیاز و
انکسار و التجا بجناب کبریا عزم نمودہ بواسطہ مشائخ کرام رحمۃ اللہ علیہم لازم شناسند جناب حضرت
محمد فرخ رحمۃ اللہ علیہ غالب است کہ سلوک علی البصیرت و کشف در مقامات حضرت مجدد
کردہ باشند پس ہمیں درجات بیان نمودہ گفتگوئے علمی در آن زیادہ نمودہ باشند

مکتوب صد ولست و دوکم نیز باین بندہ صدور یافته

صاحبزاده عالی مراتب والا مناقب حضرت شاه رؤف احمد صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مدت مدید منقضی میشود کہ احوال ایشان بدریافت رسیدہ و عنایت نامہ ہم نہ نوشتہ اند و ہمیش معلوم نیست اللہ تعالیٰ در یاد خود دارد و میان محمد حسین بوعده بستی روز از اینجا رفتہ اند و نشان ہم از حالات خود اطلاع نداده اند لازم کہ حالات خود و احوال مستفیدان نوشتہ باشند و حقیقت مزاج فقیر اس است کہ سوائے ضعف قلب و خفقان عارضہ خارش نہایت متناذی و متناکم ساختہ از دعا و ختمہا مد و فرما باشند اللہ تعالیٰ عاقبت بخیر گرداند و اتباع حبیب خود صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و شوق لقاء جان افزا قطع ماسوی نصیب ما و شما کند و السلام رسالہ حد الفاصل بین الحق و الباطل کہ تالیف حضرت مولوی فرخ نشان رحمۃ اللہ علیہ است تلاش نموده بفرستند

مکتوب صد ولست و سیوم

نیز باین عاصی صدور یافته در احوال مرض خارش کہ لاحق انجناس شدہ بود بخدمت شریف صاحبزاده ولایت نسب عالی صاحب حضرت رؤف احمد صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ لعل سلام سنت الاسلام و دعاء عافیت انجام گذارشمی نماید الحمد للہ کہ در اینجا خیریت است مگر ضعف استیلاء یافته اللہ تعالیٰ عاقبت بخیر فرماید بدعا و ہمت و توجہ و ثوابہائے تہلیل و قرآن مجید و فرما باشند از چندے خارش ہم لاحق شدہ سزائے اعمال است و بین شہرا از بیماری تپ و خارش معلوم نیست کہ کسے سالم ماندہ باشد مگر مردم باین تپ کم می میرند حضرت مولوی بشارت اللہ بطلب پدر وطن رفتند بایستے کہ دریں وقت مرا نمی گذاشتند برین ضعف قوی و قریب انتقال رحمۃ سابقہ واسعہ کفایت می نماید انشاء اللہ تعالیٰ عنایت نامہ بعد ہما رسید معلوم نیست کہ در تحریر توقف چرا می شود از حقوق عارضہ نوشتہ اند اللہ تعالیٰ شفاء بخشند دعا و تبصرع تمام کردہ شد تخفیفی شہ باشد انشاء اللہ تعالیٰ و باز ہم می شود عافا کہما اللہ و سلم کہ از احوال باطن شریف و کسے کہ برائے استفادہ می آید نوشتہ اند ہمیشہ تحریر فرمودہ باشند حضرت حافظ ابو سعید صاحب و فرزند ایشان در لکھنؤ تشریف دارند و مردم برائے استفادہ می آیند اللہم زد و فزد

مکتوب صد و سبت و چهارم

نیز باین بندہ نالائق صد و ریافتہ

بخدمت شریف صاحبزادہ ولایت نسب عالی حسب حضرت رؤف احمد صاحب رحمہم اللہ
تعالی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مدتها است کہ بعنائیت رقیبہ کرمیہ متضمن احوال شریف مسرور
نظر مودہ اند ہمیشہ احوال باطن خود و باطن مستفیدان نوشتہ باشند فقیر را ضعف پیری و ضعف
قلب مستولی است و از مرض خارش بسیار اذیت است بدعا و بہمت و ثواب ختمہا مد و فرما باشند اللہ
تعالی سلامتی ایمان و حسن خاتمہ و دوام عفو و عافیت و دوام رضا و دوام اشتیاق لقاے عبالقرا
این فقیر و شمار او ہمہ را عنایت فرماید احوال میاں شاہ ابوسعید صاحب و میاں احمد سعید صاحب و مولوی
بشارت اللہ صاحب بزنگارند و استقامت بر طریقہ شریفیہ ایشان را بہست و السلام :

مکتوب صد و سبت و پنجم

در مرض الموت بحضرت شاہ ابوسعید صاحب رحمۃ اللہ تعالی نوشتہ اند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بجناب صاحبزادہ عالی نسب ولایت حسب حضرت شاہ ابوسعید صاحب و احمد سعید صاحب
جعلہما اللہ لہم تقین اماناً بعد از سلام مسنون و دعاے عافیت مشحون واضح می نماید کہ بکر رقیبہ ہائے
فقیر رائے طلب شما فرستادہ شد معلوم نیست کہ بخدمت میرزا دیار راہ تلف می شوند احوال
مزاج فقیر بسیار سقیم طاقت نشستن نمادہ ہجوم امراض و نذال الریحیل در داود فقیر را بجز دیدن شما
بیچ آرزوئے نیست بلکہ از غیب القامی شود کہ ابوسعید را باید طلبید و روح مبارک حضرت
مجد و رضی اللہ تعالی عنہ برین باعث است و دیدہ ام کہ شمارا بران راست خود نشانادہ ام و منہی
کہ آثار آن عنقریب عاید شما می شوند مفوض نمودہ خالقہ شمارا مبارکباد جلد تر بیایند و توکل علی اللہ
ایجا آمدہ بنشینید اگر اللہ مرا بیا میرزید بصدقہ پیران کبار رضی اللہ تعالی عنہم از توجہ و بہمت قاصر
نیستم ہر چہ فتوح از غیب رسد صرف ما بحتاج خود و وابستہ ہائے خود نمایند و آنچه باقی ماندہ بر فقیر
تقسیم کنند ہمہ اہل خالقہ و اکثر مردمان شہر شمارا می خوانند مثل احمد یار و ابوالہیم بیگ و میر خورو و
مولوی عظیم و مولوی شیر محمد بلکہ جمیع مردمان شہر بارہا می گویند کہ میاں ابوسعید لائق اند کہ درین جا
نشینند و حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب و اکثر اعزہ شہر بر اخلاق حسنہ و مسکن و شکست و
حفظ و مشغولی و بردباری شما نظر کردہ مجوز طلبیدن شما بلا شرکت غیر می شوند بہر صورت عازم اینجا

شوند و در چوپالہ یا در گاڑی بیابند اجرت کهاران اینجا داده خواهد شد اجتماع اہل خالقہ بر این شد ایشان را یعنی شمارا با بد طلبید و مرا نیز الہام کردند کہ قابلیت این کار فقط در شما است بعد استخارہ اتہا بپایند و حاجت دیگرے نیست اینجا بایشید و راجح طریقہ شریف فرمایند و تدریس معاش را حالہ بخدا کنید حسبنا اللہ و نعم الوکیل وعدہ الہی کافی است بگذار و بیایا وقت ما آخر رسید چند نفاس باقی مانده را بہ بنید و فیضہا بردارید شاید این آرزو و توقوع آید بہت مرگ آرزو کنم چو شوی بہرمان من یعنی بہ نجات خویش مرا اعتماد نیست و جناب حضرتین در وقت انتقال حضرت مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر بودند رضی اللہ تعالیٰ عنہم و مردمان می گویند کہ ازین ہر دو شخص یکی را مستعین کنند تا بعد شما نزاع واقع نشود اگرچہ در کاغذ و کتب نامہ مہر فقیر بگواہی ہر سہ میاں صاحب و دیگر اعزہ نام شمارا اولی و الیق فوشنہ ام بالفعل شمارا ترجیح دادم و بر خوراک احمد سعید را آنجا گذاشتہ بجز در سیدن رقیہ ہمہ را جواب دادہ نزد ما بپایند قبر ما در صحن ہمیں مکان خواهد شد و تبرکات بر بالین برگنبد ضیق و مردمان وابستہ شما ہر وقتیکہ خواهند آمد در دو حویلی باشند و شما این جا میزار ما باشند و اخراجات خالقہ ہمہ بر طور شما است بہر طور کہ مناسب آید و بر دباری و تحمل بسر برید دعائے حسن خاتمہ و لقائے جان افزا و اتباع حبیب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائید زیادہ والسلام

جامع مکاتیب | جامع مکاتیب شریف حضرت شاہ رؤف احمد رحمۃ اللہ علیہ از جامعہ خفا حضرت ہستند نسب شریف ایشان بواسطہ حضرت شیخ محمد محی الدین

بحضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ میرسد در علوم ظاہری و باطنی سرآمد علماء عارفین بودند و صاحب تصانیف کثیرہ و مفیدہ بودند در بلکہ بمحو پال قبول تمام یافتند علماء و فقراء و اُمراء در حلقہ ایشان حاضر می شدند و فیضہا بہداشتند ولادت شریف در سال ۱۰۲۵ھ در بلکہ را پور بودہ وفات بماء ذیقعدہ ۱۰۲۵ھ در بندر لیس واقع ملک یمن (عرب) در سفر زیارت حرم واقع شد و در آنجا مدفون گشتند رضی اللہ تعالیٰ عنہ از اولاد ایشان حضرت شیخ خطیب احمد و حضرت شیخ حبیب احمد جامع کمالات ظاہری و باطنی بودند و بعد انتقال والد ماجد خود در بہوپال سکونت اختیار نموده قبول تمام یافتند و اولاد ایشان در بلکہ بہوپال ہم موجود است

سہ ہر سہ میاں صاحب یعنی حضرت مولوی شاہ رفیع الدین و مولوی شاہ عبدالقادر و مولوی شاہ عبدالعزیز قدس سرہم از جملہ فضلا و ہر دو علماء عصر مشہورہ حضرت دہلی اند و فرزندان حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اند رضوان اللہ علیہم ۱۲

(از کتب خطی کتب خانہ مکتبہ دارالافتاء دارالحدیث دارالعلوم دہلی)